بائبل مُقدّس

تحریف و خطا سے مبرّا

پادری اسلم برکت

کلارک آباد

Scanned with CamScanner

بائبل مُقدس

تحریف و خطا سے مبرّا

از

پادری اسلم برکت ۔ کلارک آباد

ایم ۔ اے ۔ ایم ڈبلو

لاہور ڈیواسس چرچ آف پاکستان

ملنے کا پتہ

لاہور ڈیواسین بک شاپ

(پی ۔ آر ۔ بی ۔ ایس انارکلی لاہور)

Scanned with CamScanner

طابع — پادری اسلم برکت

مطبع — جے ایس پرنٹرز ۔ بیسمنٹ لودھی آرکیڈ ۴۲ فیروز پور روڈ لاہور ۔

بار — اوّل

قیمت — ۳۰ روپے

کتابت — تاج مسیح

حُسنِ ترتیب

انتساب

پیش لفظ

اظہارِ تشکر

ارشاداتِ بائبل مُقدّس

ارشاداتِ قرآنِ پاک

حرفِ آغاز ۲۱

پہلا باب - قرآنِ پاک اور بائبل مُقدّس ۳۸

۱- قرآنِ پاک پہلی کتبِ سماوی میں موجود ہے - ۴۵

۲- " " بائبل مُقدّس کا محافظ و مصدق ہے - ۴۶

۳- بائبل مُقدّس کے اپنے نام اور القابات - ۵۳

۴- قرآنِ پاک اور بائبل مُقدّس کا آیاتی مفہوم - ۵۴

۱- الہام کے بارے میں ۵۴

۲- وجود خُدا کے بارے میں ۵۴

۳- توحید " " " ۵۵

۴- نُور کے بارے میں ۵۵

۵- خُدا ازلی و ابدی ہونے کے بارے میں ۵۵

۶- خُدا نادیدہ کے " " " ۵۵

۷- خُدا لاتبدیل کے بارے میں ۵۶

۸- خُدا کی قدوسیت کے بارے میں ۵۶

۹- خُدائے بلند و بالا " " ۵۶

۱۰- خدائے دانا کے بارے میں ۵۶

۱۱- خُدائے علیم و بصیر " " ۵۶

۱۲- خدا کے قادرِ مطلق ہونے کے بارے میں ۵۷

۱۳- خدا کے رحیم و غفور " " ۵۷

۱۴- خدا کے رازق ہونے کے بارے میں ۵۷

۱۵- خدا کے خالق " " ۵۷

۱۶- خدا اور انسان کی وسعت کے بارے میں ۵۷

۱۷- حُبِّ الٰہی کے بارے میں ۵۸

۱۸- خوفِ خدا کے بارے میں ۵۸

۱۹- نماز اور اُس کے حکم کے بارے میں ۵۸

۲۰- بے ریائی کے بارے میں ۵۸

۲۱- دُعا اور یقین کے بارے میں ۵۸

۲۲- خدا کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں ۵۸

۲۳- روزہ کے بارے میں ۵۹

۲۴- خیرات کے بارے میں ۵۹

۲۵- پوشیدہ خیرات کے بارے میں ۵۹

۲۶- محتاج کے بارے میں ۵۹

۲۷- سخاوت کے بارے میں ۵۹

Scanned with CamScanner

۲۸ - قربانی کے بارے میں ۵۹
۲۹ - حرام و حلال کے بارے میں ۶۰
۳۰ - عمل کرنے کے " " ۶۰
۳۱ - توکل " " " ۶۰
۳۲ - قسم کھانے " " " ۶۰
۳۳ - تبلیغ کے بارے میں ۶۱
۳۴ - خون نہ کرنے کے بارے میں ۶۱
۳۵ - زنا کے بارے میں ۶۱
۳۶ - والدین کے حقوق کے بارے میں ۶۱
۳۷ - عورات کے بارے میں ۶۲
۱ - حیثیت عورت کی - ۶۲
۲ - مناکحت ۶۲
۳ - طلاق ۶۲
۴ - دیندار اور بے دین میاں بیوی کے تعلقات ۶۲
۵ - زینت و پردہ ۶۲
۳۸ - چوری اور دغا بازی کے بارے میں ۶۳
۳۹ - قرض اور سود خوری کے بارے میں ۶۳
۴۰ - جھوٹ بولنے کے بارے میں ۶۳
۴۱ - جھوٹی گواہی کے بارے میں ۶۳
۴۲ - غیبت کے بارے میں ۶۴
۴۳ - عیب جوئی کے بارے میں ۶۴

۴۴ - بُرے القاب کے بارے میں ۶۴
۴۵ - تمسخر کے بارے میں ۶۴
۴۶ - سلام کرنے کے بارے میں ۶۴
۴۷ - اطاعت بادشاہ اور تحفظ امن کے بارے میں ۶۵
۴۸ - مواخات کے بارے میں ۶۵
۴۹ - دشمن سے محبّت اور دوستی کے بارے میں ۶۵
۵۰ - انصاف کے بارے میں ۶۵
۵۱ - صلح کرانے کے بارے میں ۶۵
۵۲ - معاف کرنے کے بارے میں ۶۶
۵۳ - شخصی زندگی کے بارے میں ۶۶
۱ - شراب ۶۶
۲ - تکبر ۶۶
۳ - انشا اللہ ۶۶
۴ - پُورا تول ۶۶
۵ - دنیوی مال اور نشان و شوکت کے ضمن میں ۶۶
۵۴ - قرآنِ پاک کی چند آیات کی ہُوبہُو مطابقت ۶۷
۵۵ - چند احادیث کی بائبل کی آیات سے لفظی مطابقت ۶۹
۵۶ - دس احکام قرآن حدیث اور انجیل میں ۷۰
دُوسرا باب - تحریف کیا ہے؟ ۷۳

Scanned with CamScanner

۱- معانی	۷۴
۲- تحریف کی اقسام	۷۴
۳- تحریف کی تشریح	۷۶
۱- مسیحی محققین	۷۶
۲- اہلِ مغرب کا وصف تحقیق	۷۷
۳- گزشتہ تاریخ کے اوراق	۷۸
۴- حروف کی گنتی	۷۸
۵- گہرائی	۷۹
۴- قرآن مجید کے تراجم	۸۳
۵- اخبارات کا مقام	۸۵
۶- اسلامی شہادتیں	۸۹
۱- ورقہ بن نوفل	۸۹
۲- شاہ عبدالعزیز	۹۰
۳- شیخ چراغ الدین	۹۰
۴- مولوی محمد امام الدین	۹۰
۵- امام فخر الدین رازی	۹۰
۶- ابن المنذر- ابن ابی حاتم	۹۱
۷- امام محمد اسماعیل	۹۱
۸- شاہ ولی اللہ	۹۱
۹- سر سید احمد خان	۹۲
۷- اسلام سے قبل اور مابعد بائبل مقدس کی اہمیت	۱۰۰

Scanned with CamScanner

۸ - بائبل اور احادیث کی مطابقت ۱۰۱ ۱۰۱
۹ - قصص الانبیا کا سلسلہ ۱۰۸
تیسرا باب - بائبل مقدس کے تحریف وخطا سے مبرا ہونے کے
اثبات ۱۱۲
۱ - مسیحی نکتہ نگاہ سے
۱ - نقشہ وحدت کلام مقدس ۱۱۲
۲ - بائبل مقدس کا بیان ۱۳۹
۳ - خداوند مسیح کی تصدیق ۱۳۹
۴ - شاگردوں کی گواہی ۱۴۰
۵ - یہودی کتب خانے ۱۴۰
۶ - یہودی گروہ ۱۴۰
۷ - آبار کلیسیا ۱۴۱
۸ - یہودی مقدس کتابیں ۱۴۱
۹ - مسوراہی علما دین ۱۴۱
۱۰ جمینہ کی کونسل ۱۴۲
۱۱ - زبان ۱۴۲
۱۲ - اولاد انبیا ۱۴۲
۱۳ - حصص ۱۴۳
۱۴ - سامری توریت ۱۴۴
۱۵ - دوسری صدی قبل از مسیح کا عبرانی طومار ۱۴۵
۱۶ - سیرین آرتھوڈکس میٹروپولیٹن کا بیان ۱۴۷

۱۷- صدوقیوں اور فریسیوں کے بیانات ۱۴۸
۱۸- آثارِ قدیمہ کے حوالے سے ۱۴۹
۱- کلدیوں کے اُور کی کھدائی۔ ۱۵۰
۲- قطبی قبرستان " ۱۵۰
۳- فرات۔ مسوپوتامیہ۔ نوزو کی کھدائی ۱۵۱
۴- راس شمرا کی کھدائی ۱۵۲
۵- تضیمرہ قبیلے کے لڑکے محمدؐ کی دریافت ۱۵۲
۶- سنگ روزیٹا ۱۵۳
۷- سنگ موآب ۱۵۳
۸- سنگ بہستون ۱۵۴
۹- اوگاریتی تختیاں ۱۵۴
۱۰- عراقی تختیاں ۱۵۴
۱۱- مصر کے ٹیلے ۱۵۵
۱۲- شِلم ناصر کا کتبہ ۱۵۵
۱۳- سارگون کا کتبہ ۱۵۵
۱۴- قرطاس زینو ۱۵۶
۱۵- گِلی کے کتبے ۱۵۶
۱۶- کرناک کا مندر ۱۵۶
۱۷- شاہ خورس کا بیان ۱۵۶
۱۸- مہر آخز ۱۵۷
۱۹- قرطاس الفلسنطینی ۱۵۷

Scanned with CamScanner

۲۰- مُوری تختیاں ۱۵۷
۲۱- بھیڑ دروازہ اور حوض کا دریافت ہونا ۱۵۸
۱۹- مختلف نسخوں کی گواہیاں ۱۵۸
۱- نسخہ اورغین ۱۶۱
۲- نسخہ سینائی ۱۶۱
۳- نسخہ مانچسٹر ۱۶۲
۴- نسخہ وٹیکن ۱۶۲
۵- نسخہ بیزائی ۱۶۲
۶- نسخہ ایکولا ۱۶۳
۷- نسخہ واشنگٹن ۱۶۴
۸- نسخہ اسکندریہ ۱۶۴
۹- نسخہ کادرو مانشانس ۱۶۴
۱۰- نسخہ افراہیمی ۱۶۵
۱۱- نسخہ کھوپڑی ۱۶۵
۱۲- نسخہ کھجوری ۱۶۵
۱۳- نسخہ کوڈکس ۱۶۶
۱۴- نسخہ Q (کیو) پیپرس ۱۶۶
۲۰- آبا کلیسیا کی گواہی ۱۶۷
۱- بزرگ بردیصان ۱۶۷
۲- بشپ پولیکارپ ۱۶۷
۳- " ایرنیس ۱۶۷

Scanned with CamScanner

۴ - مُقدّس یوسطین شہید ۱۶۸
۵ - کلیمنٹ آف روم ۱۶۹
۶ - مُقدّس طرطلیان ۱۶۹
۷ - مُقدّس اغناطوس ۱۷۰
۸ - بشپ پاپیاس ۱۷۰
۹ - مُقدّس ہرماس ۱۷۱
۱۰ - مُقدّس کواڈریس ۱۷۱
۱۱ - " ارسطید ۱۷۱
۱۲ - " اتھیناگورس ۱۷۲
۱۳ - بشپ تھیفلس ۱۷۲
۱۴ - " میلتو ۱۷۲
۱۵ - مُقدّس پنطیس ۱۷۳
۱۶ - بُزرگ فیلکس ۱۷۳
۱۷ - باسِل اعظم ۱۷۳
۱۸ - بزرگ اوریجن ۱۷۴
۲۱ - قدیم آبا کی کتابوں سے گواہیاں ۱۷۴
۱ - تعلیم الرسُل ۱۷۴
۲ - برنباس کا خط ۱۷۴
۳ - دیاغناطیس کا خط ۱۷۵
۴ - نظریات رسُل ۱۷۵
۲۲ - بائبل مُقدّس کا اعداد و شمار ۱۷۶

Scanned with CamScanner

۲۳ - بائبل مُقدّس میں مندرج بعض حرکات سے گواہی ۱۷۸
۲۴ - مختلف ادوار میں بائبل کا غالب اثر ۱۷۹
۲۵ - بائبل مُقدّس کی صداقت پر چشم دید شہادت ۱۸۳
۲۶ - مورخین بائبل کی تصدیق ۱۸۳
۲۷ - آیات قرآنی کی مطابقت ۱۸۵
۲۸ - دس احکام قرآن - حدیث اور انجیل میں ۱۸۶
۲۹ - چند احادیث کی بائبل مُقدّس سے مطابقت ۱۸۶
۳۰ - قرآن پاک اور بائبل مُقدّس میں مسیح کی یکتائی ۱۸۶
۱ - وہ دونوں کتب سماوی کے مطابق المسیح ہے
۲ - " " " " " قیامت کا پہلو ٹھا ہے۔
۳ - اُس کی قوم کی فضیلت دونوں کتابوں سے
۳۱ - قرآن پاک اور بائبل مُقدّس کے مطابق مسیح کی تین صفتیں ۱۹۲
۳۲ - بائبل مُقدّس میں مذکور ناموں کا قرآن پاک میں ذکر ۱۹۳
۱ - حضرت آدم ۱۹۳
۲ - حضرت نوح ۱۹۳
۳ - حضرت ابراہیم ۱۹۴
۴ - حضرت اسماعیل ۱۹۴
۵ - حضرت یعقوب ۱۹۴
۶ - حضرت یوسف ۱۹۴
۷ - حضرت موسیٰ ۱۹۴
۸ - حضرت ہارون ۱۹۴

Scanned with CamScanner

۹- حضرت داؤد ۱۹۵

۱۰- حضرت سلیمان ۱۹۵

۱۱- حضرت ایوب ۱۹۵

۱۲- حضرت زکریاہ ۱۹۵

۱۳- حضرت یحییٰ ۱۹۵

۱۴- حضرت عیسیٰ ۱۹۵

۲- اسلامی نکتہ نگاہ سے ۱۹۶

۱- قرآنِ پاک مصدق بائبل مقدس ہے ۱۹۶

۲- " " نے اِسے اللہ کا کلام کہا ہے ۱۹۷

۳- چند سورتوں کی مطابقت ۱۹۷

۴- قرآن پاک چند نام جو بائبل مقدس کو دیئے گئے ہیں ۱۹۷

۵- رسول اکرم کے عہد میں بائبل مقدس عرب میں مروج اور موجود تھی ۱۹۸

حاصل کلام- ۱۹۸

کتابیات ۲۰۱

مصنف کی تصانیف

تمام باشد

اِنتسابؐ

میں اپنی اِس کتاب کو اپنے مُحسن بشپ
ڈاکٹر الیگزنڈر جان ملک کے نام منسُوب کرتا ہوں
جو لاہور ڈیوا سسن (چرزچ آف پاکستان) کے
اسقف ہشتم ہیں۔

گر قبُول افتد زہے عز و شرف۔

مُصنّف

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

پادری اسلم برکت کلیسیائے پاکستان کے اُن گنے چُنے علمائے دین میں سے ہیں جنہیں نہ صرف لکھنے پڑھنے کا شغف ودیعت ہُوا ہے۔ بلکہ وہ اپنے حاصل مُطالعہ اور مشاہدہ کو اپنے عملی تجربہ اور قلبی بصیرت کو بروئے کار لا کر اُسے فن تصنیف و تالیف کے قالب میں ڈھالنے کا ہنر بھی جانتے ہیں۔

"بائبل مُقدّس تحریف و خطا سے مبّرا" اُن کی چوتھی تصنیف ہے اِس سے قبل اُن کی تین کتب "سونتھ ڈے ایڈونسٹ"۔ ۲۔ "یہوداہ کے خط کی تفسیر"۔ ۳۔ اور یہواہ کے گواہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر کلیسیائی حلقوں میں سندِ مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ اُن کی تازہ کاوش آپ کے زیرِ مُطالعہ ہے۔ پادری اسلم برکت مجھے عزیز بھی ہیں اور وہ میرے عزیز بھی ہیں۔ اِس حوالے سے جب اُنھوں نے مجھے اِس کتاب کا پیش لفظ لکھنے کی دعوت دی تو مَیں نے اُن سے کہا کہ آپ کے "حق" میں اور کتاب کی "صحت" اور فروخت کے ناطے آپ کو اِس کا پیش لفظ کسی ایسی شخصیّت سے لکھوانا چاہیئے جو مقتدر بھی ہو اور جس سے آپ کو کتاب کی اشاعت سے قبل اور

مابعد فیوض و برکات بھی حاصل ہو سکیں۔ اور میں اس سلسلے کو ٹالتا بھی رہا کہ وہ "بدظن" ہو کر یہ "مالا"، کسی ایسے شخص کے گلے میں ڈال دیں جو واقعی اُن کے کسی کام آ سکے اور یوں یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے لیکن پادری اسلم برکت اپنے فیصلہ کے دھنی ہیں۔ وہ اِس پر قائم رہے اور پھر میں نے سوچا کہ اگر خود اسلم برکت کو اپنا "مفاد" عزیز نہیں تو میں اُن کے کس کام آ سکتا ہے۔ لہٰذا میں نے اُنکے کام آنے کا ارادہ کر لیا اور پیش لفظ لکھنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا اور حسبِ ذیل سطور ہدیۂ قارئین کر رہا ہوں۔

بائبل مُقدس میں تحریف اور اُس کے خطا سے پاک ہونے کے ضمن میں بحث کوئی نئی بات نہیں۔ اِس ضمن میں بعض علمائے اسلام نے بڑی کاوش سے مختلف کتب کے حوالے سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بائبل مُقدّس میں دانستہ تحریف و ترمیم کر لی گئی ہے۔ اور مناظروں کے دور میں اِس دعوے کی چھان پھٹک بھی ہوتی رہی اور مسیحی علمائے دین نے بھی اِس موضوع پر انتہائی کاوش سے کئی کتب تصنیف کی ہیں۔ پادری اسلم برکت کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اِس موضوع کے موافق اور مخالف لکھی جانے والی کتب کے حوالوں، بائبل مُقدس اور قرآن شریف کے مستند مصدقہ اور غیر متنازعہ زاویوں کی آراء کا جائزہ لے کر نہ صرف اُن سے استفادہ کیا ہے بلکہ اُن کا نچوڑ اور خلاصہ بیان کرتے ہوئے نہایت عام فہم اور عملی نقطۂ نظر سے بائبل مُقدّس کی صحت متن اور اُس کی ہر قسم کی ترمیم و تحریف سے مبرّا ہونے کے دلائل و براہین کو یک جا

Scanned with CamScanner

کر دیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کتب مقدسہ میں ترمیم، اضافہ یا تحریف کے گمراہ کن الزامات کی نہ صرف تردید ہو جاتی ہے بلکہ اس کے خطا سے مبرّا ہونے کی سچائی شک و شبہ کی دھند چھٹ جانے سے مزید نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔

اس اعتبار سے پادری اسلم برکت مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتب مقدسہ کی تحریف اور اس کے خطا سے مبرّا ہونے کے موضوع پر تاریخی اور معروضی حوالوں سے نہایت مثبت اور موثر انداز سے کثیر مطالعہ کے بعد ایک خوبصورت اور جامع کتاب مرتب کی ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانے والی دوسری کتب کی یقیناً ہمسر ہوگی۔ اور اسی موضوع سے دلچسپی رکھنے والے تمام مذاہب کے علما کے علاوہ مسیحی حلقوں میں بھی اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا۔ اور جلد ہی اسے ایک ریفرنس بک کا مقام حاصل ہو جائے گا۔ آخر میں میری دُعا ہے کہ خدا پادری اسلم برکت کو مزید قلمی اور علمی برکات سے نوازے اور اُن کے قلم کو مزید نکھار بخشے تاکہ وہ ملک و قوم کی اسی طرح خدمت سرانجام دیتے رہیں۔

فقط والسلام

بندۂ محبت

کنول فیروز

مورخہ ۲۰/۱۱/۹۱

اظہارِ تشکر

؎ اِسی کشمکش میں گذریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رُومی کبھی پیچ و تابِ رازی

(۱) مَیں خُدائے ثالوث کا دل کی گہرائیوں سے شکر گذار ہُوں کہ جس نے مجھ جیسے حقیر شخص کو اپنا خادم بنایا۔ مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہے۔ پھر بھی جیسا ہُوں خُداوند کا ہوں۔ اور وہ مجھے اپنی خدمت کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اِس مہربانی کے لئے مَیں خداوند کا شکر گذار ہوں۔

(۲) یہاں مَیں اُن ہستیوں کے لئے شکر گزار ہوں۔ جن کے کسی نہ کسی قدم سے مجھے یہ کتاب مکمل کرنے کا موقع ملا۔

(۳) اُن بزرگ لکھاریوں کا بھی تشکر گزار ہوں۔ جن کی کتب سے مَیں نے استفادہ حاصِل کیا۔

قارئین! اگر کتاب میں کوئی غلطی دیکھیں تو مجھے کمزور جان کر مُعاف کر دینا۔

والسّلام

مُصنّف

ارشاداتِ بائبلِ مُقدّس

- ''کلامِ مُقدّس کا باطل ہونا ممکن نہیں''۔

- ''خُدا کا ہر سُخن پاک ہے''۔

- ہمارے خُدا کا کلام ابد تک پاک رہتا ہے''۔

''ہمارے

پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبّر ٹھہرا''۔

⁂

Scanned with CamScanner

ارشاداتِ قرآنِ پاک

• ــــ "آؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے تمہارے درمیان مسلم ہے"۔

"اللہ کی باتیں بدلتی نہیں"۔

• ــــ "کون ہے جو اللہ کی باتیں بدل سکے"۔

Scanned with CamScanner

حرفِ آغاز

؎ "ہم نے بھی اپنے خون سے نکھارا چمن کا روپ
لیکن یہ اور بات کہ چرچا نہیں ہُوا"۔
(کنول فیروز)

آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خدا کے بھیدوں کا مختار سمجھے اور یہاں مختار میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ دیانت دار نکلے (۱کر ۴: ۱)۔ بائبل مُقدّس خدا کا الہامی اور مکاشفائی کلام ہے۔ پُرانا اور نیا عہد نامہ مل کر بائبل مُقدّس کی شکل میں خدا کی مرضی مسیح کے وسیلہ انسان سے متعلق ظاہر کرتی ہے۔

اُردو زبان میں اِستعمال ہونے والا لفظ بائبل اگرچہ انگریزی زبان کا ہے۔ لیکن اصل میں یہ یُونانی زبان کا لفظ ہے جس کا اسم تصغیر ببلُوس ہے اور بر بپیرس کے اندرونی گودے کو کہا جاتا تھا جس پر بائبل مُقدّس لکھی گئی۔ اِسی وجہ سے کلامِ مُقدّس کو بائبل نام دیا گیا۔ اُردو کا لفظ بائبل یُونانی کے لفظ BIBLIA کا واحد ہے۔ اور ببلیّاہ کا مطلب ہے۔ "الکتاب" (مُقدّس کتابیں) بائبل مُقدّس کے ہفتادی ترجمے میں دانی ایل ۹: ۲ میں کتابوں کے لئے یہی لفظ ببلیاہ (جمع) آیا ہے۔ عبرانی ۱۰: ۷

میں جوز اُور ۴۰ : ۷ کا اقتباس ہے لفظ ببلیاہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا ترجمہ ورق۔ کتاب کیا گیا ہے۔ رفتہ رفتہ لفظ ببلیاہ جو جمع ہے بائبل مُقدس کی واحدنیت کے طور پر استعمال ہونے لگا۔ بائبل مُقدس خدا کا لاخطا کلام ہے۔

"آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن
میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔"
(متی ۲۴ : ۳۵)

اگرچہ بائبل مُقدس کی تحقیق۔ تصدیق۔ توثیق اور ثبوت کے ضمن میں ہمیں کسی بیرونی ثبوت کی لابدی ضرورت نہیں ہے تو بھی اپنے اُوپر عائد الزام کی بیخ کنی کرنی تو لازمی ہے۔ حالانکہ خدا نے انسان کی حکمت کو بیوقوفی ٹھہرایا ہے۔ (۱ کر ۱ : ۲۰) خدا کا کلام بے مثل اور بے نظیر ہونے کے باعث خود خدا ہی کی صفات سے متصف بے لوث۔ بے عیب پاک مستثنے اور مستغنی ہے۔ اگر خدا لاتبدیل اور غیر متبدّل ہے تو اس کا کلام بھی ایسا ہی ہے۔ سورہ الانعام آیت ۳۴ میں مرقوم ہے کہ

"خدا کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔"

اِنسانی آنکھ خدا کو جو رُوح ہے اور اس کے کلام کو جو مُقدّس ہے سمجھنے سے قاصر ہے۔ مگر نفسانی آدمی خدا کے رُوح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ رُوحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ (۱ کرنتھیوں ۲ : ۱۴)۔

عقیدہ انجیلی رُحجان بائبل کی رُو سے بائبل مُقدس خُدا کا لاخطا

لاخطا کلام ہے۔ کلیسیا اور انسانی عقل اُس کے ماتحت ہیں۔

بشپ جے۔ سی رائیل کا کہنا ہے "کہ ہمارے ایمان کی یہی چٹان ہے یہی ویسٹ منسٹر عقیدہ اور کلیسیا کا اقرار الایمان ہے۔ یہی کونسل آف لوزان کا فیصلہ ہے کہ بائبل ہماری زندگیوں کا بنیادی قانون ہے جو مٹ نہیں سکتا اور کالعدم نہیں ہو سکتا۔

[سینمری خبرنامہ گوجرانوالہ۔ ۱۹۸۱ء۔ تھیولاجیکل]

بائبل مُقدس میں مرقوم ہے۔

"ہر ایک صحیفہ جو خُدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیّت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مردِ خُدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔" (۲ تیمتھیس ۳ : ۱۶-۱۷)۔

"اور پہلے یہ جان لو کہ کتابِ مُقدّس کی کسی نبوّت کی بات کی تاویل کسی کے ذاتی اختیار میں نہیں۔ کیونکہ نبوّت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں بلکہ آدمی رُوح القُدس کی تحریک کے سبب سے خُدا کی طرف سے بولتے تھے۔" (۱ پطرس ۱ : ۲۰-۲۱)۔

"لیکن اگر ہم یا آسمان کا کوئی فرشتہ بھی
اِس خوشخبری کے سوا جو ہم نے تمہیں سنائی
کوئی اور خوشخبری تمہیں سنائے تو ملعون
ہو جیسا ہم پیشتر کہہ چکے ہیں ویسا ہی
اب پھر کہتا ہوں کہ اِس خوشخبری کے
سوا جو تم نے قبول کی تھی اگر کوئی تمہیں
اور خوشخبری سُنائے تو ملعون ہو۔"
(گلتیوں ۱: ۸-۹)

"اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام
ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا اور تم اچھا
کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اِس پر غور کرتے ہو
کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ
میں روشنی بخشتا ہے جب تک پو نہ
پھٹے اور صبح کا ستارہ تمہارے دِلوں
میں نہ چمکے۔" (۲ پطرس ۱: ۱۹)

بائبل مُقدّس کے تاریخی مراحل

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ بائبل مُقدّس کے دو بڑے حصّے ہیں جن کو ہم پُرانا عہد نامہ اور نیا عہد نامہ بھی کہتے ہیں۔ پُرانا عہد نامہ زیادہ تر عبرانی میں سوائے حزقی ایل اور دانی ایل کے چند ابواب کے لکھا گیا اور نیا عہد نامہ سارے کا سارا یُونانی زبان میں تحریر ہُوا جو اُس

دور کی عالمی ادبی اور عوامی زبان تھی۔

(septuagint) سپٹواجنٹ عہدِ عتیق کا وہ ترجمہ ہے جسے ستّروں (۷۰) (LXX) کا ترجمہ بھی کہتے ہیں جسے مصر کے بادشاہ PHILADELHUS کے فرمان کے تحت ۲۸۵ سے ۲۴۴ قبل از مسیح سکندریہ کی مشہور لائبریری میں رکھا گیا تھا۔ اور جسے یروشلیم کے سردار کاہن الیعزر نے اِس فرمان کے تحت بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے چھ چھ یعنی ہر ایک قبیلہ میں سے چھ (۷۲) آدمی مصر بھیجے تھے جنہوں نے عبرانی سے یونانی میں ترجمہ کیا تھا۔ اِس ترجمے کو ہمارے خداوند نے ہیکل میں درس دیتے وقت اِستعمال کیا اور اِس کا حوالہ ہمیں عہدِ جدید میں ملتا ہے کہ ہمارے خداوند نے خود اِس کا استعمال کیا اور اِسے شرف قبولیت بخشا اور رسول کلیسیا میں اِس ترجمہ کے مُطالعہ سے حوالجات پیش کر کے ثابت کرتے تھے کہ یسُوع ہی مسیح ہے اِس طرح ۱۰۰ء سے ستر (۷۰) شخصوں کا ترجمہ مسیحی کلیسیا میں رواج پا کر نہ صرف قوم یہود بلکہ مسیحیوں کا بھی عہدِ عتیق مانا گیا۔ یاد رہے کہ کنگ جیمس ورشن جو انگریزی ترجمہ ہے جس سے ہمارا اُردو مروج ترجمہ بائبل مقدس کیا گیا ہے براہ راست ہفتادی ترجمہ سے مترجم ہوا۔

ہفتادی ترجمہ کی بزرگ اوریجن نے ۲۵۰ء میں اور بزرگ جیروم نے چوتھی صدی کے اختتام پر ہمارے آج کے نوشتوں کو اِن کے ساتھ من وعن مطابق پایا اور جمینہ کی کونسل نے (سنڈ) ۹۰ء میں اس کی تصدیق فرمائی دیکھیں حوالجات [دعوتِ نجات(۱) از بی۔ ایم وکر صفحہ ۱۵ اِسبلیلہ ہاؤس کراچی ستمبر ۱۹۷۱ء]

(۲) The Bible in christ Time By sir Frederich George P. 172

(۳) History of christianity in the light of Modern Age By Kenyon.

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہُوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔ کیونکہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پُورا نہ ہوجائے"۔

(متی ۵: ۱۷-۱۸)

"پھر اُس نے اُن سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو مَیں نے تم سے اِس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرُور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت میں اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔ پھر اُس نے اُن کا ذہن کھولا تاکہ کتابِ مُقدّس کو سمجھیں"۔

(لوقا ۲۴: ۴۴-۴۵)

یوُں ہمارے خداوند نے پُرانے اور نئے عہدنامے پر اس کے الہامی ہونے کی تصدیقی مہر ثبت کردی۔ کیونکہ دونوں عہدنامے کمال مطابقت اور مماثلت مصدّق ہیں اور خداوند خود اپنے کلام پر اپنی مہر ثبت کرتا ہے

چونکہ مجسّم کلام وہ خود ہے اور خدا ہے اِس لئے یہ کلام خود ہی خدا سے مصدق ہے (This is A AUTHENTIEATED) - ہمارے خداوند کا نہایت سرگرم شاگرد مُقدّس پولس رسول اپنے خط میں لفظ (Graphy) گرافی جس کا ترجمہ نوشتے یا صحیفے ہیں کا استعمال کرتا ہے - سر فیڈرک کینن مرحوم جو برٹش میوزیم کے ڈائریکٹر رہے ہیں - وہ عالم اجل اور معتبر و مستند شخصیت ہوئے ہیں - موجودہ بائبل مُقدس کے متعلق یوں رقمطراز ہیں -

"مسیحی بائبل مُقدّس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اور اُوپر اُٹھا کر بلا خوف و تردّد بڑی جرأت کے ساتھ یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ خُدا کا کلام ہے جو بغیر کم و کاست صدیوں پہلے پشت در پشت ہم تک پہنچا ہے"

[دعوتِ نجات از بی-ایم کراچی ۱۹۷۱ء ۱۶-۱۷]

نئے عہد نامے کی تحریر کے سلسلے میں یہ کہا جاتا ہے کہ مُقدّس مرقس کی معرفت خُداوند یسُوع مسیح کی انجیل سب سے پہلے انجیلی حصّے میں لکھی گئی جبکہ خطوط میں پہلے مُقدّس پولوس رسُول کے خط ضابطِ تحریر میں آئے - جب قیصر نیرو نے مسیحیوں کو پکڑنا شروع کیا تو یہ شدّت سے محسوس کیا گیا کہ مسیح کی تعلیم اور ہدایات (انجیل جلیل) سے متعلق تمام چشم دید شہادتیں سپردِ قلم کر لینی چاہئیں اور ایسا ہی ہُوا تب نیا عہد نامہ معرضِ وجود میں آیا - دونوں عہد نامے کامل کتابِ مُقدّس ہیں -

انتہائی اہم مسوّدے

یہ انتہائی اہم مسوّدے آج بھی اپنی اصلی ہیئت و صُورت کے ساتھ

Scanned with CamScanner

ہمارے پاس موجود ہیں۔ شک ہو تو دیکھ لو!

"ہم اوّس کے قطرے ہیں بکھرے ہوئے موتی
دھوکا نظر آئے تو ہمیں ڈول کے دیکھو"

مسوّدے ہیں!

(۱) کوڈیکس سنیاٹی نس۔ یہ چوتھی صدی مسیحی میں لکھا گیا۔ اور آج وٹیکن (روم) کے کتب خانے میں موجود ہے۔

(۲) کوڈیکس سنیاٹی کس۔ یہ بھی چوتھی صدی مسیحی کی انمول تحریر ہے جو کوہ سینا کے ایک راہب خانے سے ملا تھا۔ ۱۸۵۹ء میں یہ مسوّدہ زارِ روس کی نذر کیا گیا جس کو بعد میں (۱۹۳۳ء) حکومت برطانیہ نے ایک لاکھ پونڈ اسٹرلنگ میں خرید کر برٹش میوزیم کی زینت بنایا۔

(۳) کوڈیکس الیگزنیڈری نس۔ یہ نسخہ اسکندریہ (مصر) سے پانچویں صدی مسیحی میں ملا۔ اور قسطنطنیہ کے بشپ نے ۱۶۲۴ء میں شاہِ انگلستان کو تحفہ کے طور پر دیا جو بعد میں بڑی عقیدت کے ساتھ برٹش میوزیم میں رکھا گیا۔ کلیسائی ترقی کے ساتھ ساتھ ترجموں کا سلسلہ بھی وسیع ہوتا گیا۔ لہٰذا شام کے لئے شامی زبان میں ترجمہ دوسری صدی مسیحی میں کیا گیا بعد میں کوٹیک ترجمہ ہوا۔ پھر حبشہ لوگوں کے لئے حبشہ زبان میں ترجمہ کیا گیا پہلے پہل کلیسیائی زبان لاطینی تھی اسی لئے اصلاح کلیسیا سے پہلے مقدس جیروم نے ولیگٹ (VULGATE) ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ عوامی ترجمہ بھی کہلاتا ہے اور یہ چھ کالمی ترجمہ بھی ہے اسکے لئے لفظ HEXADALA

استعمال ہُوا ہے۔ (چھ کالمی ترجمہ) کنگ جیمس ورشن سے پہلے ۶۷۰ میں وہٹبس کے گرجے میں ایک انگریزی ترجمہ ہُوا۔ پھر ۷۳۵ میں بھی ایک انگریزی ترجمہ مُقدس بیڈآف یریکو نے خداوند مسیح کے صعود کے دن کی شام کو اپنی آخری سانس کے ساتھ ہی خانقاہ یریکو میں مکمل کیا۔ [بائبل کس طرح ہم تک پہنچی پمفلٹ از بائبل سوسائٹی لاہور]۔ بادشاہ الفریڈ آف انگلستان نے دس احکام کو انگلستان کے قانون میں شامل کیا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ تراجم میں اگر کوئی نقطہ یا زیر زبر شد مدرہ بھی جائے تو الہامی متن پر اِس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لکھتے وقت ایسا ہونا ناممکن نہیں۔ ترجمہ میں بھی خدا کے لفظوں کو مترجم کیا جاتا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ ترجمہ خدا کا کلام نہیں قلتِ تدبر کی دلیل اور کم فہمی کی علامت تصوّر کیا جاتا ہے۔ تراجم تمام دنیا میں زندگیاں بدلنے والا کلام ثابت ہو رہے ہیں۔ خدا کی ذات اور اُس کے کلام میں شک کرنا اچھا فعل نہیں ہے۔ بلکہ اِسے قبول کرنا اِس پر عمل کرنا اور اسے سننا ہی مبارک پہلو ہے۔

"خدا کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں"۔

سورت الانعام ۳۴ آیت

"تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ
اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"

زبور ۱۱۹ : ۱۰۵

"خدا نور ہے اور اس میں ذرا بھر بھی

Scanned with CamScanner

"تاریکی نہیں" یوحنا ۱: ۱۵

جبکہ تصدیق ہے۔

"اور اُوپر آنکھوں اُن کے پردہ ہے"۔

سورہ البقر ۷ آیت

بائبل مُقدّس کے متعلق منفی خیالات

ہمارے بعض دوست بائبل مُقدّس سے متعلق منفی خیالات رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بائبل مُقدّس اپنی پہلی اصلیت میں نہیں ہے یعنی اس میں تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ یہ تحریف ہو چکی ہے اس کی کوئی کل بھی درست نہیں ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) کہ یہ کیس طرح خدا کا کلام ہے جبکہ اسے فانی ہاتھوں نے لکھا؟

(۲) اگر یہ خدا کا کلام ہے تو لوگ اِس سے نفرت کیوں کرتے ہیں؟

(۳) یہ کلام غیر معتبر اور بہت قدیمی ہے۔

(۴) یہ کلام خدا نہیں بلکہ تبدیل شدہ ہے۔

وہ دوست جن کے یہ خیالات ہیں اپنی جگہ پر کسی حد تک دُرست ہیں کیونکہ وہ

(۱) نہیں جانتے کہ علم اُصول تنقید کیا ہے؟

(۲) وہ الہام کی تعریف سے نابلد اور شرح کرنے کے طریقہ کار سے واقف نہیں ہیں۔

(۳) وہ عبرانی۔ یونانی اور آرامی زبانوں سے کلیتاً واقف نہیں

ہیں -

(۴) وہ نہیں جانتے کہ رُوح اُلقُدس کس طرح فانی انسان کی ہدایت و راہنمائی کر کے اپنا کلامِ خداوندی لکھوا سکتا ہے - ؟

(۵) وہ لوگ پُرانے نسخوں اور موجودہ بائبل مُقدس کا مُطالعہ تحقیقی طور پر کرنا نہیں جانتے -

(۶) وہ صدقِ دلی - نیک نیّتی اور خلوص سے نہیں پڑھتے اِسی لئے مسیحیّت اُن کے لئے ایک معمّہ بنی ہی رہے گی -

"کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے
والوں کے نزدیک تو بیوقوفی ہے مگر
ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا
کی قدرت ہے - کیونکہ لکھا ہے کہ میں
حکیموں کی حکمت کو نیست اور عقل
مندوں کی عقل کو رَدّ کروں گا!

کہاں کا حکیم ؟ کہاں کا فقیہ ؟ کہاں کا اِس جہاں کا بحث کرنے والا ؟ کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا اِس لئے کہ جب خُدا کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ جانا تو خدا کو یہ پسند آیا منادی کی بیوقوفی کے وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات دے - چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہیں اور یونانی حکمت تلاش کرتے ہیں -

"مگر ہم اُس مسیح مصلوب کی منادی
کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک

ٹھوکر اور غیر قوموں کے نزدیک بیوقوفی

ہے۔" (۱کرنتھیوں ۱: ۱۸-۲۳)

"کوئی اپنے آپ کو فریب نہ دے اگر

کوئی تم میں اپنے آپ کو اس جہان میں

حکیم سمجھے تو بیوقوف بنے تاکہ حکیم ہو جائے

...... چنانچہ لکھا ہے کہ وہ حکیموں کو

اُن ہی کی چالاکی میں پھنسا دیتا ہے اور

یہ بھی کہ خداوند حکیموں کے خیالوں کو جانتا

ہے کہ باطل ہیں پس آدمیوں پر کوئی فخر

نہ کرے۔" (۱کرنتھیوں ۱۰: ۱۷)

منزل من اللہ کلام مقدس (بائبل) میں ہر جگہ یسوع مسیح خداوند کے متعلق پیش گوئیاں کی گئی ہیں۔ اور ان کی تکمیل من وعن نئے عہد نامہ میں ہو رہی ہے اور مسیح جو خدا کا بھید ہے اس کا انکشاف مبرّین طور سے کیا گیا ہے اور جب تک کہ اس بھید کو نہ سمجھ لیا جائے مسیحیت ہرگز سمجھی نہیں جا سکتی۔ تمام نبیوں نے اس شخص یسوع مسیح کی گواہی دی ہے۔ (اعمال ۱۰: ۴۳)۔

تمام بائبل مقدس میں خداوند المسیح کی حیثیت کا مفہوم اور مقصدِ اعلیٰ تین الفاظ میں یوں بیان فرمایا گیا ہے مثلاً گناہ (SINS) نجات دہندہ اور نجات۔ اور اسی خدا کی مرضی کا انکشاف تمام انبیا اکرام پر کیا گیا ہے۔ "اس نجات کی بابت ان نبیوں نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اس فضل کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھا نبوّت کی۔" (۱پطرس ۱: ۱۱)

Scanned with CamScanner

مسیحی الہام یہ نہیں کہ خدا نے الف سے ی تک لکھ کر نبیوں کو دے دیا بلکہ مسیحی الہام یہ ہے ۔

"الہام خدا اور اُس کی رُوح کے ذریعے سے انسانوں کے دماغوں پر ایک کیفیت کا نام ہے جس کے ذریعے خدا کی مرضی اور اُس کے ارادہ کا انکشاف بنی نوع انسان پر ہوتا ہے ۔ وہ کامل ہے جبکہ رُوح القدس کی مدد سے پڑھا جائے جس نے اُسے الہام ٹھہرایا"

[ہماری کتب مقدسہ از پادری جی ۔ ٹی مینلی صاحب ایم ۔ اے ۔ کے لاہور]

پھر اور غور کریں ۔

"الہام کا مادہ لہم سے ہے ۔ لفظ کے مادہ کو انگریزی میں لفظ کی جڑ کہتے ہیں ۔ لہم کے معانی دل میں ڈالنا ہیں یعنی خدائے تعالیٰ کا اپنے کلام کو نبی یا ملہم کے دل میں ڈالنا ۔ نبی کی عقل میں کلامِ الٰہی ڈالنے کے لئے جو کچھ درکار ہوتا تھا وہ سب کچھ الہام ہوتا تھا ۔ اور الہام سے خدا کی وہ خالص اور فوق الفطرت مدد مُراد ہے جس سے وہ پاک مصنف کو تحریک دیتا منور کرتا اور مدد دیتا تھا تاکہ جو کچھ سکھانے کا ارادہ رکھتا تھا ۔ انسان پاک مصنف صرف وہی سوچے ۔ وفاداری سے لکھے اور مبرا عن الخطا

صداقت کے ساتھ بیان کرے"۔

[خدا کی زبان - علامہ پال ارنسٹ صفحہ ۲۸ - ۲۹ کراچی]

الہام کے لئے جو یونانی زبان کا لفظ استعمال ہُوا ہے اُس کا مطلب ہے۔ "وہ جو خدا کی طرف سے پھُونکا گیا"۔

[قاموس الکتاب - پادری ڈاکٹر ایس - ایف خیر اللہ - لاہور - صفحہ ۷۸]

" الہام میں انسان کا حصّہ صرف یہ ہے کہ جو کچھ دیا گیا ہے خُدا کی طرف سے اُسے دوسروں تک پہنچا دے"۔

[نیو بائبل ڈکشنری جے - آئی پیکر - صفحہ ۵۶۵]

الہام انسانی مُصنّف کی عقل - مرضی اور کام کرنے والی یا فعّال ذاتی خاصیتیوں، لیاقتوں اور قابلیتیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے۔ اس سے وہ نا صرف وہی لکھتا ہے جو خدا لکھواتا ہے بلکہ وہ سوچتا بھی وہی ہے جو اُسے بتایا گیا ہو۔ وہ اُسے انسانی الفاظ تو دے سکتا ہے جو اُس کی زبان کے ہوتے ہیں لیکن مفہوم کو نہیں بدل سکتا۔ کیونکہ خدا کی زبان انسان جیسی زبان نہیں ہے اور نا ہی ہو سکتی ہے۔ اور نا ہی اُس کے خیال انسان کے خیالوں کی طرح ہیں اور نا ہی اُس کی راہیں انسان کی راہوں کی طرح ہیں۔ اگر ہمارا یہ خیال ہے کہ خُدا انسان ہے اور انسان کی طرح انسان کو ڈکٹیشن کرواتا ہے تو یہ غلط خیال ہے اِس طرح ہم اسے انسانیت نما اُلوہیت والا خُدا کہیں گے جو کُفر ہے۔

یاد رہے کہ خدا تو ملہم کو اپنے خیال کا مفہوم بخشتا ہے لیکن ملہم

Scanned with CamScanner

اُسے لفظ اور طرزِ بیان دیتا ہے۔ خُدا کے حضور سے لفظ بہ لفظ الہام ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ معلوم کیا جائے کہ بائبل مُقدس کیا ہے؟ تو یہ معلوم ہوگا کہ بائبل میں مذہب اپنی مکمل شکل میں اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ اور یہ ساری کی ساری اعلیٰ بے مثل اور اوّل درجے کی الہامی کتاب ہے۔ یہ لکھی لکھائی نہیں اُتری بلکہ نبیوں اور رسولوں نے مروجہ زبان کے لفظ خُدا کے الہام کے مفہوم کے لئے لکھے۔ جن کا براہِ راست حکم خُداوندی تھا۔

خُدا سب کا خُدا ہے نبی سب اقوام کے لئے آتے رہے۔ کسی پر کیچڑ اُچھالنا کسی کی تضحیک کرنا نا تو کسی نبی کا فرمان ہے اور نہ ہی کسی آفاقی مذہب کی تعلیم ہے۔ اپنے احوال پر بھی غور کرنا چاہیئے ہمیں کسی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا پہلے شہتیر نکالیں پھر کسی کا تنکا بھی نکل سکتا ہے۔ اگر ہم اپنا شہتیر نہ نکالیں گے تو کوئی حق نہیں کہ کسی کی آنکھ کے تنکے پر نگاہ کریں۔

لفظ مسیحی کیا ہے؟ مسیح کی طرح ہونا؟ کیا ہم ہیں؟ ہرگز نہیں۔ لفظ اسلام کیا ہے؟ یعنی خدائی احکام کے سامنے جھک جانا کیا ہم ایسے ہیں ہرگز نہیں۔ انبیاء اکرام مختلف ادوار میں مختلف اقوام کی طرف واحد خدا کے پیغام کو لے کر آئے۔

اسلام کیا ہے؟

اس کا اُردو میں مطلب ہے "تعمیل" فارسی میں اِس کا مطلب ہے۔ "خود را بہ خدا سپُردن" انگریزی میں اس کا مطلب ہے۔۔۔۔۔۔

(submission - یعنی خدائی احکام کے سامنے جھک جانا اور ان کی تعمیل کرنا۔"
[ایک اسلام - ڈاکٹر غلام جیلانی برق - صفحہ ۲۱-۲۲]
اسلام کے ان معانوں کے مطابق کون ہے؟ جو ان معانوں سے انکار کرے۔ اس طرح اسلام ہی سب لوگوں کا دین ہے یعنی خدا کی مرضی کے سامنے جُھک جانا اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کرنا۔ صرف مسلمانوں کا ہی فرض نہیں بلکہ تمام دنیا کا۔" الخ اسلام عین مسیحیت جس کی گواہی تمام انبیا اکرام دیتے آئے ہیں اور پہلا قرآن بائبل مُقدّس ہے۔ جس کی دوسرے قرآن نے تصدیق فرمائی ہے۔ مسیحی بھی خدا کی مرضی کو بجالاتے ہیں اُس کے سامنے جُھک جاتے ہیں۔

خُداوند نے فرمایا۔

"میرا کھانا یہ ہے کہ میں اپنے بھیجنے والے
کی مرضی پُوری کروں۔"

"جس طرح باپ نے مجھے بھیجا ہے اُسی
طرح میں تمہیں بھیجتا ہوں تاکہ اس کی
مرضی بجا لاؤ۔"

پہلا اسلام مسیحیت ہے اور اُس کا بانی خُدا ہے جس کا کلام غیر متبدل ہے۔ بائبل مُقدس (کلامِ مُقدّس) کا باطل ہونا ممکن نہیں۔"
(یُوحنا ۱۰: ۳۵)

یاد رہے تصیح کا تعلق (Revised Edition) سے ہوتا ہے متن سے نہیں ہوتا بلکہ صرف اغلاط کتابت اور تراجم سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ترجمہ کے

اغلاط

پہلے ایڈیشن میں کتابت کی اغلاط رہ گئی ہوں اِن کتابت کی کو دُور کرنے اور درست تراجم لکھنے کے بعد ایڈیشن کو "ری وائیزڈ" ایڈیشن کیا جاتا ہے لیکن یہ غلط خیال ہے کہ اناجیل اصلی صُورت میں موجود نہیں تو اس لئے Revised Edition لکھے جاتے ہیں۔ یعنی تصحیح شدہ ایڈیشن" ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا دیکھیں استثنا ۴ : ۲ ؛ امثال ۳۰ : ۶ ؛ مکاشفہ ۲۲ : ۱۸ - ۱۹ ؛ متی ۵ : ۱۷ - ۱۸ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۳۵ ؛ مکاشفہ ۱ : ۳ ؛ متی ۲۴ : ۴ - ۵ ، ۱۱ : ۲۳ - ۲۴ وغیرہ

بائبل مُقدّس زندہ جاوید ہے اور راہِ نجات بھی۔ یہ صراطِ مستقیم ہے اور پاکیزگی کا سرچشمہ بھی۔ اِس کا مطالعہ دِل کی پاکیزگی، طبیعت کی خاکساری حلیمی فروتنی سے کرنے والا مبارک ہے اور خدا کے حضور سے برکتوں والا بھی ہے۔ یہی حقیقی اطمینان کامل اُمید اور ابدی خوشی ہے۔

"کسی دوسرے کے وسیلے سے نجات
نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو
کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے
وسیلے سے ہم نجات پائیں"۔ آمین!

؎ چند بروئے خود کشی جلوہ صبح و شام را
چہرہ کشا! تمام کن جلوہ ناتمام را

(اقبال)

پہلا باب

قرآنِ پاک اور بائبل مقدس

قرآنِ پاک عربی زبان کا لفظ ہے اور گرامر کی رُو سے اسم مذکر ہے جس کے معانی پڑھنا، قرات کرنا ہے اور یہ اسلامی بھائیوں کی مذہبی کتاب آسمانی ہے۔ جس طرح ہم مسیحیوں کی بائبل مُقدس کتاب آسمانی ہے۔ لیکن دونوں کتابوں پر کسی خاص گروہ کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہیئے جس کا جی چاہے ان کو پڑھے چاہے وُہ اسلامی ہو یا مسیحی اگر ایک مسیحی قرآنِ پاک کا مُطالعہ کرتا ہے تو اچھی بات ہے ایسا کرنے سے اُس پر کوئی بلا نہیں ٹوٹ پڑے گی اور نہ ہی اسلامی بھائی کو بائبل مُقدس کے مُطالعہ سے ہچکچانا چاہیئے۔

یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ اس جہان میں انسان خُدا کا نائب ہے اور نائب کا کام کلامِ خدا کے احکام کی بجا آوری کرنی ہے۔ دونوں آسمانی کُتب کا مُطالعہ ہمارے لئے برکت کا باعث بن سکتا ہے اگر ہم برکت پانے کے موڈ سے ان کا مُطالعہ کریں گے۔ اگر ہم ایک دوسرے کو نیچا دکھانے اور اپنا مطلب نکالنے کے لئے ایک دُوسرے پر نکتہ چینی کی جائے تو یہ فائدہ مند بات ثابت نہ ہو گی۔ حسد، تعصب

تنگ نظری سے بالائے طاق رہ کر سچائی کی پیروی کریں۔

چونکہ قرآنِ پاک میں پہلے صحائف بھی ہیں اس لئے قرآن کے لئے صیغہ جمع کا استعمال کیا گیا ہے۔ بدیگر الفاظ قرآن کیا ہے؟ قرآن، تورات انجیل۔ تالمود۔ زبُور وغیرہ اور صحائف گذشتہ کا ایک نام ہے۔ قرآن دکھیا آپ نے کہ نسلِ انسانی کو ایک کنبہ اور ایک اُمت بنانے کے لئے خدا کا شاندار نسخہ ہے کہ صحائف انبیاء کو ایک کتاب سمجھو۔ (ایک اسلام ڈاکٹر غُلام جیلانی برق صفحہ ۱۴) ۔ قرآن پاک میں آیا ہے۔

"ابن آدم ایک ہی اُمت ہے جس کی طرف ہم
مختلف انبیاء بھیجتے رہے ہیں۔ لیکن انہیں
جو کتاب دی تھی وہ ایک تھی"۔

(قرآن پاک)

"(محمدؐ علیہ اسلام، وہ مُقدس دستور پیش کر رہے ہیں۔ جس میں گذشتہ انبیا کی تمام کتابیں موجود ہیں"۔ (بعینہٖ۔ قرآن)

"ان انبیائے کرام کی زندگی اُن لوگوں کے لئے اُسوہ حسنہ ہے جو اللہ اور قیامت سے اُمیدیں باندھے ہوئے ہیں"۔

قرآن پاک نے رسُول اکرم وسلم، کے اسوہ حسنہ پر چلنے کے ساتھ ساتھ ہدایت کی ہے کہ دیگر انبیاء اکرم کی حیات ہائے مقدسہ کا بھی مطالعہ کرو اور ان کے نقشِ قدم پر چلو۔ اس سارے بیان کی وضاحت کے لئے میں ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب ایک اسلام کے صفحات ۱۵ تا ۱۸ کا بیان نقل کر رہا ہوں۔

(تعصب ایک بڑا نامراد مرض ہے جو انسان کو وحوش و بہائم سے

بدتر بنا دیتا ہے اور یہ تعصب ہی ہے جو ہمیں گذشتہ انبیا کے سوانح حیات نہیں پڑھنے دیتا اور نہ ہی اُن کے اوصاف کو سمجھنے دیتا ہے۔ ہم میں کتنے مسلمان ہیں جنہوں نے تورات و زبور کی صورت بھی کبھی دیکھی ہو۔ جنہوں نے انجیل میں حضرت مسیح کے اسوۂ حسنہ کا مطالعہ کیا ہو۔ اور اُن کی رُوحانیت وصداقت سے لبریز مواعظ سے فائدہ اُٹھایا ہو۔ ایک مرتبہ مَیں نے ایک مسلمان سے کہا کہ انجیل شریف میں حضرت مسیح کا پہاڑی خطبہ بے حد موثر۔ دلکش اور سبق آموز ہے۔ اسے ایک نظر دیکھ لیجئے گا۔ کہنے لگا ڈاکٹر صاحب! مرنے سے پہلے میرا ایمان تو خراب نہ کرو۔ کیا کہنا اِس دلچسپ ایمان کا۔ دنیا ئے اسلام ایسے مسلمانوں سے بھری پڑی ہے۔ جن کا ایمان نہ شیکسپیر پڑھنے سے خراب ہوتا ہے نہ ارسطو کی ہفوات سے اور نہ کوک شاستر کے مطالعہ سے۔ لیکن اللہ کے مقدّس کلام کو جو حضرت اعیسیٰؑ جیسے بلند پایہ رُسول کی وساطت سے ہم تک پہنچا تھا چھُو بھی لیں تو ان کا ایمان تباہ ہو جاتا ہے یہ ہے غلط بینی۔ کج فکری اور کج فہمی کی انتہا.....

آج سے بارہ برس پہلے راولپنڈی میں صرف ایک ہی کالج تھا جسے گارڈن کالج کہتے ہیں۔ جن کی عنان نظم ونسق امریکن مشن کے ہاتھ میں ہے۔ میرے ایک مقدّین اور پختہ قسم کے مسلمان دوست نے مفلس ہونے کے باوجود اپنا بیٹا لاہور کے ایک کالج میں داخل کرا دیا۔ اور گھر کے کالج سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ مَیں نے وجہ پُوچھی تو فرمانے لگے۔ گارڈن کالج میں انجیل پڑھائی جاتی ہے۔ جس سے متاع ایمان کے غارت ہو جانے کا خطرہ ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ بی۔ اے کے نصاب میں فارسی۔ اردو اور انگریزی

شعرا کا عشقیہ کلام بھی شامل ہے۔ جس میں عشق بازی کی تعلیم اور عیاشی کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ایرانی شاعری عریاں امرد پرستی کا سبق دیتی ہے رندی و مے خواری کی تلقین کرتی ہے۔ خدا اور رسول کا تمسخر اڑاتی ہے بلکہ صریحاً توہین بھی کرتی ہے۔ مثلاً حافظ شیرازی فرماتے ہیں۔!

زاہد بہ طنز گفت حرام است مے خور
گفتم کہ چشم و گوش بہ ہر خر نمی کنم۔

پھر عمر خیام فرماتے ہیں!

ابریق مئے مرا شکستی ربّی
برمن در عیش را بہ بستی ربّی
بر خاک. بر یختی مئے لعل مرا
خاکم بدہن مگر تو مستی ربّی

اِن خرافات سے تو آپ کے لاڈلے کا ایمان خراب نہیں ہوتا لیکن اگر حضرت مسیح کے یہ ارشادات سن پائیں تو ایمان خراب ہوتا ہے۔ مثلاً

"مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
مبارک ہیں وہ جو سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کہ وہ آسودہ ہوں گے
مبارک ہیں وہ جو سچائی کی وجہ سے ستائے گئے ہیں کہ آسمان کی بادشاہت انہیں کو ملے گی۔

مبارک ہیں وہ رحم دل ہیں کہ اُن پر
رحم کیا جائے گا۔"

تو (انجیل متی ۵ باب) اُس کے ایمان کا سیفنہ صداقت کی گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ بڑے میاں سُن کر کہنے لگے۔ ارے میاں کیا بات ہے تمہارے الحاد کا چرچا تو سارے ہندوستان میں پھیل چکا ہے۔ ہمیں کیوں غرق کرنے لگے ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمام انبیاؤں کو ایک ہی پیغام دیا گیا اور ایک ہی کتاب دی گئی تھی دیکھیں ترجمہ

"اے رسول ہم تمہیں وہی پیغام دے
رہے ہیں جو گذشتہ انبیا کو دیا گیا تھا۔"
(السجدہ۔ قرآنِ پاک)

پیغام لانے والے سب کے سب جلیل المرتبت انبیا تھے اور دینے والا ایک ہی ذی الجروت خدا۔ اِس خدا کی علمی سطح ازل سے ایک ہے۔ اور ابد تک ایک ہی رہے گی۔ اُس نے آج تک جو کچھ کہا وہ سراپا جبروت تھا اور جو کچھ کیا وہ سراپا اعجاز تھا۔ جب خدا کی تمام صفات ہر لحاظ سے مکمل ہیں تو اِس کا کلام کیسے نامکمل ہے؟ اگر تورات کی زبان الہامی ہے تو اُسے زبان کے لحاظ سے وضاحتِ قرآن کی زبان سے کیوں کمتر سمجھا جاتا ہے؟

یاد رہے فصاحتِ و بلاغت اور پاکیزگی مضامین اور اعجازِ معانی کے لحاظ سے خدا کا کلام ہر زمانے میں بے مثل و بے نظیر رہا ہے۔ اگر قرآن ہدایت و نور ہے تو تورات بھی شفا و فرقان ہے۔ انسانی کلام میں

نشیب و فراز سے تو یہ ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر اقبال کی کوئی نظم دوسری سے کمتر درجے کی ہو لیکن خدائی کلام کے متعلق ایسا سوچنا اور فرض کر لینا خدا کی دیدہ دانستہ توہین ہے۔ ہمیں مل کر بیٹھنا ہے اور سوچنا ہے کہ کیا کوئی تصادم تعلیم ہے؟ اگر نہیں تو یقیناً ایک دوسرے سے مل کر کام کرنا ہے اور اس زمین کو راحت و اخوت کی جنت بنانا ہے۔

قرآنِ پاک کا ارشاد ہے۔

"آؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے تمہارے درمیان مسلّم ہے۔ پھر اے صحائف والو آؤ مشترک احکام پر عمل کریں۔"

سورت یونس میں آیا ہے۔

"مت کہو کہ میں یونس پیغمبر سے افضل ہوں۔"

پھر سورت بقر کا کہنا ہے۔

"ہم مسلمان اللہ اور اُسکے فرشتوں اُس کی تمام کتابوں اور اُس کے تمام انبیا پر یوں ایمان لاتے ہیں کہ کسی کو چھوٹا بڑا نہیں سمجھتے۔"

سورت النسا دیکھیں۔

"جو شخص اللہ و ملائکہ۔ آسمانی صحائف اور اُس کے انبیاء اور یوم آخر کا انکار کرتا ہے وہ بہت بڑا گمراہ ہے۔"

مزید تشریح اسی سورت کی اِس آیت میں ہے ۔

"جو لوگ اللہ اس کے انبیا میں تفریق پیدا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو انبیا مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور اس طرح وہ ایسا چلنا چاہتے ہیں ۔ یہ لوگ صحیح معنوں میں کافر ہیں ۔ اور ہم نے ان کے لئے رسُوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے ۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے تمام انبیا پر بلا تفریق ایمان لاتے ہیں ہم عنقریب انہیں اس بلند سیاست کا اجر دیں گے "۔

پھر ہدایت ہُوئی ۔

"تم کتاب والوں سے جب کوئی علمی بحث کرو تو انتہائی تہذیب اور شستگی سے کام لو ۔ ہاں اگر کوئی زیادتی کرے تو اور بات ہے ۔ اِن کتاب و رسُول سے کھُلم کھُلا کہہ دو کہ ہم اپنی کتاب اور تمہارے صحائف پر ایمان لاتے ہیں ۔ ہم سب کا اللہ ایک ہے اور ہمارا کام ماننا اور تسلیم کرنا ہے "۔

(سورہ عنکبوت)

۱- قرآنِ پاک پہلی کتب سمادی میں موجود ہے۔ دیکھیں۔

سورت شوریٰ ۴۲ -

"ہم نے اے رسول تمہیں وہی دین دیا ہے
جو تم سے پہلے حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ
کو دیا گیا تھا اس دین کو تھام کر رکھو اور
متحد رہو اور اختلاف سے بچو"

سورۃ الشعری -

"یہ قرآن اللہ نے نازل کیا - جسے رُوح
الامین نے تیرے دل میں بھر دیا تاکہ تو دنیا
کو بدکاری کے نتائج سے آگاہ کرے - یہ
قرآن فصیح عربی زبان میں جو گذشتہ انبیا کے
صحائف میں بھی موجود ہے -

سورت النسا میں مرقوم ہے -

"نزولِ قرآن سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ
ہم تمہاری کجرائیوں کو واضح کریں اور اُن کو
اسلاف کی راہوں پر پھر ڈال دیں جنہیں
تم چھوڑ چکے ہو"

سورت الاعلیٰ میں ہے -

"یہ قرآن پہلی کتابوں یعنی صحائف ابراہیم
و موسیٰ میں بھی موجود ہے"

سورت عبس کو دیکھیں۔

"یہ قرآن طالب رشد و ہدایت کے لئے
مکمل دستور ہے۔ اس کی تعلیمات اُن
مُقدّس۔ عظیم اور بلند صحیفوں میں موجود
ہیں۔ جنہیں جلیل المرتبت اور مطہر النفوس
انبیا اپنے ہمراہ لائے تھے۔ مرجائے انسان۔
اِس حقیقت کو تسلیم کیوں نہیں کرتا۔"

سورت بینہ میں مرقوم ہے۔

"محمد (علیہ السلام) وہ مُقدس دستور
پیش کر رہے ہے۔ جس میں گذشتہ انبیا کی
تمام کتابیں موجود ہیں۔"

سورت السجدہ میں لکھا ہے۔

"اے رسول ہم تمہیں وہی پیغام دے
رہے ہیں جو گذشتہ انبیاء کو دیا گیا۔

اِن حوالجات کی روشنی میں تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ یہ قرآن نیا نہیں
بلکہ پُرانا ہے اور ہمارا قرآن ہے عجمی۔ بائبل مُقدس کی عربی شکل ہے۔

۲۔ قرآنِ پاک بائبل مُقدّس کا مصدق و محافظ ہے۔

قرآنِ پاک نے خود ببانگ دہل اعلان کیا ہے کہ میں بائبل مُقدس
کا مصدق و محافظ ہوں۔ اگر بائبل کو محرف مان لیا جائے تو خود قرآنِ پاک
پر حرف آئے گا کہ اُس نے باوجود ادعائے محافظت کے کما حقہ اُس کی

نگہبانی نہیں کی اور اُس کو محرّف ہونے دیا۔ اگر قرآنِ پاک اس کا محافظ و
مصدق ہے تو بائبل غیر محرّف ہے ورنہ قرآن پاک کا دعویٰ درست نہیں!
قرآنِ پاک نے خود ہی فرمایا تھا۔ سورت حجر ۹ آیت دیکھیں۔
ترجمہ:۔ ہم ہی نے الذکر اُتارا اور ہم ہی اُس کے محافظ ہیں۔ الذکر
سے مُراد قرآنِ پاک ہی نہیں بلکہ توریت و زبُور و صحیف الانبیا و اناجیل
ہیں۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں بائبل کا نام الذکر کئی بار آیا ہے۔ اور اہلِ
کتاب یعنی یہوّد و انصاری کو اہل الذکر کہا گیا ہے (نحل آیت ۴۲)۔

سورت انعام ۱۱۶ آیت میں ہے۔

"خدا کے کلام کو کوئی بدل ہی نہیں
سکتا"

پھر سورت یونس ۶۴

"خدا کا کلام بدل ہی نہیں سکتا"

مصدق۔ صدق مادہ تصدیق ہے معنی سچائی کی تصدیق کرنا ہیں۔
قرآنِ پاک نے بیسوّں مقامات پر اِس توریت و انجیل کی تصدیق کی جو نزول
قرآنِ پاک کے وقت اہلِ کتاب کے پاس موجود تھیں۔ مثلاً
سورہ النسا۔

"اے اہلِ کتاب اِس قرآن پر بھی
ایمان لاؤ کہ یہ اِس کتاب کی سچائی کا
اعلان کر رہا ہے۔ جو تمہارے پاس
اب موُجود ہے۔

سورت انعام۔

Scanned with CamScanner

"یہ مُبارک کتاب (یعنی قرآن) پہلی کتابوں کی سچائی کا اعلان کر رہا ہے۔"

قرآن نا صرف بائبل مُقدس کی تصدیق فرما رہا ہے جو مُوسیٰ و عیسیٰؑ پہ نازل ہوئی تھیں بلکہ انکی بھی جو رسول اکرم کے زمانے میں فی الوقعہ اہلِ کتاب کے پاس موجود تھیں۔ اگر خدا اور رسول کو اِن صحائف میں کوئی خرابی نظر آئی ہوتی تو وہ تصدیق نہ کرے۔

سورت بقرہ دیکھیں۔

"اور جب ہم نے ایک ایسی کتاب نازل کی جو اُن کتابوں پہ مہر تصدیق ثبت کر رہی تھی جو اُن کے پاس تھیں تو۔۔۔۔۔۔

سورت بقر۔

"یہ قرآن سچا ہے اور اُن صحائف کی سچائی کا اعلان کر رہا ہے جو اہل کتاب تمہارے پاس موجود ہیں۔"

سورت مائدہ۔

"اور اِن انبیاؤں کے بعد ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا جس نے تعلیم تورات پر مہر تصدیق ثبت کی۔"

"اللہ نے عیسیٰؑ ابن مریم سے کہا میرے اُن انعامات کو یاد کرو جو مَیں نے تمہیں اور تمہاری والدہ کو عطا کیے تھے۔ مَیں

نے رُوح اُلقدُس سے تمہاری مدد کی تھی
تم شیر خواری کی حالت میں لوگوں سے
باتیں کیا کرتے تھے اور (دوبارہ آ کر)
کہولت میں کروگے۔ وہ وقت یاد کرو۔
جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور
تورات و انجیل کی تعلیم دی تھی۔

سورت آل عمران۔

"کہ لاؤ تورات اور پڑھو اگر تُم سچے ہو"۔

کیا محرّف اور غلط صحائف کی طرف بھی کوئی دعوت دیا کرتا ہے۔

سورت النجم۔

"کیا اِسے معلوم نہیں اور باوفا ابراہیم
کے صحیفوں میں کیا لکھا ہے؟ یہی کہ کوئی
شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا"۔

سورت المائدہ۔

"ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت
بھی ہے اور نور بھی۔ اِسی تورات کے
مطابق ہم پہ ایمان لانے والے انبیاء
یہوّد کو راہ حق دکھاتے رہے اور وہ
درویش اور عُلما بھی جنہیں حفاظت
کتاب کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اِس کی
صحت کے گواہ ہیں"۔

Scanned with CamScanner

اگر یہ محرّف ہے تو اللہ اِتنی تحریف کیوں کرتا؟

سورت مومن۔

"قرآن پہلے مکرم بلند اور مُقدس صحائف

میں موجود ہے ہم نے موُسیٰ کو ہدایت

عطا کی اور بنی اسرائیل کو ایک ایسی کتاب

کا وارث بنایا جو ہدایت بھی تھی اور ارباب

عقل کے لیئے ذکری یعنی نصیحت و

دستور بھی۔"

سورہ انعام۔

"کہو کہ موُسیٰ کو وہ کتاب کس نے دی

تھی۔ جو نوُر بھی تھی اور تمام دنیا انسانی

کے لیئے ہدایت بھی۔"

سورت حدّید۔

"ہم نے اپنے انبیا کو محکم صداقتوں

کے ساتھ بھیجا اور ان پر کتاب و میزان

نازل کی۔"

سورت بقر۔

"اور ہم نے پہلے انبیا کو سچائی سے

لبریز کتاب عنایت کی۔"

سورت مائدہ۔

"ہم نے مسیح کو انجیل دی۔ جس میں

ہدایت اور نُور ہے یہ توراۃ کی تصدیق
کرتی ہے۔ اور متقین کے لئے ہدایت
و موعظت ہے"۔
"ہم نے موسیٰ و ہارون کو فرقان روشنی
اور متقین کے لئے ذکریٰ یعنی درسِ
حیات عطا کی"۔

سورت انعام۔

"پھر ہم نے مُوسیٰ کو ایک ایسی کتاب
دی جو بہترین تعلیمات (احسن) پر پوری
طرح حاوی (تماماً) ہر حقیقت کی
ہدایت اور رحمت تھی"۔

اِن الفاظ کو دوبارہ پڑھیں۔ "بہترین تعلیمات پر پُوری حاوی"۔ تو جو کتاب (بہتر نہیں) بلکہ بہترین تعلیمات پر (جزوی طور پر نہیں بلکہ) پُوری طرح حاوی ہو اُسے ناقِص کہنے کے کیا معانی؟۔ یہی بائبل مُقدّس ہے۔

سورت المائدہ۔

(یہ اہل کتاب تمہارے پاس فیصلے کے لئے کیوں آتے ہیں۔ جب خُود ان کے پاس توراۃ موجود ہے۔ جس میں اللہ کے فیصلے درج ہیں۔ لیکن مُصیبت تو یہ ہے کہ یہ لوگ توراۃ کے فیصلوں کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔ ہم نے توراۃ اتاری۔ اِس میں نُور و ہدایت ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے مطابق ہمارے انبیا یہوؔد کے معاملات کا فیصلہ کرتے رہے۔ اور وہ عُلما بھی جنہیں کتابِ مُقدّس کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور جو اِس کی

صحت کے گواہ ہیں۔ ہم نے انہیں کہا تھا کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ لوگوں سے مت ڈرو۔ اور میرے فیصلوں کو مت بیچو۔ اور یاد رکھو کہ جو لوگ تورات کے احکام کے مطابق فیصلے نہیں کریں گے وہ کافر سمجھیں جائیں گے۔ ہم نے توریت میں لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔ ناک کے بدلے ناک۔ کان کے بدلے کان اور زخموں کے بدلے تاوان لیا جائے گا۔ ہاں جو شخص معاف کر دے اُسے اجر ملے گا۔ اور یاد رکھو کہ جو شخص تورات کی ہدایات کے مطابق فیصلے نہیں کرتا۔ وہ ظالم ہے۔ ہم نے پہلے انبیا کے بعد عیسٰی ابن مریم کو بھیجا۔ اُس نے توریت کی سچائی کا اعلان کیا۔ ہم نے اُسے انجیل دی جس میں ہدایت و نور ہے۔ جو تورات کی تصدیق کر رہی تھی۔ اور جو اہل تقوٰی کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔ اہل انجیل کو ہم حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے معاملات کے فیصلے انجیل کے مطابق کیا کریں۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو وہ فاسق سمجھے جائیں گے۔ اے محمدؐ ہم نے تم پر بھی ایک کتاب نازل کی ہے۔ جو پہلی کتاب کی محافظ و مصدق ہے۔ تم معاملات کا فیصلہ اِس کے مطابق کیا کرو۔ اور کفار عرب کی خواہشات کی پرواہ مت کیا کرو۔ اس لئے کہ تم سچائی کے حامل ہو۔ بظاہر تم میں سے ہر گروہ اور ہر اُمّت کی راہیں الگ الگ ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو تم سب کو ایک اُمّت بنا ڈالے۔ لیکن (وہ رُوحِ مقابلہ کو زندہ رکھنا چاہتا ہے) وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اِس کے انعامات کو حاصِل کرنے کے لئے کون آگے بڑھتے ہیں۔ میرے انعامات کی طرف بڑھو۔ تم سب کو ہمارے ہاں آنا ہے۔ اور ہم ہی تمہارے اختلافات کا فیصلہ سنائیں گے۔"

یہاں کوئی کمی نہیں رہی تصدیق کے ضمن میں اب ہمارا فرض کُلّی یہ ہے

کہ ہم انسانیت کبریٰ کی طرف بڑھیں جو صرف مخلصانہ اشتراک عمل اور ہمہ گیر محبت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

۳۔ بائبل مقدس کے لئے نام اور القابات

قرآن پاک نے جہاں بائبل مقدس کی تعریف کی ہے وہاں اس کے محافظ ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے قرآن مجید اس کا مصدق ہے وہاں اس نے بائبل کو چند ناموں اور القابوں سے بھی نوازا ہے۔ غور فرمائیں۔

- بائبل مقدس کتاب اللہ ہے۔ بقر ۹۵۔ آل عمران ۲۳۔
- بائبل مقدس کلام اللہ ہے۔ بقر ۷۵
- بائبل مقدس الکتاب ہے۔ المائدہ ۶۸
- بائبل مقدس الفرقان ہے۔ بقر ۵۲
- بائبل مقدس امام الکتاب ہے (توریت) سورت ہود ۱۷۔ پھر توریت کے لئے امام اور رحمت کا لقب ہے۔ ہود ۱۷۔ ہدایت ہے انعام ۹۵
- بائبل مقدس کے لئے نور۔ ہدایت۔ روشنی کے نام بھی ہیں۔ المائدہ ۴۴، ۴۶
- بائبل مقدس کو قرآن پاک نے رحمت کا نام دیا۔ المائدہ ۴۶ پھر مینا کا نام ابنیا ۴۸ سلطان مبین ہود ۹۶ پھر اسے اللہ تعالیٰ کی آیتیں کہا البقر ۲۱۱۔ دخان ۳۳۔ آل مبین ۶۹ پھر اسے علم کا لقب دیا گیا۔ نحل ۱۵۔ اسے المنیر کہا گیا۔ آل عمران ۱۸۴۔

Scanned with CamScanner

قرآن مجید نے زبور و انجیل کے لئے الگ کہا کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔
سورت النسا ۱۶۱ - انبیا ۱۰۵ - آل عمران ۲، ۸، ۴۶، ۴۸، ۶۴، ۶۵،
۸۵، المایدہ - ۴۷، ۶۶، ۷۷، ۱۱۰ و ۱۱۱ - بقرہ ۱۳۶ - الاعراف ۱۵۶-
۱۵۷ - الحدید ۲۵ اور ۲۸ آیات - التوبہ ۱۱۱ آیت ....

الغرض قرآن پاک نے بائبل مقدس کو جہت و من کل الوجوہ خدا پرستی و دینداری اور ہدایت و شرائع میں کامل اور جامع کہا ہے۔ جس میں کسی کو کوئی حجت کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

۴ - قرآن پاک اور بائبل مقدس کا آیاتی مفہوم :-

جانبداری اور تعصب نے ہمیشہ تحقیق کی راہ روکے رکھی عقیدت مندانہ اور دیگر خام خیالوں نے ہمیشہ مذاہب کی اصلی ہیت اور صورت سے دوسروں کو افادہ نہیں پہنچنے دیا۔ اب قرآن پاک اور بائبل مقدس کے چند مشترک مضامین کو ایک دوسرے میں آیاتی مفہوم کے سلسلے میں دیکھیں گے۔

۱ - الہام کے بارے میں

سورہ سبا ۴۵ تا ۴۹ بمقابلہ ۲ تیمتھیس ۳ : ۱۶ ؛ ۲ پطرس ۱ : ۲۱ ؛ افسیوں ۱ : ۸ - ۹ وغیرہ

۲ - وجود خدا تعالی کے بارے میں

سورہ روم ۲۰ اور ۲۱ آیت ، سورہ یٰسین ۳۷ تا ۴۰ آیات بمقابلہ

عبرانیوں ۳ : ۴ ؛ رومیوں ۱ : ۲۰ ؛ اعمال ۱۷ : ۲۵ - ۲۸ وغیرہ ۔۔۔۔۔،

۳- توحید کے بارے میں

سورہ بقرہ ۱۵۸ - اخلاص - سورہ صبح ۳۵ - سورہ نحل ۱۳ - لنسا
۴۰ اور ۱۱۶ - نحل ۳۸ - اعراف ۱۹۳ تا ۱۹۷ ابنیا ۴۴ - نحل ۲۰ تا ۲۲ -
بمقابلہ مرقس ۱۲ : ۱۹ ؛ یوحنا ۱۷ : ۳ ؛ یسعیاہ ۴۴ : ۶ ؛ ۱ - کرنتھیوں ۸ :
۶ ؛ مرقس ۱۲ : ۳۳ ؛ خروج ۲۰ : ۳ - ۵ ؛ حزقی ایل ۱۴ : ۳ ؛ اعمال
۱۴ : ۵ ؛ ۱ کرنتھیوں ۸ : ۴ ؛ اعمال ۷ : ۲۹ ؛ زبور ۱۱۵ : ۴ - ۸ ؛ رومیوں
۱ : ۲۱ - ۲۳ ، ۲۵ -

۴- نور کے بارے میں

سورہ نور ۳۵ آل عمران ۲۹ بمقابلہ، یسعیاہ ۶۰ : ۲۰ ؛ یعقوب
۱ : ۱۷ ، ۱ - یوحنا ۱ : ۵ ، ۳ یوحنا ۴ : ۱۶ ؛ یوحنا ۴ : ۸ - ۱۰ ؛ ۱ یوحنا
۴ : ۱۹ وغیرہ

۵- خدا کے ازلی و غیر فانی ہونے کے بارے میں

سورہ حدید ۳ ؛ رحمٰن ۲۶ - ۲۷ بمقابلہ یسعیاہ ۴۴ : ۶ ؛
۱ - تیمتھیس ۱ : ۱۷ ؛ زبور ۹ : ۲ ؛ ۱۰۲ : ۲۶

۶- خدا نادیدہ کے بارے میں

سورہ انعام ۱۰۳ بمقابلہ یوحنا ۱ : ۸ ؛ ۱ - تیمتھیس ۱ : ۱۷ ، ۶ : ۱۶ وغیرہ

Scanned with CamScanner

۷- قدوسیّت کے بارے میں

سورہ یونس ۱۹ پھر ۶۹ آیت نور ۱۵؛ بمقابلہ استثنا ۳۲ : ۴؛ ۶۹ : ۹؛ ا پطرس ۱ : ۱۵؛ حبقوق ۱ : ۱۲ - ۱۳ وغیرہ

۸- خُدائے لاتبدیل کے بارے میں

سورہ بقرہ ۲۵۶ بمقابلہ یعقوب ۱ : ۱۷؛ زبُور ۱۰۲ : ۲ - ۲۷ وغیرہ.....

۹- خُدائے بلند و بالا کے بارے میں

سورہ نحل ۶۲ - لنسا ۳۸ بمقابلہ زبُور ۸۳ : ۱۸؛ اعمال ۷ : ۴۹ وغیرہ.....

۱۰- خُدائے دانا کے بارے میں

سورہ بقرہ ۲۰۵ - آل عمران ۱۵۵ بمقابلہ ۱- سموئیل ۲ : ۳؛ ایوب ۳۶ : ۶، ۳۷ : ۱۷؛ رومیوں ۱۱ : ۳۳ - ۳۴

۱۱- خُدائے علیم و بصیّر کے بارے میں

سورہ آل عمران ۱۱۵ - نحل ۷۹ - بقرہ ۳۱ - توبہ ۱۰۶ - ہود ۲۳ بمقابلہ زبور ۱۳۹ : ۷ - ۱۰؛ یرمیاہ ۲۳ : ۲۴؛ زبُور ۴۴ : ۲۱؛ ۱۳۹ : ۱ - ۵؛ امثال ۵ : ۲۱؛ ا تواریخ ۲۸ : ۲۹ وغیرہ......

Scanned with CamScanner

۱۲- خُدا کے قادرِ مطلق ہونے کے بارے میں

سورہ بقر ۱۹ اور ۱۰۳ آیات بمقابلہ پیدائش ۱۷: ۱؛ خروج ۶: ۲-۳ وغیرہ ......

۱۳- خُدا کے رحیم و غفور ہونے کے بارے میں

سورہ بقر ۳۸، ۱۶۸، ۲۲۴، ۲۸۴؛ النسا ۶۴ بمقابلہ لوقا ۶: ۳۶؛ خروج ۳۴: ۶-۷؛ ۲ یوحنا ۱: ۹؛ زبور ۸۶: ۵ وغیرہ.........

۱۴- خُدا کے خالق ہونے کے بارے میں

سورہ انعام ۱۰۱-۱۰۲، رعد ۱۷- نحل ۳-۱۷ بمقابلہ پیدائش ۱: ۱؛ نحمیاہ ۹: ۴؛ اعمال ۶: ۱۵؛ زبور ۱۴۸: ۵؛ اعمال ۱۷: ۲۴، ۱۷: ۲۶ وغیرہ......

۱۵- خُدا کے رازق ہونے کے بارے میں

سورہ یونس ۱۳۲ - طور ۵۸ بمقابلہ ۶: ۲۶؛ زبور ۱۰۴: ۱۴ وغیرہ......

۱۶- خُدا اور انسانی وسعت کے بارے میں

سورہ انعام ۱۵۳؛ بمقابلہ اکرنتھیوں ۱۰: ۳ وغیرہ.....

Scanned with CamScanner

۱۷۔ حُبِ الٰہی کے بارے میں

سورہ بقر ۱۶۰ بمقابلہ استثنا ۶ : ۵ ؛ متی ۲۲ : ۳۷ وغیرہ ....

۱۸۔ خوفِ خُدا کے بارے میں

سورہ آل عمران ۹۷ ۔ مومنوں ۵۹ ۔ بمقابلہ اپطرس ۲ : ۱۷ ؛ امثال ۱ : ۷ ۔ ۱۴ : ۲۷ وغیرہ ....

۱۹۔ نماز اور اُس کے حکم کے بارے میں

سورہ بقر ۴۰ بمقابلہ زبُور ۹۰ : ۶ ؛ یسعیاہ ۵۵ : ۶ وغیرہ ....

۲۰۔ بے ریائی کے بارے میں

سورہ اعراف ۲۰۴ ؛ ماعوں ۶ ۔ ۴ بمقابلہ متی ۶ : ۵ ۔ ۸ وغیرہ .....

۲۱۔ دُعا اور روزہ کے بارے میں

بقر ۱۸۲ بمقابلہ متی ۲۱ : ۲۲ ؛ ۷ : ۷ ۔ ۱۱ ؛ مرقس ۱۱ : ۲۴ ؛ یسعیاہ ۵۵ : ۶ وغیرہ .....

۲۲۔ خُدا کے احکام پر عمل پیرا ہونے کے بارے میں

شوریٰ ۲۵ بمقابلہ ؛ یوحنا ۱۱ : ۲۲ ۔ ۱۵ : ۷ وغیرہ

۲۳- روزہ کے بارے میں

سورہ بقر ۱۷۹ تا ۱۸۱، ۱۸۳ بمقابلہ متی ۶: ۱۶-۱۸؛ یسعیاہ ۵۸: ۵-۸؛ متی ۹: ۱۴-۱۷ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

۲۴- خیرات کے بارے میں

سورہ آل عمران ۱۷۵ تا ۱۷۶ - بقر ۲۶۹ - النسا ۴۱ تا ۴۳ بمقابلہ یسعیاہ ۳۲: ۷-۸؛ یعقوب ۲: ۱۶-۱۷؛ متی ۲۵: ۳۴-۴۵ وغیرہ

۲۵- پوشیدہ خیرات کے بارے میں

سورہ بقر ۲۶۵ تا ۲۶۶، ۲۷۳ بمقابلہ متی ۶: ۱-۴ وغیرہ ۔۔۔۔

۲۶- محتاج کے بارے میں

سورہ بقر ۲۷۴ بمقابلہ امثال ۲۵: ۲۱؛ اعمال ۲۰: ۳۵؛ عبرانیوں ۱۳: ۱۶ وغیرہ ۔۔۔۔۔

۲۷- سخاوت کے بارے میں

سورہ بنی اسرائیل ۳۱ بمقابلہ رومیوں ۱۲: ۸؛ لوقا ۱۲: ۳۲ وغیرہ

۲۸- قربانی کے بارے میں

سورہ صحیح ۳۵، ۳۷-۳۸ بمقابلہ یسعیاہ ۱: ۱۱، ۱۶؛ ۶۶: ۳۳

یرمیاہ ۶: ۲۰؛ میکاہ ۶: ۶-۸

۲۹-حرام و حلال کے بارے ہیں

سورہ مائدہ ۶-۷، ۸۹،۹۰-۹۰ انعام ۱۴۶-۱۴۷- مائدہ
۴۰-۵ بمقابلہ اعمال ۱۵: ۲۰، ۱۵: ۲۹، استثنا ۱۴: ۳-۲۱،
۱۲: ۲۳؛ متی ۱۵: ۱۱، ۱۷-۱۹؛ رومیوں ۱۴: ۱۴، ۱۵؛ ۱۴: ۲۰-
۲۱ وغیرہ.......

۳۰- عمل کرنے کے بارے ہیں

سورہ صف ۲-۳ آیات، سورہ بقرہ ۴، مومنون ۳ ۵؛ ہود
۱۴، نحل ۹۶ کہف ۱۱۰ اور سورہ خاطر ۸ بمقابلہ ۷: ۲۱، ۷: ۲۴-
۲۵؛ یعقوب ۲: ۱۴؛ متی ۵: ۱۶؛ طیطس ۳: ۸؛ یوحنا ۱۴: ۱۵-
۱۵: ۱۰-۱-یوحنا ۲: ۳-۴ وغیرہ.....

۳۱- توکل کے بارے ہیں

سورہ آل عمران ۴ ۱۵- مائدہ ۱۴ بمقابلہ زبور ۴۶: ۵؛ یسعیاہ
۲۶: ۴؛ متی ۶: ۲۵-۳۴ وغیرہ.....

۳۲- قسم کھانے کے بارے ہیں

سورہ نحل ۹۳- تحریم ۲- بقرہ ۲۲۶- مائدہ ۹۱- دخان ۱-
طور ۱-۶ نجم ۱ واقعہ ۷۴-۷۵- قلم ۱- مدثر ۳۵-۳۷- قیامت

Scanned with CamScanner

۱-۴ - نازعات ۱-۵ - تکویر ۱۵-۱۷-۱ - انشقاق ۱۶-۱۹ - بروج
۱-۳ - طارق ۱-۳ سورہ بلد ۱-۳ - شمس ۱-۸ ضحیٰ ۱-۲ - لیل ۱-
۳-   ۱-۳ - عصر ۱ بمقابلہ احبار ۱۹: ۱۲؛ خروج ۲۰: ۷
۵: ۳۳-۳۷؛ یعقوب ۵: ۱۲ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

۳۳ - تبلیغ کے بارے میں

سورہ نحل ۱۲۶ - عنکبوت ۴۵ آیت بمقابلہ متی ۱۰: ۲۷-۲۸؛ یعقوب ۵: ۱۹-۲۰؛ متی ۱۰: ۱۶، ۱۷؛ ۲ تیمتھیس ۲: ۱۴، ۲: ۲۳- طیطس ۳: ۹؛ ۲ کرنتھیوں ۴: ۱-۲، ۲: ۱۴؛ متی ۱۹: ۲۸ — (ارشادِ اعظم) وغیرہ ۔۔۔۔۔

۳۴ - خون نہ کرنا کے بارے میں

سورہ بنی اسرائیل ۳۳، ۳۵ - لنسا ۹۴ آیت بمقابلہ استثنا ۵: ۱۷؛ متی ۵: ۲۱-۲۲ وغیرہ ۔۔۔۔۔

۳۵ - زنا کے بارے میں

سورہ بنی اسرائیل ۳۴ - نور ۲ - لنسا ۱۹ - سورہ نور ۳۳ بمقابلہ خروج ۲۰: ۱۴؛ متی ۱۵: ۲۷-۲۹؛ ۱ کرنتھیوں ۶: ۱۸، ۶: ۱۹ احبار ۲۰: ۱۰ وغیرہ ۔۔۔۔

۳۶ - والدین کے حقوق کے بارے میں

سورہ انعام ۱۵۲ - عنکبوت ۷ - لقمان ۱۳ - احقاف ۱۴

Scanned with CamScanner

بمقابلہ افسیوں ۶ : ۱-۳ ؛ کلسیوں ۳ : ۲۰ ؛ امثال ۱۹ : ۲۶ ، ۲۳ : ۲۲ ،
۳۰ : ۱۷ ؛ خروج ۲۱ : ۲۷ وغیرہ......

۳۷- عورات کے بارے میں

(حیثیت) سورہ بقر ۲۸۴ - لنسا ۱۲-۱۴ ، ۲۴ ، ۲۸ ، ۲۲۳ ،
۲۳ بمقابلہ پیدائش ۲ : ۱۸ ؛ اکرنتھیوں ۱۱ : ۱۱-۲۱ ؛ افسیوں ۵ : ۲۸ ؛
اکرنتھیوں ۷ : ۳-۴ ؛ ا پطرس ۳ : ۷ ؛ افسیوں ۵ : ۲۲-۲۵ ؛ ملاکی
۲ : ۱۵ ؛ طیطس ۲ : ۴-۶ وغیرہ......

(مناکحت)

سورہ نور ۲۹ ، ۳۲-۳۳ بمقابلہ متی ۱۹ : ۱۱-۱۲ ؛ اکرنتھیوں
۷ : ۸-۹ ، ۷ : ۳۲-۳۴-۳۶ ؛ اتیمتھیس ۵ : ۱۴ وغیرہ......

(طلاق)

سورہ بقر ۲۲۰-۲۳۱-۲۳۸ بمقابلہ متی ۱۹ : ۸-۹ ، ۱۹ : ۶
مرقس ۱۰ : ۱۱-۱۲ ؛ ملاکی ۳ : ۱۶ وغیرہ......

(زینت و پردہ)

سورہ احزاب ۵۳ ، ۵۹ - نور ۳۱ بمقابلہ ا-کرنتھیوں ۱۱ : ۱۶
ا- تیمتھیس ۳ : ۹-۱۰ ؛ اپطرس ۳ : ۳-۵
وغیرہ......

(دیندار اور بے دین میاں بیوی کے تعلقات)

سورہ بقرہ ۲۲۰ - مائدہ ۷ - بمقابلہ اکرنتھیوں ۷ : ۱۲-
۱۴ ؛ اپطرس ۳ : ۱-۲

۳۸ - چوری اور دغابازی کے بارے میں

سورہ آل عمران ۱۵۵ - مائدہ ۴۲ - بقرہ ۱۸۴ - النسا ۱۰۷ ،
بمقابلہ مرقس ۱۰ : ۱۹ ؛ افسیوں ۴ : ۲۸ ؛ خروج ۲۰ باب ؛ احبار
۱۹ : ۱۳ وغیرہ ......

۳۹ - قرض اور سُود خوری کے بارے میں

سورہ بقرہ ۲۸ ، ۲۷۶ ، ۲۸۳ - ہُوّد ۲۷۸ - آل عمران ۱۲۵ ،
بمقابلہ متی ۵ : ۴۲ ، ۶ : ۱۲ ؛ ۶ : ۳۴ ؛ خروج ۲۲ : ۱۵ - ۲۷ ؛ نحمیاہ
۵ : ۱۰ - ۱۱ ؛ زبُور ۱۵ : ۱ - ۵ وغیرہ ......

۴۰ - جھُوٹ بولنے کے بارے میں

سورہ حج ۳۱ - بقرہ ۳۹ بمقابلہ یعقوب ۳ : ۴ ؛ احبار ۱۹ : ۱۱
زبُور ۱۵ : ۱ - ۲ وغیرہ ......

۴۱ - جھُوٹی گواہی کے بارے میں

سورہ مائدہ ۱۱ - بقرہ ۲۸۳ لنسا ۱۳۴ بمقابلہ خروج ۲۳ : ۱ -

۲۰ : ۱۶ ؛ امثال ۱۴ : ۱۵ ، ۱۲ : ۱۷ ، ۲۸ : ۱۸ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔

۴۲ - غیبت کے بارے میں

سورہ حجرات ۴۲ - ھمزہ ا بمقابلہ ۲ - کرنتھیوں ۱۲ : ۱۰ ؛ زبور ۱۵ : ۲ ؛ رومیوں ۱ : ۳۰ ؛ امثال ۲۵ : ۲۲ وغیرہ ۔۔۔۔۔

۴۳ - عیّب جوئی کے بارے میں

سورہ حجرات ۱۱ - لنسا ۱۱۲ بمقابلہ متی ۷ : ۱ - ۵ ؛ احبار ۱۹ : ۱۶ ؛ زبور ۱۵ : ۳ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

۴۴ - بُرے القاب کے بارے میں

سورہ حجرات ۱۱ بمقابلہ ۵ : ۱۲

۴۵ - تمسخر کے بارے میں

سورہ حجرات ۱۱ بمقابلہ یسعیاہ ۲۹ : ۲۰ ؛ زبور ۱ : ۱ ؛ امثال ۱۷ : ۱۵ ؛ ۱ : ۲۲ ؛ یرمیاہ ۱۵ : ۱۷ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

۴۶ - سلام کرنے کے بارے میں

سورہ لنسا ۸۸ - نور ۶۱ - دخان ۶۴ بمقابلہ لوقا ۲۴ : ۲۶ متی ۱۰ : ۱۲ ، ۵ : ۴۷ ؛ لوقا ۱۱ : ۴۳ ؛ رومیوں ۱۶ : ۶ وغیرہ ۔۔۔۔

Scanned with CamScanner

۴۷- اطاعت بادشاہ و تحفظِ امن کے بارے میں

سورہ لنسا ۶۲ - شعرا ۱۵۱-۱۵۲ - اعراف ۵۴-۵۵ - مائدہ ۶۹ بمقابلہ متی ۲۲ : ۲۱ ؛ رومیوں ۱۳ : ۱-۷ ؛ ۱ پطرس ۲ : ۱۳-۱۴ ؛ خروج ۲۲ : ۲۸ ؛ ۱ تیمتھیس ۲ : ۱-۲ ؛ طیطس ۳ : ۱ وغیرہ......

۴۸- مواخات کے بارے میں

سورہ حجرات ۱۰ بمقابلہ گلتیوں ۳ : ۲۸ ؛ رومیوں ۱۲ : ۵ وغیرہ........

۴۹- دشمن سے محبّت و دوستی کے بارے میں

سورہ فتح ۲۹ - انفال ۴۷ - مائدہ ۵۶، ۶۲ - ممتحنہ ۸-۹ بمقابلہ لوقا ۶ : ۲۷-۲۸، ۶ : ۳۲-۳۳، ۳۵ ؛ رومیوں ۱۲ : ۱۸ ؛ ۱ تھسلنیکیوں ۵ : ۱۵ ؛ متی ۵ : ۴۳-۴۴ وغیرہ..........

۵۰- اِنصاف کے بارے میں

سورہ لنسا ۱۱ - مائدہ ۱۱ بمقابلہ امثال ۲۱ : ۳ ؛ استثنا ۱۶ : ۱۹-۲۰ وغیرہ......

۵۱- صُلح کرانے کے بارے میں

سورہ محمدؐ ۳۷ - انفال ۶۳ - بمقابلہ متی ۵ : ۹، ۲۳-۲۴ وغیرہ

Scanned with CamScanner

۵۲ - مُعاف کرنے کے بارے میں

سورہ اعراف ۱۹۸ - نور ۲۲ - شوریٰ ۴۳ - آل عمران ۱۲۸ بمقابلہ متی ۶ : ۱۴ - ۱۵ ، ۱۸ : ۲۱ - ۲۲ ؛ افسیوں ۴ : ۳۲ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔

۵۳ - شخصی زندگی کے بارے میں

(شراب) سورہ نحل ۶۹ لنسا ۴۳ - بقرہ ۲۱۹ - مائدہ ۹۰ بمقابلہ اکرنتھیوں ۶ : ۱۰ ؛ امثال ۲۳ : ۳۱ - ۳۲ ، ۲۰ : ۹ ؛ افسیوں ۵ : ۱۸ ؛ لوقا ۲۱ : ۳۴ ؛ حبقوق ۲ : ۱۵ ؛ یسعیاہ ۵ : ۱۱ ؛ امثال ۳۱ : ۶ ؛ ۱ تیمتھیس ۵ : ۲۳ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

(تکبر) نحل ۲۳ - لنسا ۳۶ - بنی اسرائیل ۳۷ - لقمٰن ۱۸ بمقابلہ ۱ - تیمتھیس ۶ : ۱۷ ؛ یعقوب ۴ : ۶ ؛ امثال ۱۶ : ۵ ، ۲۱ : ۴ - ۱ - سموئیل ۲ : ۳ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔

(انشا اللہ) اس کا مطلب ہے "خُدا نے چاہا تو" اگر انشا اللہ یا خُدا نے چاہا تو بول دیے جائیں تو کوئی حرج نہیں سورہ کہف ۲۳ - بمقابلہ یعقوب ۴ : ۱۳ - ۱۵ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔۔

(پُورا تول) اعراف ۸۵ - بنی اسرائیل ۳۵ - تطیفف ۱ - ۳ بمقابلہ استثنا ۲۵ : ۱۳ - ۱۶ ؛ امثال ۱۱ : ۱ ؛ متی ۷ : ۲ وغیرہ ۔۔۔۔۔۔

(دُنیوی مال و دولت اور شان و شوکت) سورہ انفال ۲۸ - ہمزہ ۲ - ۶ - آل عمران ۱۴ - کہف ۴۶ - ۴۳ - انعام ۳۲ - نحل ۹۶ - حشر ۱۸ بمقابلہ متی ۶ : ۱۹ - ۲۱ ؛ ۱ پطرس ۱ : ۲۴ ؛ ۱ - تیمتھیس ۶ : ۷ - ۱۰

متی ۶: ۲۲، ۱۹: ۲۳-۲۴ ؛ واعظ ۵: ۲۳، ۵: ۱۵، ۲: ۸ ؛ یعقوب ۵: ۱-۳ وغیرہ ....

علاوہ ازیں انجیلِ مُقدّس نے نئی پیدائش - نئی انسانیت - ابنِ اللہ اور تثلیث اور دِل کے پھرنے کا بھی ذکر کیا ہے -

"جی کے مرنے میں کیا ہے ناز کی بات
مر کے جینا ہے امتیاز کی بات
چاہتی تھی زبان کرے توضیح
دِل پکارا کہ ہے یہ راز کی بات"

۵۴- قرآنِ پاک کی چند آیات مُقدّسہ کی ہو بہو مُطابقت -

ملاحظہ فرمائیں!

سورت مائدہ رکوع سات دوسری آیت بمقابلہ خروج ۲۱: ۲۳-۲۵ -

"یعنی لکھا ہم نے اُن قصاص میں اُس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت ..... (القرآن)

"لیکن اگر نقصان ہو جائے تو تو جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ ..... اور دانت کے بدلے دانت ..... (بائبل مُقدّس)

پھر سورت انبیا ساتواں رکوع بمقابلہ زبور ۳۷ : ۳۹

"یعنی ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت
کے بعد۔ آخر زمین پر وارث ہونگے۔
میرے نیک بخت بندے"۔ (القرآن)
"صادق زمین کے وارث ہوں گے
اور اُس میں ہمیشہ بسیں گے"۔
(بائبل مُقدّس)

پھر سورت اعراف پانچواں رکوع پہلی آیت بمقابلہ متی ۱۹ : ۲۴؛ مرقس ۱۰ : ۲۵؛ لوقا ۱۸ : ۲۵

"یعنی بے شک جنہوں نے جھٹلائیں
ہماری آیتیں اور اُن کے سامنے تکبر
کیا نہ کھُلیں گے اُن کے لیئے دروازے
آسمان کے اور نہ داخل ہوں گے
وہ جنت میں جب تک اُونٹ سُوئی
کے ناکے میں سے نہ گذرے"۔
(القرآن)
"اور پھر تم سے کہتا ہُوں کہ اُونٹ
کا سُوئی کے ناکے میں سے نکل جانا
......."۔
(بائبل مُقدّس)

پھر سورت آل عمران دسواں رکوع دُوسری آیت۔ پیدائش ۳۲ : ۳۲

"یعنی سب چیزیں کھانے کی حلال
تھیں اسرائیل کو مگر جو حرام تھیں
اسرائیل پر (یعقوب)۔۔۔۔ جان پر"۔
(القرآن)

"اسی سبب سے بنی اسرائیل اُس
نس کو جو ران میں اندر کی طرف ہے"۔
(بائبل مُقدس توریت)

۵۵۔ چند احادیث بھی ہیں جو بائبل مُقدس کے لفظوں سے عین مُطابقت رکھتی ہیں مثلاً

حدیث۔ [مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ ۱۲۹۷ء صفحہ ۴۸۷]
رسول اکرم نے فرمایا بہشت اور اہل بہشت کے بیان میں ابوہریرہ سے روایت ہے۔

"یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ
فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے اپنے
نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کیا
ہے جو نہ آنکھوں نے دیکھا اور نہ
کانوں نے سُنا اور نہ کسی انسان کے
دل میں کبھی اُس کا خیال آیا"۔

بمقابلہ ۲ کرنتھیوں ۲: ۹

Scanned with CamScanner

"بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا کہ
جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ
سنی نہ آدمی کے دل میں آئیں وہ سب
خدا نے اپنے محبّت رکھنے والوں
کے لئے تیار کر دیں"۔

۵۶۔ توریت کے دس احکام بھی قرآن پاک۔ حدیث شریف اور انجیل جلیل میں آئے ہیں مُطالعہ فرمائیں!

پہلا حکم

ایک خدا کو ماننا۔ (خروج ۲۰: ۱-۳)

یہ پہلا حکم حدیث میں مشکواۃ المصابیح ص ۲۰۱ پر ہے۔ انجیل میں یوحنا ۱۷: ۳ اور خط میں افسیوں ۴: ۵-۶ اور بقر تمام صورت۔

دوسرا حکم

بتوں کی پوجا نہ کرنا۔ (خروج ۲۰: ۴-۵)

حدیث۔ الخ۔ سورہ بقرہ ۲۲۔ انجیل میں متی ۴: ۱۰، اعمال ۱۷: ۲۲-۳۲

تیسرا حکم

بے فائدہ خدا کا نام نہ لینا۔ (خروج ۲۰: ۷)

Scanned with CamScanner

انجیل میں متی ۵ : ۳،۳۰ - سورہ بقرہ ۲۲۴ - ۲۲۵ - علاوہ ازیں
سورہ الضحیٰ - الشمس - القیامت - ایلا دیکھیں - حدیث - الخ . .

چوتھا حکم

سبت کو پاک ماننا اور عبادت کرنا - (خروج ۲۰ : ۸ - ۱۱) -
انجیل میں متی ۱۲ : ۱ - ۱۳ ؛ یوحنا ۲۰ : ۱۹ ؛ ۱ - کرنتھیوں ۱۶ : ۲ -
جمعہ ۹ اور حدیث مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۲۰

پانچواں حکم

ماں باپ کی عزت کرنا (خروج ۲۰ : ۱۲) -
حدیث تفسیر طبری جلد ۱۴ ص ۴۸ - ۴۹ ، انجیل میں متی ۵ : ۳ -
۹ ؛ افسیوں ۶ : ۱ - ۳ - سورت بنی اسرائیل ۲۴ - ۲۵

چھٹا حکم

خون نہ کرنا (خروج ۲۰ : ۱۳)
انجیل میں متی ۱۵ : ۲۱ - ۲۲ ؛ ایوحنا ۳ : ۱۵ - سورت نسا
۹۴ - توبہ انفال ۱۲ - بقرہ ۲۱۵ - صحیح بخاری پارہ ۴ ص ۱۵ احدیث
ہے -

ساتواں حکم

زنا نہ کرنا (خروج ۲۰ : ۱۴)

انجیل میں متی ۵ : ۲۷-۳۲ ؛ گلتیوں ۵ : ۱۹-۲۱ - سورہ بنی اسرائیل ۲۳ - النسا ۳ - احزاب ۴۹ - حدیث صحیح بخاری پارہ ۴ - صحیح مسلم جلد اوّل ص ۱۱۰ -

آٹھواں حکم

چوری نہ کرنا (خروج ۲۰ : ۱۵)

انجیل میں افسیوں ۴ : ۲۷-۲۹ ؛ رومیوں ۲ : ۲۱ - سورہ المایدہ ۴۱ - شرح طبری جزو چھ ص ۱۴۸

نواں حکم

جھوٹی گواہی نہ دینا (خروج ۲۰ : ۱۶) -

انجیل میں افسیوں ۴ : ۲۹ ؛ کلسیوں ۳ : ۹ ؛ مکاشفہ ۲۱ : ۸ - سورہ نحل ۱۰۸ - حدیث احیا علوم المفضران جلد سوم ص ۹۴-۹۵

دسواں حکم

لالچ نہ کرنا (خروج ۲۰ : ۱۷)

انجیل میں مرقس ۱۷ : ۲۱-۲۲ ؛ گلتیوں ۲ : ۵-۶ - سورہ احزاب ۵۱ - حدیث - المستطرف فی کل متطرف جلد اوّل ص ۶۲ دیکھیں -

قارئین ! دیکھ لی کتنی مطابقت ہے قرآن پاک اور بائبل مُقدّس میں -

بائبل مُقدس خدا کی روشنی کے کمال میں تمام ادبی الجھاؤ دُور کر دیتی ہے ۔ اور اِس کے ہوتے ہوئے کون گمراہ ہو سکتا ہے؟

"میں گنہگار سہی مجھ پر بقول
عیسیٰؑ جو گنہگار نہیں وُہی پتھر
پھینکے"

(رحمان جامی)

دُوسرا باب

تحریف کیا ہے؟

۱- معانی

اُردُو زبان میں جو لفظ تحریف اِستعمال ہوتا ہے وہ دراصل عربی کا لفظ ہے اور گرامر کی رُو سے اسم مونث ہے اس کے تین۳ معانی ہیں۔

(۱) تحریر میں اصل لفظ بدل کر کچھ اور لکھنا۔

(۲) ترجمہ کرتے وقت ارادتاً اصل معانوں سے مختلف ترجمہ کرنا۔

(۳) قلم کو ٹیڑھا قط لگانا۔

(فیروز اللغات اُردو جدید فیروز اینڈ سنز ۱۹۷۸ء لاہور)۔

۲- تحریف کی اقسام

عُلمادین کے نزدیک تحریف کی دُو۲ قسمیں ہیں۔

--- (پہلی) الفاظ کو اصل متن سے بدلنا۔

--- (دوسری) عبارت کی من مانی تفسیر و تشریح کرنا۔

بائبل مُقدّس پر بعض اسلامی بھائی الزام تحریف دخطا لگاتے ہیں۔ اور چند قرآنی آیات مقدسہ کو بنیاد بنا کر منسوب بحث کرتے ہیں۔ اِس بحث

کے دوران وہ یہ بھُول جاتے ہیں کہ یہ کلام اللہ ہے ۔ وہ یہ بھی بھُول جاتے ہیں کہ قرآنِ پاک (عربی زبان) خود بائبل مُقدس کی دُوسری زبان میں دُوسری شکل ہے ۔ وہ یہ بھُول جاتے ہیں کہ قرآنِ پاک اور رسُول اللہ نے کئی بار اِسے صداقت پر مبنی اور تحریف و خطا سے مبرّا قرار دیا ہے ۔ وُہ بھُول جاتے ہیں کہ قرآنِ پاک نے اس کی حفاظت کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے ۔ وہ بھُول جاتے ہیں کہ قرآنِ پاک مصدِق بائبل مُقدّس ہے ۔ وہ بھُول جاتے ہیں کہ قرآن پاک کا نزول محض بائبل مُقدّس کی صداقت کو بیان کرنا ہے ۔ اِس طرح کرنے سے وہ رُسول اللہ اور قرآنِ پاک ہر دو کا احترام نہیں کرتے اور بائبل مُقدس جو کلام اللہ ہے اِس پر تحریف کا الزام لگا کر خود کو خُدا کی توہین کرنے والے بنا لیتے ہیں ۔ اِس طرح وہ خود قرآنِ پاک اور رسُول اللہ کے نافرمان بن جاتے ہیں ۔

یہاں میرا مقصد بحث کرنا نہیں بلکہ از رُوئے علُما دین اور قرآنِ پاک اپنے اُوپر عایدٗ الزام کی تردید کرنا ہے ۔ کیونکہ دانا لوگ لفظوں کے ہیر پھیر میں نہیں پڑتے وہ رُوح کی راہنمائی لیتے ہیں ۔ ہمارا دعویٰ نہیں (کیونکہ دعویٰ غلط بھی ہو سکتا ہے) ۔ بلکہ ایمان ہے کہ کلامِ مُقدس کا بدلنا ممکن نہیں ۔ کلامِ اللہ کو کوئی نہیں بدل سکتا ۔ انسانی ہاتھ خُدا کے ازلی اِرادوں کو ہرگز بدل نہیں سکتے کیونکہ قرآن پاک کے مُطابق ۔ اللہ کی باتیں بدلتی نہیں ۔ تحریف کی دو[2] اقسام کی بات پچھلے اوراق میں ہُوئی ہے بائبل مُقدس پر پہلی قسم کی تحریف کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ کوئی شخص اصل متن کو بدل نہیں سکتا ۔ وہ اپنے گھر میں رکھے متن سے تو جو چاہے کر سکتا ہے لیکن دنیا تمام میں پھیلے نسخوں سے وہ کیا کریگا ۔ اِس

قسم کا کام کرنا تو درکنار سوچنا بھی ناممکن ہے۔ اگر کوئی ایسا سوچ بھی لے تو یہ حرکتِ طفلانہ کے برابر اور جاہلانہ سوچ کے مترادف ہوگا۔ جس پر کبھی عمل نہیں ہو سکتا۔

تحریف کی دوسری قسم کا تعلق ویسے ہی عبارت سے باہر معانوں اور سوچوں میں ہوا کرتا ہے جسے محرف کتاب نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ہر شخص کا ذہن اور سوچ ایک نہیں ہو سکتی کسی ایک ہی آیت کی چاہے وہ قرآنِ پاک کی ہو یا بائبل مُقدّس کی مختلف لوگ مختلف معانوں میں اس کی تفسیر کریں گے اُن کی تفسیر نہ تو قرآن پاک کی اصل عبارت پر اور نہ ہی بائبل مُقدس کے اصل متن پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اپنے گھر میں جو بھی جس کا جی چاہے آیت کے معانی اپنائے اُس کی اس حرکت سے نہ تو قرآنِ پاک اور نہ ہی بائبل مُقدّس کی صحت پر اثر پڑے گا۔

۳۔ تحریف کی تشریح!

بائبل مُقدّس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں تحریف ہو چکی ہے۔ اور اس اعتراض کی تائید میں قرآن حکیم کے چند آیات پیش کی جاتی ہیں۔ اِن آیات پر ذرا آگے چل کر غور کریں گے سردست یہ دیکھنا ہے کہ لوگ تاریخ اور دوسرے عوامل اس موضوع پر کیا فیصلے دیتے ہیں۔

ا۔ مسیحی محققین

بعض مسیحی محققین مثلاً ہمفرڈ اور گرین وغیرہ کی تصانیف سے پتہ چلتا ہے کہ الہامی فہرست مسلمہ کے علاوہ بہت سارے جعلی صحائف تراش

لئے گئے، (واعظ ۱۲: ۱۲) جن کو بائبل مقدس میں جعلی سمجھ کر شامل نہ کیا گیا جیسے
انجیل برنباس وغیرہ۔ اور جس طرح اسلام میں مختلف لوگوں نے پوری
چودہ لاکھ احادیث بنا کر حضور علیہ اسلام کی طرف منسوب کر دیں اور
قرآن حکیم کو ساقط الاعتبار بنانے کے لئے کہا کہ فلاں فلاں آیت پہلے
قرآن میں موجود تھیں اور اب نہیں ہیں (صحیح بخاری) فلاں آیت
یوں اتری تھی لیکن اب ایسے ہے (بخاری) اور فلاں فلاں آیات
منسوخ ہو چکی ہیں۔ (صحاح)۔
(ایک اسلام۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔ صفحہ ۱۹) جیسے ان
احادیث سے قرآن پر اور اس کے اصلی متن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔
ایسے ہی بعض مسیحی لوگوں کے جعلی تراشوں سے بائبل مقدس کے اصل
متن پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

۲۔ اہل مغرب کا وصفِ تحقیق

مغربی لوگوں کی یہ بنیادی صفت رہی ہے کہ وہ تلاش و تحقیق میں
سرگردان رہتے ہیں۔ کسی نے پہاڑوں پر تحقیق کی تو کسی نے وادیوں
اور دلدلوں سے باتیں نکالی۔ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا
جنہوں نے اپنی زندگیاں بائبل مقدس کی طباعت۔ صحت کتابت
اور تفسیر و تشریح میں وقف کر دیں۔ جنہوں نے دنیا کے ہر خطے میں
اپنے تحقیقی مراکز کھولے۔ جن کا کام تبلیغ و تحقیق کے علاوہ قلمی
نسخوں کی فراہمی بھی تھا۔ جنہیں مختلف یونیورسٹیوں سے تحقیق کرایا جاتا
اور اہل زبان سے پڑھوایا جاتا۔ پھر ان کا مقابلہ موجودہ صحائف سے کیا جاتا۔

اِس طرح سے ثابت ہُوا کہ نہ صرف ان کی تحقیق کا رگر ثابت ہوئی بلکہ اُن کا کام بھی کامیاب رہا کہ بائبل مقدس وہی ہے جو دوسری تیسری صدی قبل از مسیح کی ہے۔

۳- گذشتہ تاریخ کے اوراق

اگر آپ تاریخ سے رغبت رکھتے ہیں تو آپ نے ۷۲۲ ق م میں سماریا اور سامری قوم کا ضرور ذکر پڑھا ہوگا جب بابل اور اشور کے لوگوں نے قوم یہود ..... کو اسیر کیا اور اپنے لوگوں کو جو بُت پرست تھے۔ ارض فلسطین میں بسایا اور وہ لوگ جو یہودی تھے اسیری میں جانے سے بچ گئے تھے اِن بسے ہوئے بُت پرستوں سے شادیاں کیں اور یہ نسل سامری کہلائے۔ اِن کے پاس جو شریعت کی پانچ کُتُب ہیں ان کا مُطالعہ تحقیق کی رُو سے آج کی توریت سے بالکل لفظی طور پر مطابقت رکھتا ہے۔ اور یہ سامری توریت کا نسخہ ایک ایسی شہادت ہے جو بائبل کے بلا تحریف ہوتے بین دلیل ہے۔

۴- حروف کی گنتی

فقیہی جو نقول کرتے ہیں برگزیدہ اصحاب تھے انہوں نے پاک صحائف کی نقل کیلئے اِس قدر مفصّل اور مکمل قوانین مرتب کئے کہ پولُس نے ان ناقلوں کو الفاظ پرست کا نام دیا۔ (رومیوں ۷:۶، ۲ کرنتھیوں ۳:۶ وغیرہ) یہ فقیہی لوگ عبرانی صرف و نحو کے ماہر اور مختلف قراتوں کے عالم تھے۔ اِن کے دو بڑے گروہ تھے۔ ایک کا صدر دفتر بابل اور

دوسرے کا صدر دفتر طبریاس تھا۔ یہ دونوں گروہ چھوٹے چھوٹے اعرابی قرآنی اختلافات میں ایک دوسرے کو کافر بنانے سے کبھی نہیں ٹلتے تھے۔ انہوں نے ہر کتاب کے حروف والفاظ تک گن رکھے تھے۔ انہی کا بیان ہے کہ الف تمام کتب مقدسہ میں ۴۲۳۷۷ مرتبہ جبکہ ب ۳۵۲۱۸ مرتبہ آیا ہے۔"

(ایک اسلام۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔ ص ۱۰۲) وہ کتابت کی سیاہی شہد کا جل اور راکھ سے تیار کرتے تاکہ حروف مدھم نہ پڑھیں۔ اور حلال اور پاکیزہ جانوروں کی کھال پر لکھتے تھے۔ حافظہ سے لکھنے کی سخت ممانعت تھی۔ اگر کسی صفحہ میں کتابت کی غلطی ہو جاتی تو اسے زمین بوس کر دیتے تھے۔ اور جب یہوواہ کا نام آتا تو پہلے دعا مانگی جاتی پھر قلم دھویا جاتا اور اس کے بعد خود نقل کرنے والا غسل کرتا۔" (الخ۔۔۔۔۔) ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب اور کتابت اور تحقیق سے انہیں کتنا عشق ہوا کرتا تھا۔

۵۔ گہرائی

توریت، زبور اور انجیل کو قرآن پاک نے تقریباً ۱۳۰ مرتبہ اعلیٰ ترین ناموں سے پکارا ہے۔ مثلاً یہ ہدایت ہے۔ نور ہے۔ یہ کتاب المنیر ہے۔ یہ کلام اللہ ہے وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ اور اس ضمن میں سورہ آل عمران۔ البقر اور سورہ المائدہ پیش پیش ہیں۔ اور پھر کس میں ہمت ہے کہ رسول اللہ کی شہادت کو نہ مانے۔ میں یہاں یہ پوچھتا ہوں کہ

Scanned with CamScanner

(۱) اگر یہ محرف تھی تو قرآنِ پاک کو کیا ضرورت پڑھی تھی کہ اِسے سچی کتاب کہہ کر فیصلہ کے لئے طلب کرے - سورہ توبہ ۱۱۱ آیت

"وعدہ ہے اُوپر اُس کے سچا بیچ توریت
اور انجیل اور قرآن کے"

(۲) اگر یہ محرف تھی تو قرآنِ پاک کو اِس کی تصدیق کرنے کی کیا ضرورت ہے - پھر تو اس کی تکذیب و تردید (نعوذ باللہ) ہی لازمی تھی - سورہ احقاف آیت ۱۱ دیکھیں ....

(۳) اگر یہ محرف ہو چکی تھی تو اس کی مانند کتاب کی پیروی کرنے کے لئے کیوں کہا گیا - سورت الانعام ۸۹ تا ۹۰ آیات دیکھیں...

(۴) اگر یہ محرف تھی تو یہ صاحبِ عقل کے لئے چشمہ و ہدایت و نصیحت کیوں کہلائی - دیکھیں سورہ مومن ۵۳-۵۴ آیات...

(۵) اگر یہ محرف تھی تو اِس کے مُنکر کو دوزخی اور آگ کا سزاوار کیوں ٹھہرایا گیا؟ سورہ مایدہ.........

(۶) اگر یہ محرف تھی تو قرآنِ پاک نے اس کی حفاظت کا ذمہ کیوں لیا؟ کیا وہ محرف کی تصدیق کر سکتا ہے؟ (ہرگز نہیں) دیکھیں تصدیق سورہ المایدہ ۴۷ آیت ....

(۷) اگر یہ محرف تھی تو قرآن اتنے زوردار الفاظ میں یہ نہ کہتا کہ اِس پر بڑے بڑے نگہبان مقرر کئے گئے اب محرف پر نگہبانوں کی کیا ضرورت رہی تھی - سورت المایدہ ۴۳ آیت دیکھیں...

(۸) اگر یہ محرف تھی تو قرآن پاک میں یہ کیوں آیا کہ جب تک تم اِس پر عمل نہ کرو گے تو کسی بات پر بھی نہیں - سورہ المایدہ ۶۴

(۹) اگر یہ محرف تھی تو قرآن پاک کے بعد اعیسٰی ابن مریم کیوں توریت کی تصدیق کر رہے ہیں اور کیوں مناسب جانا گیا کہ انجیل توریت کی تصدیق کرے۔ جس میں پرہیز گاروں کو راہ بتائی گئی ہے اور نصیحت کی گئی ہے۔ سورت المائدہ ۴۵ آیت۔

تحریف کی گئی کے بیان میں میں یہ باور کرانے کی سعی کر رہا ہوں اور کسی حد تک یہ سعی ہو بھی چکی ہے کہ توریت زبور انجیل رسول اکرم کے معبوث ہونے سے قبل اور زمانہ نبوت کے دوران آج کی طرح بلا تحریف ہے یعنی لفظوں کا عبارتِ اصل سے کوئی سروکار نہیں تھا وہ کاٹے گئے اور نہ ہی بڑھائے گئے۔ اِس لئے تحریف کا دُوسرا ہی مطلب لیا جائے گا کہ وہ تفسیر میں من مانی کرتے تھے۔ جیسے آج بھی ہزاروں لوگ اپنے اپنے علم اور لیاقت سے دونوں مُقدس کتابوں کی آیات کی تفسیر کرتے پھرتے ہیں لیکن اِن کا یہ فعل دونوں مُقدس کتابوں کی اصلی ہیت اور صورت اور متن پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔

(تفسیر کبیر شاہ ولی اللہ سورت البقر کی آیات ۷۵ کی تفسیر پر لکھتے ہیں کہ تحریف کا الزام کتب سماوی پر نہیں (الہامی متن) بلکہ مدینہ کے اُن پانچ اشخاص پر ہے۔ جو رسول اکرم کے مخالف تھے۔ یہ شخصیات ہیں۔

(۱) کعب بیٹا اشرف کا۔
(۲) کعب بیٹا ارشد کا۔
(۳) مالک بیٹا صعب کا۔
(۴) حسنی بیٹا اخطب کا۔

Scanned with CamScanner

(۵) ابی یاسر بیٹا اخطب کا۔

اِن پانچ لوگوں پر الزام تھا کہ یہ توریت کے وعدہ پر عمل نہ کیا کرتے تھے۔ (بقرہ ۱۰۱)

کہ یہ توریت کی بابت بتانے سے اِنکار کیا کرتے تھے۔ (بقرہ ۱۰۸)

کہ یہ توریت کے احکام چھپاتے اور تھوڑا سا مُول لیتے (بقرہ ۱۵۳)

کہ یہ حق کو چھپاتے اور غلط تاویل کرتے تھے۔ (آل عمران ۷۰)

کہ یہ اعراب بدل کر پڑھا کرتے تھے۔ (آل عمران ۷۷)

لیکن ان کا صحت و متن بائبل مُقدس سے کوئی سروکار نہیں یہ ان کا اپنا ذاتی فعل تھا جس کی یہ ضرور سزا اٹھائیں گے۔ چند اسلامی علُما دین ہیں جنھوں نے بھی مندرجہ بالا الزامات کی تائید کی ہے کہ لفظی عبارت کی تحریف نہیں بلکہ معانوی اور تفسیری پہلو سے یہ اکثر ہوتا تھا۔ مثلاً

(۱) امام رازی ۱۱۵۰ – ۱۲۱۰ء

(۲) حضرت امام بخاری۔

(۳) شاہ عبدالقادر جیلانی۔

(۴) امام بیضاوی اپنی تفسیر بیضاوی میں یہ بیان دیتے ہیں کہ لفظی تحریف نہیں بلکہ یہ معانوی طرز پہ ہوتا تھا۔

(۵) ڈاکٹر جیلانی برق صاحب ایک اسلام ۱۲۹ – ۱۳۰ صفحات میں یہی رائے رکھتے ہیں۔

اگر کوئی کہے کہ بائبل مقدس محرف ہے کیونکہ اِس کے ہزاروں تراجم ہو چکے ہیں کیونکہ اگر ایک غلطی ایک ترجمہ میں بھی ہو تو ہزاروں تراجم کے حساب سے ہزاروں غلطیاں ہونگی مانا لیکن یہ غلطیاں اصل متن

میں تو شامل نہیں ہوں گی یہ ترجموں میں ہو سکتی ہیں۔ ہم مسیحیوں کے نزدیک تراجم میں زیر۔ زبر مثلاً مد اور کتابت میں املا کی غلطیاں ہونا ممکن ہیں لیکن پروف ریڈنگ کے وقت یہ درست ہو جاتی ہیں پھر بھی کوئی غلطی املا کی رہ جائے تو کوئی پہاڑ نہیں ٹوٹ پڑتا کیونکہ اصل متن پر اِس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

اگر بائبل مُقدس کے ہزارہا تراجم ہیں تو قرآنِ پاک کے بھی کم نہیں لیکن ترجموں میں املا کی غلطی اِن دونوں کتب سماوی کے اصل متن اور مفہوم پر کوئی اثر نہیں ڈال سکتی۔ مثلاً

۴۔ قرآن مجید کے تراجم۔

(معلومات قرآن۔ مرتبہ عثمان غنی طاہر الخیر پبلیکیشنز کراچی۔ صفحات ۱۶۵-۲۲۶)۔

(۱) السنہ مغربی ترجمہ مقام کلونی فرانس راہب پطرس نرابلس نے کیا زبان لاطینی میں۔ پھر اِس زبان سے اطالوی۔ جرمن۔ ڈچ میں ترجمے ہوئے۔

(۲) دوُسرا لاطینی ترجمہ متن شرح اور حواشی ۱۹۶۸ میں فادر لیوسِ مراکشی نے مقام پدرا (اٹلی) میں کیا۔

(۳) بیلی انڈر کا ترجمہ ۱۵۵۰ء سے ۱۷۲۱ء میں لیپسہ سے شائع ہوُا۔

(۴) یہاں ہی سے جسٹس فریڈریکس فرد ریپ نے ۱۷۶۸ء میں عربی لاطینی میں ترجمہ شائع کیا۔

(۵) ایم اینڈریو ڈو رائرے نے ۱۶۴۷ء میں فرانسیسی زبان میں

قرآن کا ترجمہ شائع کیا۔

(۶) موسیو سبیواری نے ۱۷۵۲ء ترجمہ کیا۔

(۷) زیمر کا ترجمہ ۱۸۴۰ء میں شائع کیا گیا۔

(۸) جی پاتھیفر نے ۱۸۵۲ء میں فرانسیسی میں ترجمہ شائع کیا۔

(۹) موسیو سالمان رنیاشں نے فرانسیسی میں ترجمہ شائع کیا۔

(۱۰) ڈاکٹر مورلیس نے بھی ایک ترجمہ فرانسیسی زبان میں شائع کیا۔

(۱۱) سویڈن زبان میں ٹاربزگ نے بھی ترجمہ کیا اور ۱۸۷۴ء میں اسے شائع کیا۔

(۱۲) ۱۹۳۴ء میں انوبکرنے ترجمہ کیا۔

اِن کے علاوہ اور بھی سینکڑوں مشرقی اور مغربی لوگوں نے مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم کئے۔ تفصیل متذکرہ کتاب معلومات قرآن میں دیکھیں۔ لیکن جو زیادہ مشہور تراجم ہوئے وہ یہ ہیں۔

(۱) مولانا شاہ عبدالقادر کا ترجمہ۔

(۲) " عاشق علی کا ترجمہ۔

(۳) " مرزا حیرت کا ترجمہ۔

(۴) " شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کا ترجمہ۔

(۵) " نذیر احمد کا ترجمہ۔

(۶) " نجم الدین سیوہاری کا ترجمہ۔

(۷) " محمود الحسن کا ترجمہ۔

(۸) مولوی فتح محمد کا ترجمہ۔

(۹) مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ۔

Scanned with CamScanner

(۱۰) مولانا مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کا ترجمہ۔
اگر ان ترجموں میں املا کی غلطیاں ہیں تو ان کا قرآن پاک کے اصل متن و مفہوم پر کوئی اثر نہیں ایسا ہی بائبل مقدس کے ترجموں اور اصل متن و مفہوم سے ہے۔

۵۔ اخبارات کا مقام

۱۔ اگر آپ نوائے وقت اخبار کالم ایڈیٹر کے نام خط مورخہ ۲۲-۲۴ اگست ۱۹۷۶ء پڑھیں تو یہاں قرآن مجید میں تحریف کی مذموم کوشش بند کیے جانے کی اپیل کی گئی ہے۔

۲۔ اگر آپ روزنامہ مشرق لاہور ۱۰ر جون ۱۹۶۵ء دیکھیں تو یہاں پر بھی ایسی ہی شکایت ہے۔

۳۔ اگر آپ نوائے وقت لاہور (۶) ۲۲ دسمبر ۱۹۷۶ء دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ یہاں املا کی غلطیاں پکڑی گئیں۔

۴۔ اگر آپ نوائے وقت (۶) ۱۲ر اپریل ۱۹۷۴ء کو دیکھیں تو پتہ چلے گا۔

۵۔ اگر آپ نوائے وقت (۷) ۴ نومبر ۱۹۷۸ء دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ آٹھ ہزار قرآن کریم کے نسخے ضبط کر لئے گئے۔ غلط طباعت والے نسخے۔

۶۔ پھر کوہستان اخبار ۳۰ جنوری ۱۹۶۵ء میں بھی یہی شکایت ہے۔

آپ اندازہ لگائیں املا کی غلطیاں ہو سکتی ہیں لیکن یہ تحریف لفظی

Scanned with CamScanner

اصل متن پر نہیں ہوتی۔

پادری ڈبلیو میچسن اپنی کتاب (تحریف انجیل و صحت انجیل کے ۱۔۲ صفحات پر لکھتے ہیں)۔ "دراصل تحریف دو طرح کی ہوتی ہے۔ تحریف معانوی جس سے مراد کہ لوگ کتاب سے اقتباس کرتے وقت اقتباسات کو بگاڑ دیتے ہیں اور معانی بدل دیتے ہیں یہ تحریف کتاب مقدس سے باہر ہوتی ہے جبکہ تحریف لفظی سے مراد عبارت الہامی کو بگاڑنا ہوتا ہے"۔

گریگوری اور سترھویں صدی کے بشپ چلنگورتھ کا بھی یہی نقطۂ نظر ہے۔ (ہماری کتب مقدسہ۔ پادری مینلی پہلا باب) پروفیسر ہورٹ کا کہنا ہے۔

"کہ قواعد اور ہجوں کے معمولی اختلافات سے قطع نظر کی جائے تو متن کا ہزاروں حصہ بھی متاثر نہیں ہوتا۔"

(New testament in arginal Greek VOL. 2 Introduction By Pro Hort)

یاد رہے کہ مقدس بائبل اپنے عروج و کمال اور جمال و جلال میں یکتا ہونے کے علاوہ یہ خدا کا کلام ربانی و حقانی ہے پوشیدہ نہ رہے کہ قرآن حکیم نے سورہ آل عمران میں اسے مکمل الہامی اور تحریف و خطا سے بالکل مبرّا قرار دیا ہے۔

بائبل مقدس کے الہام و اختیار کی مستند گواہی یہ بھی ہے

" Our thinking Concerning The Authority And Inspiration of The Holy Scripture

Most Start Always from the fact that the Bible it self Assures Every Where that it is a Massage Directly given by God himself.")

(حوالہ - قاموس الکتاب ص ۱۲۱ - ڈاکٹر ایف - ایس خیر اللہ لاہور) - ہماری بائبل کو خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے - (اول تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) - ہمارا اقرار الایمان ہی ہماری بائبل مُقدس کا مفہوم ہے - جو ہمارے سینوں میں ذہنوں میں اور ایمانوں میں ہے جسے کوئی نہیں نکال سکتا دیکھیں -

"ہمارا اقرار الایمان"

"مَیں ایمان رکھتا ہوں ایک خُدا قادرِ مطلق باپ پر جو آسمان و زمین اور سب دیکھی اور اَن دیکھی چیزوں کا خالق ہے - اور ایک خُداوند یسُوع مسیح پر جو خُدا کا اکلوتا بیٹا ہے - کُل عالموں سے پیشتر اپنے باپ سے مولود - خُدا سے خُدا - نُور سے نُور حقیقی خُدا سے حقیقی خدا مصنوع نہیں بلکہ مولود اُس کا اور باپ کا ایک ہی جوہر ہے - اُسی کے وسیلے سے کُل چیزیں بنیں - وہ ہم آدمیوں کے لئے اور ہماری نجات کے واسطے آسمان پر سے اُتر آیا اور رُوح القدس کی قدرت سے کنواری مریم سے مجسم ہُوا اور انسان بنا اور پنطس پیلاطوس کے عہد میں ہمارے لئے مصلوب

بھی ہُوا۔ اُس نے دُکھ اُٹھایا اور دفن ہُوا اور تیسرے
دِن مُردوں میں سے جی اُٹھا پاک نوشتوں کے مُطابق
اور آسمان پر چڑھ گیا اور باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔
وہ جلال کے ساتھ زندوں اور مُردوں کی عدالت کے لئے
پھر آئے گا۔ اُس کی سلطنت ختم نہ ہو گی۔

اور میں ایمان
رکھتا ہوں رُوح اُلقدُس پر جو خداوند ہے اور زِندگی
بخشنے والا ہے وہ باپ اور بیٹے سے صادر ہے اُس
کی باپ اور بیٹے کے ساتھ پرستش و تعظیم ہوتی ہے وہ
نبیوں کی زبانی بولا۔ مَیں ایک پاک کیتھولک رُسولی کلیسیا
پر ایمان رکھتا ہوں۔ مَیں ایک بپتسمہ کا جو گناہوں کی
معافی کے لئے ہے اقرار کرتا ہوں۔ اور مُردوں کی قیامت
اور آئندہ جہاں کی حیات کا انتظار کرتا ہُوں" آمین
(دُعائے عام کی کتاب صفحہ ۴۳۰ - ۴۳۱ پی - آر - بی - ایس
لاہور۔)

یہ اقرار الایمان ہماری چھوٹی بائبل ہے جسے ہم ہر وقت اپنے ذہن کی جیب میں رکھتے ہیں ہماری بائبل اس کے گرد گھومتی ہے۔

کلام مُقدس تحریف و خطا سے مبرّا ہے یہ ہمارا ایمان اور کلام کا فیصلہ ہے دیکھیں حوالجات۔ (استثنا ۴ : ۲ ؛ امثال ۳۰ : ۵ - ۶
یسعیاہ ۱ پطرس ۱ : ۲۴ - ۲۵ ؛ مکاشفہ ۲۲ : ۱۸ - ۱۹ ؛
۲ تیمتھیس ۳ : ۱۵ - ۱۷ ؛ ۲ پطرس ۱ : ۱۹ - ۲۱ ؛ متی ۵ : ۱۷

"جب تک زمین و آسمان ٹل نہ جائیں
ایک نقطہ یا ایک شوشہ بھی توریت سے
ہرگز نہ ٹلے گا جب تک یہ سب کچھ پورا
نہ ہو جائے۔"

یہ مسیح کا نعرہ ہے جسے کوئی ماں کا لعل جھٹلا نہیں سکتا۔ پروفیسر ہوکر" کا بھی ہماری کتب مقدسہ کے متعلق خیال ہے۔ مقدس آگسٹین بھی یہی کہتا ہے۔

(بمطابق کتاب اسلامی مذاہب ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ملک سنز تاجران کتب کارخانہ بازار فیصل آباد جلد سوم جدید فرقے صفحات ۳۵۴ تا ۳۳۷) یہ مطالعہ واضح کرتا ہے کہ اسلام میں مختلف فرقے ہیں پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴ سے ۴۲ تک مختلف مذہبی اختلافات ہیں لیکن تنظیمیں مسیحیوں کی بھی ہیں اختلافات ان کے بھی ہیں لیکن بائبل مقدس کی تحریف کے بارے میں ان کا منفی خیال نہیں ہے اور نہ ہی تلاوت کے بارے میں کوئی اختلاف نظر آتا ہے۔

اِسلامی شہادتیں

تشریح تحریف کے سلسلے میں اب چند معتبر اسلامی شہادتیں قلمبند کی جاتی ہیں مثلاً

(۱) ورقہ بن نوفل۔ یہ شخص حضرت خدیجہؓ کے کزن تھے وہ دورِ جاہلیت میں مسیحی ہو گئے تھے۔ وہ عربی میں ایک کتاب لکھ رہے تھے۔ انہوں نے انجیل جلیل کا بھی ترجمہ کیا وہ فرماتے ہیں کہ بائبل مقدس بلاشک وشبہ

محرف نہیں ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان باب بدالوحیؔ)

(۲) شاہ عبدالعزیز :۔ انہوں نے اپنی تفسیر کی کتاب میں سورہ اقرا کی تفسیر کرتے ہوئے یہی کہا ہے۔

(۳) شیخ چراغ الدین :۔ یہ شخص پہلے ساؤل (پولوس) کی طرح مسیحیوں کا جانی دشمن تھا۔ جب یہ تحریف بائبل مقدس کے متعلق لکھ رہا تھا تو وہ غیبی آواز کے ذریعے مسیحی ہو گیا اور پھر اس نے لکھا کہ بائبل مقدس پر لفظی تحریف کا الزام دینا غلط اور بے بنیاد ہے (منارۃ المسیح ۱۱-۱۳ مولوی محمد چراغ الدین) یہ کلام برکتوں والا ہے

(۴) مولوی محمد امام الدین :۔ اس شخص نے رسالہ (مسلمات دین از مولوی محمد امام الدین) کے شروع میں فرمایا تھا۔

"محض کلام منزل من اللہ مندرج توریت مقدس مشتمل کتاب پیدائش۔ خروج۔ احبار، گنتی، استثنا و انجیل و قرآن عربی و دیگر صحائف کی واجب الاتباع ہے اور پاک از تحریف"

پھر انہوں نے اپنے اس خیال کی ترجمانی اپنے رسالوں میں مرزا غلام احمد قادیانی سے خط و کتابت میں کی۔ اس کے علاوہ وہ اس قسم کی تقریر "جلسہ اعظم مذاہب" میں کر چکے ہیں۔

(۵) امام فخر الدین رازی :۔ یہ شخص اسلام میں مستند عالم ہے اور اُن کا بیان اسی سلسلے میں بطور گواہی کے لکھا جا رہا ہے۔ حوالہ ہے (تفسیر کبیر جلد دوم ص ۶۹۔ فخر الدین رازی)۔

"یہ بات یعنی توریت اور انجیل کی عبارتوں کا

بدل ڈالنا مشکل ہے۔ کیونکہ یہ دونوں
کتب نہایت مشہور تھیں اور اپنے تواتر
کو پہنچ چکی تھیں۔ یہاں تک کہ انکی عبارتوں
کا بدلنا مشکل ہوگیا ہے جبکہ وہ لوگ
معانوں کو چھپاتے تھے۔"

(٦) ابن المنذر۔ ابن ابی حاتم۔ اِن دونوں ہستیوں نے وہب ابن سے روایت کی ہے۔ توریت و انجیل جس طرح کہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اتارا تھا اِسی طرح سے ہیں کہ نہ تو اِن کا حرف بدلا۔ اور نہ ہی کوئی عبارت اگرچہ بعض یہودی لوگ معانوں کی تاویل میں فرق ڈالا کرتے تھے۔ خود کتابیں لکھتے اور کہتے کہ ہمیں بھی خُدا نے الہام دیا ہے اور پھر خدا سے منسوب کرتے۔ اِس میں نہ تو اللہ کا قصور ہے اور نہ ہی اللہ کی کتاب بائبل کا۔ (ابن منذر۔ ابن ابی حاتم درمنشور تفسیر بابت سورہ بقر) پھر اور دیکھیں۔
"یہ اللہ کے صفحات ہیں یہ ایسے ہی ہیں جیسے پہلے تھے۔"
(درمنشور تفسیر بابت سورت النسا فصل ابن ابی حاتم)۔

(۷) امام محمد اسماعیل بخاری۔ انہوں نے کہا ہے۔
"تحریف کے معانی بگاڑنے کے ہیں۔ اور کوئی شخص
نہیں جو بگاڑے اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لفظ کسی کتاب
کا یہودی ویسے ہی معانی بگاڑا کرتے تھے۔"
(تحریف ــــ مولوی محمد اسماعیل بخاری)۔

(۸) شاہ ولی اللہ۔ ان کا کہنا ہے کہ

"میرے نزدیک تحقیق یہی ہوا ہے کہ اہل کتاب تورت اور کتب مقدسہ کے ترجمہ کرنے میں تحریف نہ کیا کرتے تھے بلکہ معانی بگاڑا کرتے تھے لیکن زبانی۔ عبارت سے ان کا کوئی واسطہ نہ تھا۔ جو تحریف نہ ہے۔" (تفسیر خود الکبیر از شاہ ولی اللہ۔ اما تحریف)۔

(۹) سرسید احمد خان۔ مولوی رحمت اللہ۔ سرسید احمد خان نے بائبل کی تفسیر کرتے وقت خطبات احمدیہ میں اور پھر مولوی رحمت اللہ اور ان کی مشترکہ رائے میں یہ آیا ہے کہ "مسیحیوں میں تحریف لفظی بابت بائبل مقدس کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا۔" (صحیح بخاری۔ مطبوعہ کرزن گزٹ حاشیہ پر بحوالہ فتح الباری)۔ ڈاکٹر غلام جیلانی ایک اسلام صفحہ ۱۲۹ پر کہتے ہیں۔

"صاف معلوم ہوتا ہے کہ تحریف کا مفہوم وہ نہیں جو ہمارے علما سمجھتے ہیں۔ تحریف یعنی الہامی الفاظ کو بدل دینا اور معنوی تحریف یعنی آیات کی من مانی تفسیر کرنا تمام شواہد کی روشنی سے ہم تحریف سے مراد لفظی نہیں لے سکتے ورنہ کلامِ الٰہی میں تناقض پیدا ہو جائے گا اور سارا قرآن پایہ اعتبار سے ساقط ہو جائے گا اس لئے ہمیں لازماً معنوی تحریف مراد لینا ہوگی۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر ہم قرآن کو تضاد سے مرقوع مکرم و مطہر صحائف سے اور امت وسطیٰ کو اقوامِ عالم کی تباہ کن محداوت سے بچا سکتے ہیں اور یہی وہ عظیم حکمت ہے جس سے ہم جہاں گیر

اُخوّت اور انسانیت عظمٰی کی منازل سر کر سکتے ہیں"۔

یہاں پر میں کہوں گا کہ ہر کام کے کرنے کی وجہ ہوتی ہے۔ اگر اُن لوگوں نے تحریف کی تھی تو آخر انکو یہ بھی سمجھایا جائے کہ وجہ کیا تھی؟ کیا وہ چاہتے تھے کہ آسان سا مذہب رائج کریں۔ کیا وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانا چاہتے تھے۔ کیا وہ تورات کو آسان بنانا چاہتے تھے۔ آخر انہوں نے تحریف کی تھی تو کیا وجہ تھی۔؟ تو پھر یہ تحریف کہاں ہوئی۔ کس نے کی؟ حوالجات دیں۔ جن کا محرّف ہونا آپ کو معلوم ہے؟ اگر ایسا نہیں تو الزام عائد نہ کریں کیونکہ صحائف کو محرّف کہنا کسی بیماری کا علاج نہیں ہے۔ اِسے مزید سمجھنے کے لئے ڈاکٹر موصوف کا ایک اور بیان ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔ (ایک اسلام ــــ ڈاکٹر غلام جیلانی برقؔ صفحات ۱۳۲-۱۳۹)۔

"خود اپنے ہاں دیکھئے کہ اس تحریف (معانوی نے) کس قدر مفاسد بپا کئے۔ خاتم النبیین کے بعد آج تک چوالیس مدعیان نبوت پیدا ہو چکے ہیں۔ آج بھی ہزارہا علما حضور علیہ اسلام کو عالم الغیب اور مردوں کو سمیع و بصیر سمجھتے ہیں۔ ابن العربی کا عقیدہ وحدت الوجود۔ معتزلہ کی گمراہیاں۔ مرجیہ۔ مزاریہ۔ قدریہ۔ جنامیہ۔ جہمیہ اور کرامیہ کی بدرگامیاں اسی معانوی تحریف کی پیداوار تھیں اور یہی وہ تحریف ہے جو یہود میں بھی پائی جاتی تھیں۔

سورہ بقر ترجمہ

"کیا تم یہ چاہتے ہو کہ یہود تم پر ایمان لائیں حالانکہ

ان میں ایک ایسا گروہ ہو گذرا ہے جو کلام اللہ کو سننے
اور سمجھ لینے کے بعد عمداً اس کے معانی بدل دیتا تھا۔"
اِس آیت کے دو ٹکڑے خاص توجہ کے قابل ہیں۔

(۱) وہ اللہ کا کلام سنتے تھے۔

(۲) اور سمجھنے کے بعد اِس میں تحریف کیا کرتے تھے۔ یعنی جو کچھ وہ سُنتے تھے وہ اللہ کا کلام ہوتا تھا۔ ظاہر ہے کہ محرف کلام کو اللہ کا کلام کہنا درست نہیں اور صحیح مفہوم کو سمجھنے کے بعد (من بعد ما عقلوہ) اِس میں تحریف کیا کرتے تھے یعنی اپنے ڈھنگ کی تفسیر سنایا کرتے تھے۔ اگر اللہ کا مقصد یہ بتانا ہوتا کہ وہ لفظی تحریف کیا کرتے تھے تو سیدھی طرح کہتا کہ وہ "توریت کے الفاظ بدل کر لوگوں کو سُنایا کرتے تھے۔"

یہ پہلے کلام اللہ کو سُننا پھر اُس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لینا اور اس کے بعد عمداً تحریف کرنے کا مطلب بغیر اِس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ من مانی تفاسیر پیش کر کے یا تو چند ٹکے بٹور لیتے تھے یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنا کر اپنی لیڈری کی دوکان چمکایا کرتے تھے یہ بیماری آج ہم میں بھی ہے یہ انگریز کے عہد میں اولی الامر کی نئی نئی تشریحیں۔ یہ دین و دنیا کی مہلک تفریق یہ حرکت جہاد کے فتوے یہ دلچسپ تفسیریں یہ خانقاہیت۔ یہ حال و قال یہ قوالیاں یہ ریش و قبا کے جھگڑے اور یہ سُنت و مستحب کے تنازعے سب اِس تحریف کی پیداوار ہیں۔ لفظی تحریف کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن معانوی تحریف ہر زمانے میں کامیاب رہی ہے۔ اور آیت بالا میں

Scanned with CamScanner

اِس فتنے کا ذکر ہے۔

قرآن نے سورہ النسا میں تحریف کی کئی صورتیں بیان کی ہیں۔

اوّل - کہ آواز میں یوں تبدیلی کی جائے کہ "جناب اور جراب مرحبا اور مَرے حیا - سردار اور مُردار - اطعنا اور عیبنا" کی صورت میں امتیاز نہ ہو سکے - اِس تحریف کی نئی نئی مثالیں ہر روز کالجوں میں ملتی ہیں - جہاں حاضری لگاتے وقت کبھی کوئی لڑکا "حاضر جراب" کہہ جاتا ہے اور کبھی کوئی دبی آواز میں "خانہ خراب" کی ندا لگا دیتا ہے - مشاعروں میں "مرحبا" اور "مَرے حیا" کے نعرے تو ہر جگہ سنے جاتے ہیں -

دوم - کہ کوئی شخص اپنے عناد کو چھپانے کے لئے دو معانی الفاظ استعمال کرے تاکہ مخاطب کو دھوکا لگ جائے - اِس کی ایک مثال سعدی کا شعر ذیل میں ہے جس میں اہلِ گجرات (کاٹھیاواڑ) کی بدسلوکی کا شکوہ اِن الفاظ میں کرتا ہے -

؎ "سعدی در این دیار تو مرد مسافری
باکس سخن نہ گوئی کہ گجراتیاں زنند"

پہلے مصرعہ کا مفہوم تو صاف ہے - "اے سعدی تو یہاں مسافر ہے" - لیکن دوسرے مصرعہ میں ایسے الفاظ استعمال کیے کہ دو مفہوم نکلتے ہیں -

پہلا = کسی سے بات نہ کرنا ورنہ گجراتی پیٹ ڈالیں گے -

دوسرا = کسی سے بات نہ کرنا اِس لئے کہ گجراتی عورتیں ہیں -

سوم = تحریف کا تیسرا مفہوم غلط تاویل و تفسیر ہے - یہود حضور

علیہ السلام کے مواعظ میں شامل ہوتے اور ہر سہ قسم کی تحاریف سے کام لیتے۔ کبھی دبی آواز میں اطعنا (ہم مانتے ہیں) کی جگہ عصینا (ہم نہیں مانتے) کہہ دیتے۔ کبھی راعنا وغیر مسمع کو برے معانوں میں استعمال کرتے۔ راعنا دو الفاظ سے مرکب ہے "را" توجہ کیجئے اور "نا" (ہم پر) سے "ہماری طرف توجہ فرمایئے" عرب عموماً کہا کرتے تھے۔ راعنی سمعک (ذرا کان میری طرف کیجئے یعنی بات سنئے) لیکن اسی لفظ سے دو مفہوم اور بھی نکل سکتے ہیں۔

اوّل:- "راعی کو "راعی" کا مخفف قرار دیا جائے تو اس کے معانی ہوں گے۔ "اے ہمارے گڈریے" مراد غیر مہذب اور غیر متمدن۔

دوم:- "راعن" کو رعن رعون و رعنا سے مشتق سمجھا جائے تو پھر راعنا کے معانی ہوں گے۔ مغرور۔ پُر رعونت صحابہ بھی راعنا کہہ کر حضور علیہ السلام کو اپنی طرف متوجہ کیا کرتے تھے۔ لیکن مفہوم اُن کا کچھ اور ہوتا تھا اور یہود کا کچھ اور غیر مسمع کے لفظی معانی ہیں سنایا نہ جائے اور مطلب دو ہیں۔

(۱) تو اتنا طاقتور بن جائے کہ تیرا دشمن تجھے اپنی بات سنا نہ سکے یعنی منوا نہ سکے۔

(۲) کہ تو بہرہ ہو جائے یا اتنا کج دماغ بن جائے کہ حق کی بات بھی نہ سُنے۔ صحابہ اور یہود ہر دو "اسمع غیر مسمع" کا جملہ استعمال کرتے تھے لیکن دونوں کی مراد مختلف ہوتی تھی۔ اس صورت حال کو بھی اللہ نے تحریف کہا ہے۔

سورہ نسا۔ یہود الفاظ کو اصلی مقامات (معانی) سے ہٹا

دیتے ہیں (تحریف) اور آواز بدل کر کہتے ہیں۔ ان کا مقصد طعن و تشنیع ہوتا ہے۔ اگر یہ لوگ ان الفاظ کی جگہ "سمعنا و ۔۔۔۔ ار اسمع وانظرنا" کہتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔"

اِس آیت میں اللہ نے یہود کی چار تحریفات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے ایک (عصینا و اطعنا) کے بغیر باقی ہر جگہ الفاظ وہی ہیں۔ جو صحابہ کرام استعمال کرتے تھے۔ لیکن چونکہ یہود کے ہاں ان الفاظ کی تعبیر الگ تھی۔ اِس لئے اِسے تحریف کہہ دیا۔ ایک اور آیت میں اِس تحریف کا ذکر یوں ہے۔ (ترجمہ)

"یہ یہود جھوٹ سنتے اور تمہارے ہاں آکر دوسری اقوام کی جاسوسی کرتے ہیں۔ وہ جب آتے ہیں الفاظ کو اپنے مقامات سے سرکا دیتے ہیں۔"

یعنی "راعنا و غیر مسمع"، جیسے الفاظ بول کر اور یا آپ کے ارشادات کو غلط معانی پہنا کر تحریف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اِس آیت پر صاحب تفسیر مدارک لکھتے ہیں۔

(ترجمہ) (یعنی جو کچھ یہ یہود حضور علیہ السلام سے سنتے تھے اُسے کمی بیشی تبدیلی اور غلط تفسیر سے مسخ کر دیتے تھے) تو گویا صاحب مدارک بھی تسلیم کرتے ہیں کہ تحریف کی ایک صورت غلط تفسیر بھی ہے۔

سورہ مائدہ میں تحریف کے متعلق ایک اور آیت ہے۔

ترجمہ (چونکہ یہود عہد شکن تھے اِس لئے ہم نے اُن پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ یہ لوگ الفاظ کو ان کے اصلی مقامات سے سرکا دیتے ہیں)۔ اِس تحریف کا تعلق بھی مجلس رسول سے ہے۔

Scanned with CamScanner

اور اس الزام کا اعادہ ہے جس کی پہلے ہو چکی ہے۔ یہ تو نقیس آیات
تحریف۔ جن میں سے تین کا تعلق مواعظ رسول سے ہے اور ایک
کا بائبل سے اب ایک اور آیت پر غور کریں۔ ترجمہ کرنے سے پہلے لفظ
الکتاب کا مفہوم سمجھیں۔ کتاب مصدر ہے جس کے معانی لکھنا
اور تحریر کرنا ہے۔

بقدر ترجمہ (اُن لوگوں پر لعنت جو اپنے ہاتھوں سے تحریر
لکھ کر اُسے اللہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں)۔

مفہوم صاف ہے کہ اپنے ہاتھ سے کوئی بات لکھ کر لوگوں کو کہہ
دیا کہ یہ اللہ کا ارشاد ہے۔ بھلا اس الزام کا مقدس تورات سے کیا
تعلق۔ یہود میں ایسے کئی فرقے گذر چکے ہیں۔ جنہوں نے اناجیل کی
تعداد ۱۵۸ تک پہنچادی۔ اور ایسے مسلمان بھی گذرے ہیں جنہوں
نے احادیث کی تعداد لاکھوں تک پہنچا دی۔ اور انہیں خدا اور رسول
کی طرف منسوب کر دیا۔ اور کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے قرآن کے
دس پارے اور ڈھونڈ نکالے تھے۔ جس طرح یہ پارے قرآن کا حصہ
نہ بن سکے اس طرح وہ جعلی صحیفے بھی بائبل میں شامل نہ ہوئے۔
اِنسانی اقوال کو اللہ کی طرف منسوب کرنے کا مرض بہت پُرانا ہے۔
اور اس مرض سے نہ مسلمان محفوظ ہیں نہ یہود و نصاریٰ۔ مسلمانوں
کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول کا ہر قول وحی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو قول
ہم رسول کی طرف منسوب کریں گے۔ وہ لازماً خدا کی طرف منسوب ہوگا
اپنی مذہبی کتابوں اور تفسیروں کو اُٹھا کر دیکھو۔ . . . . اور
خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا رسول اور خدا کی طرف اکاذیب منسوب کرنے

Scanned with CamScanner

یں کوئی قوم ہمارا مقابلہ کر سکتی ہے اِس سلسلے میں نہ بھولیے گا کہ ہماری احادیث کی تعداد چودہ لاکھ سے زیادہ ہے جن میں سے امام مالک نے صرف سترہ سو اور امام بخاری نے چار ہزار (حذف مکررات کے بعد بخاری کی جمع کردہ احادیث کی تعداد صرف چار ہزار رہ جاتی ہے) انتخاب کیں اور باقی کو جعلی سمجھ کر مسترد کر دیا۔

تو یہ ہے حقیقت اُن آیات تحریف کی جن کی بنا پر ہم نے بائبل کے چھیاسٹھ صحائف کی تحقیر و تردید پر اِس قدر مقالے لکھے کہ لائبریریاں بھر گئیں۔ جب یہ کتابیں یہود و نصاریٰ کے پاس پہنچیں تو انھوں نے قرآن کی تردید پر ہزاروں کتابیں لکھیں ۔ .... اِس پر اکتفا نہ کیا بلکہ ہمیں اپنے گھروں سے اُٹھا کر باہر پھینک دیا .... کیا اب بھی وقت نہیں آیا کہ تم قرآن کی عظیم سیاست کو سمجھو۔ اقوام عالم سے دوبارہ تعلقات استوار کرو۔ اُن کے جلیل القدر المرتبت انبیا اور مطہر و مقدس صحائف پر ایمان لاؤ۔ پچھلی کوتاہیوں کی معافی مانگو .... اعلان کرو کہ تمام عالم کا مذہب ایک ہے۔ سب کے انبیا و صحائف برحق۔ اِنسانی گھرانے کی عظمت برحق اور سب کا منتہائے مقصود یعنی انسانیت کبریٰ حق۔

"عرب کے سوز میں سازِ عجم ہے
حرم کا راز توحید اُمم ہے
تہی وحدت سے ہیں افکار انسان
کہ پھر اولاد آدم بے حرم ہے"

(اقبال بہ ترمیم)

۷۔ اسلام سے قبل اور بعد میں بائبل مُقدّس کی اہمیت:

یاد رہے کہ عرب ستان میں اسلام کی آمد سے پہلے اور اسلام کے درمیانی عرصے میں صرف تین ہی کتب الہامی اور آسمانی تصور کی جاتی تھیں۔ وہ کتابیں تھیں زبُور۔ اِنجیل اور توریت۔ وہ اِس قدر مشہور ہوئی تھیں کہ کوئی بھی اپنے ذہن میں تحریف کے بارے کوئی چیز لا ہی نہیں سکتا تھا۔ شُعرا حضرت اُن کے تقدس اور احترام میں شعر کہا کرتے تھے۔ مثلاً (دیوان سموئیل۔ سموئیل (بیروت صفحہ ۱۲)۔

؎ "وبقایا الاسباط یعقوب
دراس التورات والتابُوت"

ترجمہ۔ یعقوب کے بیٹے اسباط ہیں اور یہ اُن کا حال ہے جو تورات تابوت سکینہ کے درس دینے والے ہیں۔

اسلام کے عروج کے وقت بنی طیّ کی لغت "المفضلیات" میں توریت کے معانی روشنی کے ہیں اور اسے خدا کی حکمت کہا گیا ہے۔ اُمرا القیس اور مرقس اکبر دونوں شاعروں نے زبُور کے متعلق اتنے اشعار کہے ہیں اگر جمع کیے جائیں تو ایک بڑا رسالہ مرتب ہو سکتا ہے دیکھیں (دیوان سموئیل۔ تعارف۔ مطبوعہ بیروت)

شاعر عدی بن زیدؔ کہتا ہے۔ ترجمہ "اسی طرح انجیل مُقدس جس کو ہم پڑھتے ہیں اور جس کی حکمت سے ہم اپنے ذہنوں کو منور کرتے ہیں وہ ہماری بلکہ سب کی نجات کی خبر ہے۔" (کتاب الحیوان۔ ملجاظ۔ مطبوعہ مصر $\frac{۴}{۶۶}$)۔

ایک نامعلوم شاعر جو راہب بھی تھا اُس نے کہا کہ "انجیل بتاتی ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اس لئے میں دنیا پرستی سے راہب بن گیا" (کتاب معجم ما استعجم البکری صفحہ ۳۶۱ (نامعلوم شاعر کی نظم جو راہب ہے) -

شاعر رؤبہ کہتا ہے۔ "مَیں مسیح میں ایک لڑکے کو جانتا ہوں جو انجیل کو خوش آواز طریقے سے گا گا کر تلاوت کرتا ہے اس کی آواز اور طریقہ تلاوت نے مجھے مسیحی شاعر بنا دیا" (دیوان رؤبہ - مطبوعہ مصر - لڑکے کے نام نظم) شاعر سیموئیل جو مسیحی تھا اپنی کتاب دیوان سیموئیل کے تعارف میں کہتا ہے کہ بائبل مُقدّس حضرت محمدؐ سے پہلے جزیرہ عرب میں پھیل چکی تھی - اور عربستان والے اسے عربی میں تھوڑا اور عبرانی میں زیادہ پڑھا کرتے تھے۔" تحریف کے متعلق تو ان کے ذہن میں بھی نہیں آ سکتا تھا وہ اس کے تقدس میں تو اتنے گم تھے کہ اس پر مرمٹنے کو تیار رہتے۔

اب میں علامہ جلال الدین سیوطی کی کتب "کنوز الحقائق"، "جامع العیفر" اور اس کی تفسیر "منادی" سے بہت فائدہ اُٹھایا ہے - یہاں میں اُن اوراق کو نقل کروں گا جو حضرت محمدؐ صلعم کی احادیث کی زینت بنے ہوئے ہیں اس سے بخوبی صحت کتب مُقدسہ کا اندازہ ہو سکے گا۔ بائبل کی آیات احادیث کی شکل میں یا مفہوم میں ہیں۔

۸- بائبل اور احادیث کی مُطابقت

صحف مطہرہ وحوالہ　　　　حوالہ حدیث

پیدائش ۱:۲۷ - بمقابلہ جامع العیفر ۲۰۴ کے شرح منادی ۱۹۳ دیکھیں -

صحف مطرہ وحوالہ　　　　احادیث حوالہ

پیدائش ۲ : ۷ " " " " ۷۲ "

" ۲ : ۸ " " " " ۳۲ "

" ۱ : ۳۱ " " " " ۱۱۲ "

" ۵ : ۳۲ " " " ۱۷۸ "

" ۱۸ باب بمقابلہ جامع الصغیر ۱۱۲ کے

خروج ۲۰ : ۲۱ " " " ۱۰۰ پھر ۱۵۰ کے

" ۲۱ : ۱۵ " " " ۱۵۴ کے

احبار ۱۹ : ۱۳ " " " ۶۱ کے شرح منادی ۱۹ کے

" ۲ : ۱۵ " " " ۱۴۶ کے " " ۸۷ کے

استثنا ۴ : ۳۵ ، ۴ : ۳۹ " ۱۸۰ اور ۱۳۰ کے

" ۲۷ : ۱۸ " " " ۱۳۰

" ۲۷ : ۱۶ " شرح منادی ۴۰۴ -

یشوع ۱۰ : ۱۲ - ۱۳ بمقابلہ جامع الصغیر کی شرح منادی ۳۸۹ کے

ایوب ۴ : ۸ ؛ امثال ۲۲ : ۸ ؛ یرمیاہ ۱۲ : ۱۳ بمقابلہ جامع الصغیر، ۱۰

زبور ۳۷ : ۲۷ بمقابلہ جامع الصغیر - نیکی کر اور بدی سے کنارہ کر -

زبور ۲۷ : ۱۱ " " " کی شرح منادی ۸ کے

" ۳۷ : ۳۴ " " " ۴۸ کے " ۱۴ کے

" ۱۳۰ : ۴ کا جامع الصغیر ۱۶۱ سے

" ۱۸ : ۱۰ " " " ۲۰۳ کے ، ۷۹ ، اور مسطودی

۴ : ۱۶۸ کے

اسموئیل ۱۲ : ۷ " " " ۹۷ کے

۲-تواریخ ۶ : ۳۰ " " " ۲۷۹ کی شرح مناوی کے

" ۶ : ۲۳ بمقابلہ بخاری ۳ : ۱۹ - خدا نیکی کرنے والوں
کا اجر ضائع .....

زبور ۱۵ : ۱-۵ " جامع الصغیر ۳۱۱ کے

" ۱۰۳ : ۸-۹ " " " ۲۷۷ کے

" ۹۰ : ۱۰ " بخاری یہاں لکھا ہے میری اُمت کی عمر ساٹھ
اور ستر برس کے درمیان ہے۔

امثال ۱۹ : ۱۷ " جامع الصغیر ۳۷ کے

" ۱۳ : ۲۰ " " " ۱۵۲ کے

" ۱۶ : ۳۲ " بخاری کی شرح کے

" ۱۸ : ۲۱ " جامع الصغیر ۱۶۸ کے

" ۲۱ : ۲۸ " " " کی شرح مناوی ۱۴۸ سے

" ۱۸ : ۱۹ " " " ۱۱۰ کے

" ۲۶ : ۱۱ بمقابلہ بخاری ۲ - ۱۲۳ کے

" ۱۸ : ۲۲ " جامع الصغیر ۳۱۳ کے

واعظ ۹ : ۱ " " " ۲۷۵ کے

" ۱۲ : ۱۴ " بخاری ۳ - ۱۹۹ کے

" ۳ : ۱ " جامع الصغیر کی شرح مناوی ۱۵۸ کے

حکمت ۶ : ۴-۷ (اپوکرلفیا) " " ۵۵ کے

" ۳ : ۱-۶ ,۱ ") سورہ آل عمران (۳ - ۱۳۳)

Scanned with CamScanner

حکمت ۳:۶-۹ (〃) جامع الصغیر ۱۳۵ کے

غزل الغزلات ۵:۲ کا مقابلہ جامع الصغیر ۱۷۵ سے

یشوع بن سیراخ (اپوکرفیا) ۹:۲ مقابلہ 〃 ۹۴ سے

〃 〃 〃 〃 ۶: ۱۸-۳۲ 〃 〃 ۹۸ سے

یسعیاہ ۶:۹ کا جامع الصغیر کی شرح مناوی ۲۳۰ اور سورہ الاعراف ۱۹۷ سے مقابلہ کریں۔

〃 ۲۹:۱۳ کا جامع الصغیر ۱۷۸ سے مقابلہ کریں۔

یرمیاہ ۱۷:۵ 〃 〃 ۱۵۵ 〃 〃 〃

حزقی ایل ۱۸: ۲۱-۲۲ 〃 ۱۷۷ 〃 〃 〃

دانی ایل ۱۲: ۱۳ 〃 〃 〃 ۱۲۷ 〃 〃 〃

زکریاہ ۹:۹ 〃 لسان العرب ۵: ۹۶ سے مقابلہ کریں۔

لوقا ۱: ۴۲ کا جامع الصغیر ۳۱۹ 〃 〃 〃

〃 ۱: ۱۴ 〃 〃 〃 ۲۰۵ 〃 〃 〃

〃 ۱: ۳۷ 〃 〃 〃 ۲۵ 〃 〃 〃

〃 ۶: ۲۴ 〃 〃 〃 ۴۵۵ 〃 〃 〃

متی ۵: ۳ 〃 〃 〃 ۳۱۴ 〃 〃 〃

〃 ۱۵: ۱۴-۱۶ 〃 〃 ۱۰ 〃 〃 〃

〃 ۵: ۱۳ 〃 〃 〃 ۴۰۲ 〃 〃 〃

〃 ۱۰: ۱۶ 〃 〃 〃 ۲۱۷ 〃 〃 〃

〃 ۷: ۱-۲ 〃 〃 〃 ۴۱۴ 〃 〃 〃

〃 ۵: ۷ 〃 〃 〃 کی شرح مناوی ۱۶۲ سے مقابلہ کریں۔

Scanned with CamScanner

لوقا ۶:۳۶ کا جامع الصغیر کی شرح منادی ۱۱۵ سے مقابلہ کریں۔

متی ۱۸:۳۵ 〃 〃 〃 〃 〃 ۴۳۶ 〃 〃 〃 〃

لوقا ۲۲:۳۴ 〃 〃 〃 〃 ۳۵ 〃 〃 〃 〃

متی ۷:۱۲ لوقا ۶:۳۱ کا جامع الصغیر ۱۶ اور لاغانی ۱۹:۵۵ سے

لوقا ۹:۵۶ 〃 〃 〃 〃 ۱۳۵ سے

متی ۷:۲-۵ 〃 〃 〃 ۴۶۷ سے

〃 ۲۳:۸ 〃 〃 〃 ۴۴۰ سے

(تم سب بھائی ہو۔ (المسلم اخو المسلم)

متی ۵:۴۶ کا جامع الصغیر ۲۵۶ سے ۶۶ سے ۳۰۳ سے

〃 ۱۰:۳۶ 〃 〃 〃 ۶۰ سے

〃 ۱۸:۲۱-۲۲ 〃 〃 کی شرح منادی ۱۹ سے مقابلہ کریں۔

〃 ۱۱:۲ 〃 〃 〃 〃 ۶۹ بخاری ۳:۱۹۱

〃 ۱۰:۲۷ 〃 بخاری ۱:۹ سے

یوحنا ۲۰:۲۹ کا جامع الصغیر ۲۷۱ سے مقابلہ کریں۔

متی ۲۲:۲۰ کا احیاء امام غزالی 〃 〃 〃

〃 ۱۳:۴۳ 〃 جامع الصغیر ۱۱۶ 〃 〃 〃

〃 ۷:۱۵ 〃 صحیح مسلم ۶:۴ 〃 〃 〃

〃 ۷:۷ 〃 جامع الصغیر ۸۵ 〃 〃 〃

〃 ۶:۲۶ 〃 〃 〃 ۳۶۸ 〃 〃 〃

〃 ۶:۹-۱۰ حدیث ابی داؤد ۱:۱۰۱ 〃 〃 〃

〃 ۶:۴ کا صحیح بخاری ۱:۷۱ 〃 〃 〃

Scanned with CamScanner

متی ۱۹ : ۲۹ کا جامع الصغیر ۹۶ سے مقابلہ کریں۔

" ۱۰ : ۴۲ " " " کی شرح منادی ۱۰۶ سے " " "

لوقا ۱۴ : ۱۱ " " " " " ۱۵۱ " " " "

" ۱۴ : ۷-۱۱ " " " " ۴۲ " " " "

مرقس ۱۰ : ۴۳-۴۴ " " " ۲۴۴ شرح منادی ۸۶ سے

(اونٹ کے سوئی کے ناکے میں سے گذرنے والی بات ہے)۔

متی ۷ : ۶ کا جامع الصغیر ۴۶۱ سے مقابلہ کریں۔ یہاں

پاک چیز کتوں کے آگے ڈالنے والی بات ہے)۔

یوحنا ۲ : ۲۵ کا جامع الصغیر ۴۰۸ سے مقابلہ کریں۔

متی ۶ : ۲۰ " " " ۴۳۶ " " "

لوقا ۱۵ : ۴-۱۰ " " " ۳۵۷ " " "

" ۱۵ : ۷ " " " ۳۵۷ " " "

" ۶ : ۲۵ " " ۴۱۰ " " "

متی ۱۰ : ۲۲ " " " ۴۴ " " "

" ۱۲ : ۳۵ " " " ۲۳۲ " " "

" ۵ : ۲۸ " " " ۲۴۴ " " "

" ۲۳ : ۲۹ " بخاری ۲ : ۸۳ " " "

" ۲۳ : ۲۷ " جامع الصغیر ۱۰۴ " " "

" ۱۹ : ۱۷ " " " ۱۴۸ " " "

" ۲۱ : ۱۲ " " " ۴۴۵ " " "

یوحنا ۵ : ۲۸-۲۹ " سورت الحج ۷ : ۱۵۵ " " "

یوحنا ۵ : ۲۲ کا جامع الصغیر ۳۸۲ سے مقابلہ کریں۔
لوقا ۲۰ : ۱۰-۱۱ کا بخاری ۲ : ۲۱ " "
اعمال ۵ : ۲۹ " جامع الصغیر شرح منادی ۱۸۴ سے مقابلہ کریں۔
اکرنتھیوں ۶ : ۹ " " " " " ۳۶ سے مقابلہ کریں۔
رومیوں ۱۰ : ۱۰ " " " " ۱۶۳ " " "
" ۳ : ۴ " " " " ۱۱۴ " " "
اتیمتھیس ۴ : ۸ " " ۲۸۰ اور شرح منادی ۹۸ سے
رومیوں ۱۳ : ۱-۲ " " " ۲۴۷ سے مقابلہ کریں۔
اکرنتھیوں ۲ : ۹ " " " " ۱۲۰ " " "
(جو چیز بھی نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں سے سُنی۔۔۔۔)
رومیوں ۹ : ۱۸ کا سورت مدثر ۳۴ سے مقابلہ کریں۔
ططس ۳ : ۱۰ کا ارشاد الطالبین ص۸ " " "
۲ تھسلنیکیوں ۲ : ۳-۴ کا جامع الصغیر ۳۸۱ " "
یعقوب ۲ : ۱۵-۱۶ " " " " ۵۶ " " "
" ۳ : ۵-۱۲ " " " ۱۵ اور شرح ۲ " " "
" ۴ : ۴ " " " ۱۹۲ اور " منادی ۶۸ سے
" ۵ : ۱۵ " " " ۱۱۰ سے
اپطرس ۲ : ۱۷-۱۸ کا شرح منادی ۵۶ سے
ایوحنا ۳ : ۲ " " " ۴۵ "
مکاشفہ ۳ : ۱۹ " " " ۲۳ "

Scanned with CamScanner

مکاشفہ ۲۱: ۶ کا جامع الصغیر ۱۳۴ سے مقابلہ کریں۔

اِس مقابلے سے پتہ چلتا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب میں ساری حدثیں بائبل کی روشنی میں دکھائی ہیں ساری بائبل تو یہاں پہلے ہی آگئی ہے محرف یہ کہاں سے اور کیسے ہوگئی؟

۹۔ قصص الانبیا کا سلسلہ =

بائبل مقدس کے متذکرہ انبیآ قبل از سلام اور اسلام کے دور میں عربستان کے شاعروں اور کتب کا موضوع سخن بنے رہے پھر ان کا قرآن پاک میں بھی تذکرہ ہوا ہے یہ قصص الانبیا کا سلسلہ بھی اسے تحریف کے میدان میں پاک ٹھہراتا ہے۔ شاعروں میں عدی بن زید۔ امیہ بن ابی صلت۔ مرقس اکبر۔ سیموئیل۔ اُمرا القیس وغیرہ سرفہرست ہیں اور کتابیں (کتاب الحیوان مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۶۵۔ للجاظ) کتاب میاہ الحیوان از جاحظ صفحہ ۶۶ جلد ۴ مطبوعہ مصر) (لسبط الجوم الصوالی فی انبا الاوائل والتوال از عصامی) (نسخہ مکتبہ شرقیہ صفحہ ۱۹) (کتاب الحیوان اللجاظ خط ۲: ۱۱۸) (کتاب البدللمتدسی ۳: ۴۴) (شعر النصرانیہ صفحہ ۶۱۸) تاریخ طبریؒ۔ طبری ۱: ۳۰۸) کتاب اللبدۂ۔ ۳: ۶۵) (معجم البلدان یاقوت ۳: ۵۹) (آثار البلاد القردینی) وغیرہ

یہاں آدم اور حوا کی پیدائش اور گرنے کا ذکر ہے۔ نوح اور اُس کے بچوں کے زمانہ طوفان کا تذکرہ ہے۔

پھر حضرت یعقوب اور یوسف کی تمام داستان مصر اور کنعان کا تذکرہ ہے کتاب اسرائیل لسان العرب ۱۷: ۳۵۱ وغیرہ

Scanned with CamScanner

القلب والابدال لابن سکیت صفحہ ۲۹۰ وغیرہ ....

حضرت موسیٰ کا تذکرہ کتاب دیوان بیموئیل - کتاب البدا -
ابن ہشام صفحہ ۱۴۵ - خزینہ الادب ۱ : ۱۱۹ - پھر فی الہامش ۴ : ۲۲۳
وغیرہ ....

حضرت داؤد اور سلیمان کا تذکرہ ہم کتاب دیوان مماسہ از بحتری اور اُس دور کے شاعر اعشی کا کلام وغیرہ دیکھ سکتے ہیں - پھر کتاب معجم البلدان ۹۳ - شعرا النصرانیہ صفحہ ۱۴۶ کتاب الحیوان انبسات الجماد وغیرہ میں ہم اِن قصائص کو دیکھ سکتے ہیں -

اِس کے بعد خداوند یسوع المسیح اور اُس کی والدہ مقدسہ مریم کی نہ صرف شہرت دی گئی بلکہ اُن کے تقدس کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا تھا - حضرت یوحنا نبی (بپتسمہ دینے والا) کا تذکرہ دیوان بیموئیل میں مفصل شعروں کی شکل میں کیا گیا ہے مثلاً

وسلیمان والحواری یحییٰ
ومتی یوسف کائی ولبیت
بعل و ثور تحت رجل یمینہ
والنسرہ لاخری ولیث موصل

پہلے شعر میں حضرت یوحنا نبی اور خداوند کے شاگرد متی اور ان کے پالنے والے والد یوسف کا تذکرہ ہے - پھر رجل سے مراد متی ثور سے مراد لوقا والنسر سے مراد یوحنا اور ولیث سے مراد مرقس لیا گیا ہے - رجل کا مطلب انسان - النسر کا مطلب عقاب - ولیث سے مراد شہر ہے -

الغرض - صداقت تک پہنچنے کے لئے زندگی بھر کے تعصبات

و مسلمات کو چھوڑنا پڑتا ہے اور یہ چھوڑنا آسان نہیں بلکہ قربانی ہوا کرتی ہے۔

"جو کوئی میرے پیچھے آنا چاہیئے اپنی
صلیب اُٹھائے"

ہمیں سچائی - صدق دلی سے اِن صحائف کو قبول کرنا ہوگا۔ تعصب حسد کو بالائے طاق رکھ کر اپنے دین و عقائد کو مانتے ہوئے تمام لوگوں سے بلا شرکت غیر پیار کرنا ہوگا پھر تازگی کے دن میسر ہوں گے۔ سلسلہ تحریف کیا ہے ہم نے خوب اس دوسرے باب میں تحقیق کے ساتھ بال کی کھال اتارنے کے مترادف غور کیا - اور پتہ چلا کہ قرآن پاک کا مقصد اوّلین بائبل کو محرف قرار دینا نہیں بلکہ اس کی صداقت اور صحت کا بیانگ دہل اعلان کرنا ہے۔ رسول اکرم کی نبوت کے مقاصد میں سے ایک مقصد اہل کتاب کو بائبل مُقدس کی طرف پھیرنا تھا جو اُس کی باتوں پر اتنے نہیں چل رہے تھے جتنا انہیں چلنا چاہیئے تھا۔ دیکھیں سورہ شوریٰ ۲۰ - الشریٰ - آلنسا ۔۔۔ کیونکہ یہ قرآن پہلی کتابوں یعنی صحائف میں موجود ہے - پھر سورہ بنیہ -

ہمیں اختلاف کی دیواروں کو گرانا ہے۔ صحائف انبیا کو سمجھنا ہے۔ نفرتوں کی خلیجوں کو عبور کرنا ہے اور ایک دوسرے کو پہچان کر گلے لگانا ہے۔

"مُبارک ہیں وہ جو سچائی کے بھُوکے
اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ
ہوں گے"

"مبارک ہیں وہ جو سچائی کی وجہ
سے ستائے گئے ہیں کیونکہ آسمان کی
بادشاہت ایسوں ہی کی ہے۔"
(متی ۵ باب)

خدا کا کلام ابد تک قائم ہے۔
(یسعیاہ)

خدا کا کلام ابد تک قائم رہے گا
(۱ پطرس)

"چراغ خویشتن برافروختم کہ دست کلیم
دریں زمانہ نہاں زیر آستین کردند۔" (اقبال)

تیسرا باب

بائبل مُقدّس کے تحریف وخطا سے

مبّرا ہونے کے اثبات

یہاں صرف اثبات پیش کیئے جائیں گے۔ تشریح اور پس منظر وغیرہ زیر بحث نہیں لائے جائیں گے۔ اور یہ اثبات بھی ہمیں بائبل مُقدّس کو تحریف وخطا سے مبّرا ہونے اور مبّرا سمجھنے میں مدد دینگے۔

اثبات

ا۔ مسیحی نکتہ نگاہ سے

ا۔ نقشہ وحدت کلام مُقدّس

(وحدت کلامِ مُقدّس پمفلٹ۔ بائبل سوسائٹی لاہور)

یہ نقشہ متی سے شروع ہوگا اور مکاشفہ تک چلے گا اور متی کی

کتاب کے حوالوں سے مکاشفہ تک کے حوالوں کو پُرانے اور نئے عہدنامے کی مختلف کتب اور لڑی اور تسلسل کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

(نقشہ ملاحظہ ہو)

مُقدّس متی رسول کی معرفت لکھی گئی انجیل۔

حوالہ متی	پُرانا عہدنامہ	پُرانا اور نیا عہدنامہ حوالجات
١ : ٢٣	یسعیاہ ٧ : ١٤	
٢ : ٦	میکاہ ٥ : ٢	
٢ : ١٥	ہوسیع ١١ : ١	
٢ : ١٨	یرمیاہ ٣١ : ١٥	
٣ : ٣	یسعیاہ ٤٠ : ٣	مرقس ١ : ٣ لوقا ٣ : ٤ یوحنا ١ : ٢٣
٣ : ١٧	زبور ٢ : ٧	پیدائش ٢٢ : ٢ مرقس ١ : ١١، ٩ : ٧ لوقا ٣ : ٢٠؛ یسعیاہ ٤٢ : ١
٤ : ٤	استثنا ٨ : ٣	لوقا ٤ : ٤
٤ : ٦	زبور ٩١ : ١١-١٢	" ٤ : ١٠ - ١١
٤ : ٧	استثنا ٦ : ٦	" ٤ : ١٢
٤ : ١٠	" "	" ٤ : ٨
٤ : ١٥ - ١٦	یسعیاہ ٩ : ١١-١٢	
٥ : ١٥ الف	زبور ٣٧ : ١١	
٥ : ٢١	خروج ٢٠ : ١٣	

۵ : ۲۷	خروج ۲۰ : ۱۴	لوقا ۱۹ : ۱۸ مرقس ۱۰ : ۱۹ ؛ رومیوں ۱۳ : ۹ ؛ استثنا ۵ : ۱۱
۵ : ۳۱	استثنا ۲۴ : ۱	
۵ : ۳۳	احبار ۱۹ : ۱۲	گنتی ۳۰ : ۲
۵ : ۳۴-۳۵	یسعیاہ ۶۹ : ۱	
۵ : ۳۸	خروج ۲۱ : ۲۴	احبار ۲۴ : ۲۰ ؛ استثنا ۲۹ : ۲۱
۵ : ۴۳	احبار ۱۹ : ۱۸	استثنا ۱۴ : ۱۹ ؛ مرقس ۱۲ : ۳۱ ؛ گلتیوں ۵ : ۱۴ ؛ یعقوب ۲ : ۸
۷ : ۲۳	زبور ۶ : ۸	
۸ : ۱۷	یسعیاہ ۵۳ : ۴	
۹ : ۱۳	ہوسیع ۶ : ۶	
۱۰ : ۳۵-۳۶	میکاہ ۷ : ۶	
۱۱ : ۵ ف	یسعیاہ ۶ : ۱	
۱۱ : ۱۰	ملاکی ۳ : ۱	
۱۱ : ۲۳-ف	یسعیاہ ۱۴ : ۱۱-۱۵	
۱۱ : ۲۹ ف	یرمیاہ ۶ : ۱۶	
۱۲ : ۱۸-۲۱	یسعیاہ ۴۲ : ۱-۳	
۱۲ : ۴۰-ف	یوناہ ۱ : ۱۷	
۱۳ : ۱۴-۱۵	یسعیاہ ۶ : ۹-۱۰	مرقس ۴ : ۱۲ ، ۳ : ۴۰ ، اعمال

		۲۸ : ۲۶-۲۷ ؛ لُوقا ۸ : ۱۰
۱۳ : ۳۵	زبُور ۷۸ : ۲	
۱۵ : ۴-۱	خروج ۲۰ : ۱۲	لوقا ۱۹ : ۱۹ ؛ مرقس ۷ : ۱۰ ؛ افسیوں ۶ : ۲-۳ ؛ استثنا ۵ : ۱۶
۱۵ : ۴-ب	” ۱۱ : ۱۷	مرقس ۷ : ۱۰
۱۵ : ۸-۹	یسعیاہ ۲۹ : ۱۳	مرقس ۷ : ۶-۷ ؛ امثال ۲۴ : ۱۲
۱۶ : ۲۷	زبور ۶۲ : ۱۲	
۱۷ : ۵-۱	زبور ۲ : ۷ پ ۲۲ : ۲ یسعیاہ ۴۲ : ۱ ؛ استثنا ۱۸ : ۵	امثال ۳ : ۱۷
۱۸ : ۶-۱	استثنا ۱۹ : ۱۰	یُوحنا ۸ : ۲۷ ؛ ۲ کر ۱ : ۱۳
۱۹ : ۴	پ ۱ : ۲۷ ، ۵ : ۳	
۱۹ : ۷	استثنا ۲۲ : ۹ ، ۵ : ۱۶-۲۰	افسیوں ۵ : ۲۱ : ۵ : ۳۱ ؛ ۵ : ۲۷ ؛ احبار ۱۹ : ۱۸
۱۹ : ۵	پیدائش ۲ : ۲۴	مرقس ۱۰ : ۷-۸ ؛ ۱ کرنتھیوں ۶ : ۱۶ ؛ افسیوں ۵ : ۳۱ ۔
۲۱ : ۵	یسعیاہ ۶۲ : ۱۱	یُوحنا ۱۲ : ۱۵ ، زکریاہ ۹ : ۹
۲۱ : ۹-۱	زبور ۱۱۸ : ۲۵-۲۶	مرقس ۱۱ : ۹ ؛ لوقا ۱۲ : ۳۵ یُوحنا ۱۲ : ۱۳ ، ۲۲
۲۱ : ۱۳-۱	یسعیاہ ۵۶ : ۷ ب	مرقس ۱۱ : ۷ ؛ لوقا ۱۹ : ۱۶

۲۱ : ۱۳ب	یرمیاہ ۷ : ۱۱	مرقس ۱۱ : ۱۷
۲۱ : ۱۶	زبور ۸ : ۲	
۲۱ : ۲۳	یسعیاہ ۵ : ۱-۲	
۲۱ : ۴۲	زبور ۱۱۸ : ۲۲-۲۳	مرقس ۱۲ : ۱۰-۱۲؛ ۱پطرس ۲ : ۷؛ اعمال ۴ : ۱۱
۲۲ : ۲۴	استثنا ۲۵ : ۵	مرقس ۱۲ : ۲۶؛ لوقا ۲۰ : ۲۸
۲۲ : ۳۲	خروج ۳ : ۶	مرقس ۱۲ : ۲۶؛ خروج ۳ : ۵؛ اعمال ۷ : ۳۲
۲۳ : ۳۸	یرمیاہ ۲۲ : ۵	
۲۳ : ۳۹	زبور ۱۱۸ : ۲۶	
۲۴ : ۱۵	دانی ایل ۷ : ۱۳۔ ۳ : ۱۱	
۲۴ : ۳۰ و	دانی ایل ۷ : ۱۳	
۲۶ : ۱۵ و	زکریاہ ۱۱ : ۱۲	
۲۶ : ۳۱	״ ۱۳ : ۷	مرقس ۱۴ : ۲۷
۲۶ : ۶۴	زبور ۱۱۰ : ۱؛ دانی ایل ۷ : ۱۳	زبور ۲۲ : ۴۴؛ ۲۴ : ۳ب
۲۷ : ۹-۱۰	زکریاہ ۱۱ : ۱۲– ۱۳-۳۱	
۲۷ : ۳۵	زبور ۲۲ : ۱۸	مرقس ۱۵ : ۳۴
۲۷ : ۴۶	زبور ۲۲ : ۱	

٢٧ : ٤٨ ا	زبور ٦٩ : ٢١

مُقدس مرقس کی معرفت خُداوند یسُوع مسیح کی انجیل جلیل ۔

مرقس	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
١ : ٢-٣	—	متی ١١ : ١٠، ٣ : ٣
١ : ١١	زبور ٢ : ٧ یسعیاہ ٤٢ : ١	
٤ : ١٢	یسعیاہ ٦ : ٩-١٠	متی ١٣ : ١٤-١٥
٤ : ٢٩ ا	یوایل ٣ : ٣	
٦ : ٣٤	گنتی ٢٧ : ١٧	اسلاطین ٢٢ : ١٧؛ حزقی ایل ٣٤ : ٥
٧ : ١٠ ا	خروج ٢٠ : ١٢	متی ١٥ : ٤ ا- خروج ٥ : ١٦
٧ : ١٠ ب	" ٢١ : ١٧	متی ١٥ : ٤- ب
٨ : ١٨ ا	یرمیاہ ٥ : ٢١	حزقی ایل ١٢ : ٢
٩ : ٧ ا	زبور ٢ : ٧- پ ٢٢ : ٢	متی ١٧ : ٥
٩ : ٤٨	یسعیاہ ٦٦ : ٢٤	
١٠ : ٤	استثنا ٢٤ : ١	متی ١٩ : ٧
١٠ : ٦	پیدائش ١ : ٢٧	متی ١٩ : ٤- پ ٥ : ٢
١٠ : ٧-٨	" ٢ : ٢٤	متی ٩ : ٥
١٠ : ١٩	خروج ٢٠ : ١٢-١٦	متی ١٩ : ١٨-١٩

Scanned with CamScanner

مرقس	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱۱ : ۱۷ ا	یسعیاہ ۵۶ : ۷ ب	متی ۲۱ : ۱۳ ا
۱۲ : ۱	زبور ۱۱۸ : ۲۲-۲۳	متی ۲۱ : ۲۲
۱۲ : ۱۹	استثنا ۲۵ : ۵	متی ۲۲ : ۲۴ ؛ خروج ۳ : ۱۵
۱۲ : ۲۹-۳۰	" ۶ : ۴-۵	متی ۲۲ : ۳۷
۱۲ : ۳۱	احبار ۱۹ : ۱۸	" ۲۲ : ۳۹
۱۲ : ۳۲-۳۳	استثنا ۶ : ۴-۵ ۴ : ۳۵	احبار ۱۹ : ۱۸
۱۲ : ۳۶	زبور ۱۱۰ : ۱	متی ۲۲ : ۴۴
۱۳ : ۱۴ ا	دانی ایل ۱۱ : ۳۱	" ۲۴ : ۱۵ ؛ دانی ایل ۱۲ : ۱۱
۱۳ : ۲۶	" ۷ : ۱۳	متی ۲۴ : ۳۰
۱۴ : ۲۷	زکریاہ ۱۳ : ۷	" ۲۶ : ۳۱
۱۴ : ۶۲	زبُور ۱۱۰ : ۱ ؛ دانی ایل ۷ : ۳	" ۲۶ : ۶۴ ؛ مرقس ۱۲ : ۳۶ ، ۱۳ : ۲۶
۱۵ : ۲۴ ا	زبور ۲۲ : ۱۸	متی ۲۷ : ۳۵
۵ : ۳۴	" ۲۲ : ۱	" ۲۷ : ۴۶
۱۵ : ۳۶	" ۶۹ : ۲۱	" ۲۷ : ۴۸
۱۶ : ۱۹	" ۱۱۰ : ۱	

مقدس لوقا کی معرفت خُداوند مسیح کی انجیل جلیل۔

لوقا	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات

لوقا ۱: ۱۷ ا	ملاکی ۴: ۵-۶	
۱: ۴۸ ا	اسموئیل ۱: ۱۱	
۱: ۵۰ ا	زبور ۱۰۳: ۱۷	
۱: ۷۶	ملاکی ۳: ۱	متی ۱۱: ۱۰
۱: ۷۹ ا	یسعیاہ ۱۳: ۲	" ۴: ۱۶
۲: ۲۳	خروج ۱۳: ۲	خروج ۱۳: ۱۲، ۱۵
۲: ۲۴	احبار ۱۳: ۲	
۲: ۵۲	اسموئیل ۲: ۲۶	
۳: ۴-۶	یسعیاہ ۴۰: ۳-۵	متی ۳: ۳
۳: ۲۲	زبور ۲: ۷، پیدائش ۲۲: ۲	
۴: ۴	استثنا ۸: ۳	متی ۴: ۴
۴: ۸	" ۶: ۱۳	
۴: ۱۰-۱۱	زبور ۹۱: ۱۱-۱۲	متی ۴: ۶
۴: ۱۲	استثنا ۶: ۱۶	" ۴: ۷
۴: ۱۸-۱۹	یسعیاہ ۶۱: ۱-۲	" ۱۱: ۵
۷: ۲۲	" ۳۵: ۵-۶	لوقا ۴: ۱۸
۷: ۲۷	ملاکی ۳: ۱	متی ۱۱: ۱۰
۸: ۱۰	یسعیاہ ۶: ۹	مرقس ۴: ۱۲
۹: ۳۵	زبور ۲: ۷، یسعیاہ ۴۲: ۱	استثنا ۱۸: ۱۵

Scanned with CamScanner

۹ : ۵۴	۲-سلاطین ۱ : ۱۰	
۱۰ : ۱۵	یسعیاہ ۱۴ : ۱۳-۱۵	متی ۱۱ : ۲۳ ؛ احبار ۱۹ : ۱۸
۱۲ : ۵۳	میکاہ ۷ : ۶	〃 ۱۰ : ۳۵
۱۳ : ۲۷	زبور ۶ : ۸	〃 ۷ : ۲۳
۱۳ : ۳۵ ا	یرمیاہ ۲۲ : ۵	〃 ۲۳ : ۳۸
۱۳ : ۳۵ ب	زبور ۱۱۸ : ۲۶	〃 ۲۳ : ۳۹
۱۸ : ۲۰	خروج ۲۰ : ۱۲-۱۶	〃 ۱۹ : ۱۸-۱۹ ؛ استثنا ۵ : ۱۶-۲۰
۱۹ : ۳۸	زبور ۱۱۸ : ۲۶	متی ۲۱ : ۹
۱۹ : ۴۶ ا	یسعیاہ ۵۶ : ۷ ب	〃 ۲۱ : ۱۳ ا
۱۹ : ۴۶ ب	یرمیاہ ۷ : ۱۱	〃 ۲۱ : ۱۳ ب
۲۰ : ۹	یسعیاہ ۵ : ۱-۲	〃 〃 : ۳۳
۲۰ : ۱۷	زبور ۱۱۸ : ۲۲	〃 ۲۲ : ۲۴
۲۰ : ۲۸	استثنا ۲۵ : ۵	〃 ۲۲ : ۳۲ ؛ خروج ۳ : ۱۵
۲۰ : ۳۷	خروج ۳ : ۶	〃 ۲۲ : ۴۲
۲۰ : ۴۲، ۴۳	زبور ۱۱۰ : ۱	〃 ۲۴ : ۴۲ ب
۲۱ : ۲۷	دانی ایل ۷ : ۱۳	〃 ۲۴ : ۳۰
۲۱ : ۳۴-۳۵	یسعیاہ ۲۴ : ۱۷	
۲۲ : ۳۷	〃 ۵۳ : ۱۲	
۲۲ : ۶۹	زبور ۱۱۰ : ۱	〃 ۲۶ : ۴۶
۲۳ : ۳۰	ہوسیع ۱۰ : ۸	〃 ۱

۲۳ : ۳۴	زبور ۲۲ : ۱۸	متی ۲۷ : ۳۵
۲۳ : ۴۶	" ۳۱ : ۵	

مُقدس یوحنا رسول کی معرفت خداوند یسوع مسیح کی انجیل۔

یوحنا	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۲۳	یسعیاہ ۴۰ : ۳	متی ۳ : ۳
۱ : ۵۱	پیدائش ۲۸ : ۱۲	
۲ : ۱۷	زبور ۶۹ : ۹	
۶ : ۳۱	" ۷۸ : ۲۴	خروج ۱۶ : ۴، ۵؛ نحمیاہ ۹ : ۱۵
۶ : ۴۵	یسعیاہ ۵۴ : ۱۳	یرمیاہ ۳۱ : ۲۳ - ۲۵
۷ : ۴۲	میکاہ ۵ : ۲	
۸ : ۱۷	استثنا ۱۹ : ۱۵	متی ۱۸ : ۱۶
۱۰ : ۳۴	زبور ۸۲ : ۶	
۱۲ : ۱۳	" ۱۱۸ : ۲۵-۲۶	متی ۲۱ : ۹
۱۲ : ۱۵	یسعیاہ ۴۰ : ۹؛ ذکریاہ ۹ : ۹	" ۲۱ : ۵
۱۲ : ۳۸	" ۵۳ : ۱	رومیوں ۱۰ : ۱۶
۱۲ : ۴۰	" ۶ : ۱۰	متی ۱۳ : ۱۴ - ۱۵
۱۳ : ۱۸	زبور ۴۱ : ۹	زبور ۳۵ : ۹
۱۵ : ۲۵	" ۶۹ : ۴	متی ۲۷ : ۳۵
۱۹ : ۲۴	" ۲۲ : ۱۸	" ۲۷ : ۴۸

Scanned with CamScanner

۱۹ : ۲۸-۲۹	زبور ۶۹ : ۲۱	
۱۹ : ۳۶	خروج ۱۲ : ۴۶	
۱۹ : ۳۷	زکریاہ ۱۲ : ۱۰	

رسولوں کے اعمال کی کتاب

اعمال	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۲۰ ا	زبور ۶۹ : ۲۵	
۱ : ۲۰ ب	″ ۱۰۰ : ۸	
۲ : ۱۷-۲۱	یوایل ۳ : ۱-۵	یوایل ۲ : ۲۸ - ۳۲
۲ : ۲۵-۲۸	زبور ۱۶ : ۸-۱۱	
۲ : ۳۰	″ ۱۳۲ : ۱۱	زبور ۸۹ : ۳ - ۴
۲ : ۳۱	″ ۱۶ : ۱۰	۲ سموئیل ۷ : ۱۲ - ۱۳
۲ : ۳۴-۳۵	″ ۱۱۰ : ۱	متی ۲۲ : ۴۴
۳ : ۱۳	خروج ۳ : ۱۵	متی ۲۲ : ۳۲؛ خروج ۳ : ۶
۳ : ۲۲-۲۳	استثنا ۱۸ : ۱۵-۱۶	احبار ۳۲ : ۱۹
۳ : ۲۵	پیدائش ۲۲ : ۱۸	گلتیوں ۳ : ۸؛ پیدائش ۱۲ : ۳ ۲۶ : ۴ ، ۲۸ : ۱۴
۴ : ۱۱	زبور ۱۱۸ : ۲۲	متی ۲۱ : ۴۲
۴ : ۲۴	خروج ۲۰ : ۱۱	زبور ۱۴۶ : ۶
۴ : ۲۵-۲۶	زبور ۲ : ۱ - ۲	
۷ : ۳	پیدائش ۱۲ : ۱	

۷ : ۵	پیدائش ۴۸ : ۳	
۷ : ۶	″ ۱۵ : ۱۴ خروج ۳ : ۱۲	
۷ : ۱۴	″ ۴۶ : ۲۷	خروج ۱ : ۵
۷ : ۱۸	خروج ۱ : ۸	
۷ : ۱۷-۲۹	″ ۲ : ۱۳-۱۵	
۷ : ۳۲	″ ۳ : ۶	متی ۲۲ : ۳۲ ؛ خروج ۳ : ۱۵
۷ : ۳۵	″ ۲ : ۱۴	
۷ : ۳۳-۳۴	″ ۳ : ۵، ۷، ۱۸-۱	
۷ : ۳۷	استثنا ۱۸ : ۱۵	اعمال ۳ : ۲۲
۷ : ۴۰	خروج ۳۲ : ۱	خروج ۳۲ : ۲۳
۷ : ۴۲-۴۳	عاموس ۵ : ۲۵-۲۷	
۷ : ۴۹-۵۰	یسعیاہ ۶۶ : ۱-۲	
۸ : ۳۲-۳۳	یسعیاہ ۵۳ : ۷-۸	
۱۳ : ۱۸	استثنا ۱ : ۳۱	
۱۳ : ۱۹	″ ۷ : ۱	
۱۳ : ۲۲	زبور ۸۹ : ۲۰	۲ سموئیل ۱۳ : ۱۴
۱۳ : ۳۳	″ ۲ : ۷	متی ۳ : ۷ ؛ عبرانیوں ۱ : ۵

Scanned with CamScanner

۱۳ : ۳۴	یسعیاہ ۵۵ : ۳	
۱۳ : ۳۵	زبور ۱۶ : ۱۰	اعمال ۲ : ۲۷
۱۳ : ۳۶	اسلاطین ۲ : ۱۰	
۱۳ : ۴۱	حبقوق ۱ : ۵	
۱۳ : ۴۷	یسعیاہ ۴۹ : ۶	
۱۴ : ۱۵	خروج ۲۰ : ۱۱	اعمال ۴ : ۲۴؛ زبور ۱۴۶ : ۶
۱۵ : ۱۶-۱۸	عاموس ۹ : ۱۱-۱۲	
۱۷ : ۳۱	زبور ۹ : ۸	زبور ۹۶ : ۱۳، ۹۸ : ۹
۲۳ : ۵	خروج ۲۲ : ۲۸	
۲۸ : ۲۶-۲۷	یسعیاہ ۶ : ۹-۱۰	متی ۱۳ : ۱۴-۱۵
۲۸ : ۲۸	زبور ۶۶ : ۳	

رومیوں کے نام خط

رومیوں	پرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۱۷	حبقوق ۲ : ۴	گلتیوں ۳ : ۱۱؛ عبرانیوں ۱۰ : ۳۸
۲ : ۶	زبور ۶۲ : ۱۲؛ امثال ۲۴ : ۱۲	متی ۱۶ : ۲۷؛ ۲ تیمتھیس ۴ : ۱۴
۲ : ۲۴	یسعیاہ ۵۲ : ۵	
۳ : ۴	زبور ۵۱ : ۴	

۳ : ۱۰-۱۸	زبور ۳ : ۱-۳	
۳ : ۱۳-۱۸	زبور ۵ : ۹ یسعیاہ	زبور ۱۴۰ : ۳ ، ۳۶ : ۱
	۵۹ : ۷-۸	
۴ : ۳	پیدائش ۱۵ : ۶	یعقوب ۲ : ۲۳
۴ : ۷-۸	زبور ۳۲ : ۱-۲ ا	
۴ : ۹	پیدائش ۱۵ : ۶	رومیوں ۴ : ۳
۴ : ۱۷	″ ۱۷ : ۴	
۴ : ۱۸ ا	″ ۱۷ : ۵	
۴ : ۲۲	پیدائش ۱۵ : ۶	رومیوں ۴ : ۳
۷ : ۷	خروج ۲۰ : ۱۷	″ ۱۳ : ۹
۸ : ۳۶	زبور ۴۴ : ۲۲	
۹ : ۷	پیدائش ۲۱ : ۱۲	
۹ : ۹	″ ۱۸ : ۱۰	
۹ : ۱۲	″ ۲۵ : ۲۳	
۹ : ۱۳	ملاکی ۱ : ۲-۳	
۹ : ۱۵	خروج ۳۳ : ۱۹	
۹ : ۱۷	″ ۹ : ۱۶	
۹ : ۲۰	یسعیاہ ۲۹ : ۱۶	یسعیاہ ۴۵ : ۹
۹ : ۲۱	یرمیاہ ۱۸ : ۶	
۹ : ۲۵	ہوسیع ۲ : ۲۳	۱ پطرس ۲ : ۱۰
۹ : ۲۶	″ ۱ : ۲	

۹ : ۲۷-۲۸	یسعیاہ ۱۰ : ۲۲-۲۳	ہوسیع ۱ : ۱۰ - ۱۱
۹ : ۲۹	" ۱ : ۹	
۹ : ۳۳	" ۲۸ : ۱۶	۱ پطرس ۲ : ۶، ۸
۱۰ : ۵	احبار ۱۸ : ۵	گلتیوں ۳ : ۱۲
۱۰ : ۶-۸	استثنا ۳۰ : ۱۲-۱۴	
۱۰ : ۱۱	یسعیاہ ۲۸ : ۱۶	رومیوں ۹ : ۳۳
۱۰ : ۱۳	یوایل ۲ : ۳۲	اعمال ۹ : ۳۳ ؛ ناحوم ۱ : ۱۵
۱۰ : ۱۵	یسعیاہ ۵۲ : ۷	افسیوں ۶ : ۱۵
۱۰ : ۱۶	" ۵۳ : ۱	یوحنا ۱۲ : ۵۸
۱۰ : ۱۸	زبور ۱۹ : ۴	
۱۰ : ۱۹	استثنا ۳۲ : ۲۱	
۱۰ : ۲۰	یسعیاہ ۶۵ : ۱	
۱۰ : ۲۱	" ۶۵ : ۲	
۱۱ : ۳	زبور ۴۴ : ۱۴	۱ سموئیل ۱۲ : ۲۲
۱۱ : ۳	۱ سلاطین ۱۹ : ۱۰، ۱۴	
۱۱ : ۴	" ۱۹ : ۱۸	
۱۱ : ۸	یسعیاہ ۲۹ : ۱۰	استثنا ۲۹ : ۹
۱۱ : ۹، ۱۰	زبور ۶۹ : ۲۲-۲۳	
۱۱ : ۲۶-۲۷	یسعیاہ ۵۹ : ۲۰-۲۱	یسعیاہ ۲۷ : ۹

Scanned with CamScanner

	یرمیاہ ۲۱ : ۳۲-۳۴	
۱۱ : ۳۴	یسعیاہ ۴۰ : ۱۳	۱کرنتھیوں ۸ : ۲۱
۱۱ : ۳۵	ایوب ۴۱ : ۱۱	
۱۲ : ۱۷	امثال ۳ : ۴	۲ ″ ۸ : ۲۱
۱۳ : ۹ب	احبار ۱۹ : ۱۸	متی ۱۹ : ۱۹
۱۴ : ۱۱	یسعیاہ ۴۹ : ۱۸	یسعیاہ ۴۵ : ۲۳
۱۵ : ۳	زبور ۶۹ : ۹	
۱۵ : ۹	″ ۱۸ : ۴۹	۲سموئیل ۲۲ : ۵
۱۵ : ۱۰	استثنا ۳۲ : ۴۳	
۱۵ : ۱۱	زبور ۱۱۷ : ۱	
۱۵ : ۱۲	یسعیاہ ۱۱ : ۱۰	
۱۵ : ۲۱	″ ۵۲ : ۱۵	

۱-کرنتھیوں کے نام خط

کرنتھیوں	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۱۹	یسعیاہ ۲۹ : ۱۴	
۱ : ۳۱	یرمیاہ ۹ : ۲۴	۲-کرنتھیوں ۱۰ : ۱۷
۲ : ۹	یسعیاہ ۶۴ : ۴	یسعیاہ ۵۲ : ۱۵
۲ : ۱۶	″ ۴۰ : ۱۳	رومیوں ۱۱ : ۳۴
۳ : ۱۹	ایوب ۵ : ۱۳	
۳ : ۲۰	زبور ۹۴ : ۱۱	

۵ : ۱۳	استثنا ۱۷ : ۷	استثنا ۱۹ : ۱۹، ۲۲ : ۲۴
۶ : ۱۶	پیدائش ۲ : ۲۲	متی ۱۹ : ۵
۹ : ۹	استثنا ۲۵ : ۴	۱تیمتھیس ۵ : ۱۸
۱۰ : ۷	خروج ۳۲ : ۶	
۱۰ : ۵	گنتی ۱۴ : ۱۶	
۱۰ : ۲۰	استثنا ۳۲ : ۲۱	
۱۰ : ۲۲	〃 ۳۲ : ۱۷	
۱۰ : ۲۶	زبور ۲۴ : ۱	
۱۱ : ۲۱	یسعیاہ ۲۸ : ۱۱-۱۲	
۱۵ : ۲۵	زبور ۱۱۰ : ۱	متی ۲۲ : ۴۴
۱۵ : ۲۷	〃 ۸ : ۶	
۱۵ : ۳۲	یسعیاہ ۲۲ : ۱۳	
۱۵ : ۴۵	پیدائش ۱۱ : ۷	
۱۵ : ۴۷	〃 ۲ : ۷	
۱۵ : ۵۴	یسعیاہ ۲۵	
۱۵ : ۵۵	ہوسیع ۱۳ : ۱۴	

۲ کرنتھیوں کے نام خط

کرنتھیوں	پُرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۳ : ۷	خروج ۳۴ : ۳۵	
۳ : ۱۳	〃 ۳۴ : ۳۵	خروج ۳۴ : ۳۳

٢ : ١٦	خروج ٣٤ : ٣٥	
٣ : ١٣	زبور ١١٦ : ١٠	
٦ : ٢	یسعیاہ ٤٩ : ٨	
٦ : ١٦	احبار ٢٦ : ١٢	حزقی ایل ٣٧ : ٢٧
٦ : ١٧	یسعیاہ ٥٢ : ١١	یرمیاہ ٥١ : ٤٥؛ حزقی ایل ٢٠ : ٣٤
٦ : ١٨	٢ سموئیل ٧ : ٨، ١٤	یسعیاہ ٤٣ : ٦
٨ : ١٥	خروج ١٦ : ١٨	
٨ : ٢١	امثال ٣ : ٤	رومیوں ١٢ : ١٧
٩ : ٧	امثال ٢٢ : ٨	
٩ : ٩	زبور ١١٢ : ٩	
١٠ : ١٧	یرمیاہ ٩ : ٢٤	١ کرنتھیوں ١ : ٣١
١٣ : ١	استثنا ١٩ : ١٥	متی ١٨ : ١٦

گلتیوں کے نام خط

گلتیوں	پُرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
١ : ١٥	یسعیاہ ٤٩ : ١	یرمیاہ ١ : ٥
٢ : ١٦	زبور ١٤٣ : ٢	رومیوں ٣ : ٢٠
٣ : ٦	پیدائش ١٥ : ٦	" ٤ : ٣
٣ : ٨	پیدائش ١٢ : ٣ - ١٨ : ١٨	اعمال ٣ : ٢٥؛ پیدائش
٣ : ١٠	استثنا ٢٧ : ٢٦	

Scanned with CamScanner

٣ : ١١	حبقوق ٢ : ٤	رومیوں ١ : ١٧
٣ : ١٢	احبار ١٨ : ٥	؍؍ ١٠ : ٥
٣ : ١٣	استثنا ٢١ : ٢٣	
٣ : ١٦	پیدائش ١٣ : ١٥- ٢٤ : ٧	پیدائش ١٢ : ٧؛ ١٧ : ٧، ٨
٤ : ٢٧	یسعیاہ ٥٤ : ١	
٤ : ٣٠	پیدائش ٢١ : ١٠	
٥ : ١٤	احبار ١٩ : ١٨	متی ١٩ : ١٩

افسیوں کے نام خط

افسیوں	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
١ : ٢٠	زبور ١١٠ : ١	متی ٢٢ : ٤٤
١ : ٢٢	؍؍ ٨ : ٦	١کر ١٥ : ٢٧
٢ : ١٧	یسعیاہ ٥٧ : ١٩ ٥٢ : ٧	
٤ : ٨	زبور ٦٨ : ١٨	
٤ : ٢٥	زکریاہ ٨ : ١٦	
٥ : ١٨	امثال ٢٢ : ٣١	
٥ : ٣١	پیدائش ٢ : ٢٢	متی ١٩ : ٥
٦ : ٢، ٣	استثنا ٥ : ١٦	متی ١٥ : ٤؛ خروج ٢٠ : ١٢-
٦ : ١٤-١٥	یسعیاہ ١١ : ٥-	

	یسعیاہ ۵۹ : ۱۷	
	۵۲ : ۷	
۶ : ۱۷	یسعیاہ ۵۹ : ۱۷	
	۱۱ : ۴	

فلپیوں کے نام خط

فلپیوں	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۱۹	ایوب ۱۳ : ۱۶	
۲ : ۱۰-۱۱	یسعیاہ ۴۵ : ۲۳	

کلسیوں کے نام خط

کلسیوں	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۲ : ۲۲	یسعیاہ ۲۹ : ۱۳	متی ۱۵ : ۹
۳ : ۱	زبور ۱۱۰ : ۱	" ۲۲ : ۴۴

۱۔تھسلنیکیوں کے نام خط

تھسلنیکیوں	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۵ : ۸	یسعیاہ ۵۹ : ۱۷	افسیوں ۶ : ۱۴، ۱۷

۲۔تھسلنیکیوں کے نام خط

تھسلنیکیوں	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۸	یسعیاہ ۶۶ : ۱۵	یرمیاہ ۱۰ : ۲۵؛ زبور ۷۹ : ۲
۱ : ۹	" ۲ : ۲۰	یسعیاہ ۲ : ۱۹-۲۱
۲ : ۴	دانی ایل ۱۱ : ۳۶	حزقی ایل ۲۸ : ۲

۲ : ۸	یسعیاہ ۱۱ : ۴	حزقی ایل ۲۸ : ۱۱

۱۔ تیمتھیس کے نام خط

تیمتھیس	پرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۵ : ۱۸ ا		
۵ : ۱۹		

۲۔ تیمتھیس کے نام خط

تیمتھیس	پُرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۲ : ۱۹	گنتی ۱۶ : ۵	
۴ : ۱۴	زبُور ۶۲ : ۱۲	رومیوں ۲ : ۶ ؛ امثال ۲۴ : ۱۲

ططس کے نام خط

ططس	پرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۲ : ۱۴	زبور ۱۳۰ : ۸	حزقی ایل ۳۷ : ۲۳ ؛ استثنا ۱۴ : ۲۰

عبرانیوں کے نام خط

عبرانیوں	پُرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۱۳		متی ۲۲ : ۴۴
۱ : ۱۵ ا	زبور ۲ : ۷	متی ۵ : ۵ ؛ اعمال ۱۳ : ۳۳
۱ : ۱۵ ب	۲ سموئیل ۷ : ۱۴	۲ کرنتھیوں ۶ : ۱۸
۱ : ۶	استثنا ۳۲ : ۴۳	

: ٧	زبور ۱۰۴ : ۴	
: ٧ - ۹	〃 ۴۵ : ۶، ٧	
: ۱۰ - ۱۲	〃 ۱۰۲ : ۲۵- ۲٧	
: ۱۳	〃 ۱۱۰ : ۱	متی ۲۲ : ۴۴
۲ : ۶ - ۸	〃 ۸ : ۴ - ۶	
۲ : ۱۲	〃 ۲۲ : ۲۲	
۲ : ۱۳ ا	یسعیاہ ۸ : ۱٧	۲ سموئیل ۲۲ : ۳
۲ : ۱۳ ب	〃 ۸ : ۱۸	
۲ : ۱۶	〃 ۴۱ : ۸ - ۹	
۳ : ۲، ۵	گنتی ۱۲ : ٧	
۳ : ٧ - ۱۱	زبور ۹۵ : ٧ - ۱۱	
۳ : ۱۵	〃 ۹۵ : ٧ - ۸	عبرانیوں ۳ : ٧ - ۸
۳ : ۱۸	〃 ۹۵ : ۱۱	〃 ۳ : ۱۱
۴ : ۳	〃 ۹۵ : ۱۱	〃 ۳ : ۱۱
۴ : ۴	پیدائش ۲ : ۲	
۴ : ۵	زبور ۹۵ : ۱۱ ب	دانی ایل ۳ : ۱۱
۴ : ٧	〃 ۹۵ : ٧ - ۸	〃 〃 ۳ : ٧ - ۸
۴ : ۱۰	〃 ۹۴ : ۱ پ ۲ : ۹	〃 〃 ۴ : ۴ - ۵ پیدا
۵ : ۵	〃 ۱ - ٧	

۵ : ۶	زبور ۱۱۰ : ۴	
۶ : ۸	پیدائش ۳ : ۱۷ - ۱۸	
۶ : ۱۳ - ۱۴	″ ۲۲ : ۱۶ - ۱۷	
۷ : ۱ - ۲	″ ۱۴ : ۱۷ - ۲۰	
۶ : ۱۹	احبار ۱۶ : ۲	
۷ : ۱۷	زبور ۱۱۰ : ۴	عبرانیوں ۵ : ۶
۷ : ۲۱	″ ″ ″	″ ″ ″
۸ : ۱	″ ۱۱۰ : ۱	″ ۱ : ۱۳
۸ : ۵	خروج ۲۵ : ۱۰	
۸ : ۱۲	یرمیاہ ۳۱ : ۳۱ - ۳۴	
۹ : ۲۰	خروج ۲۴ : ۸	
۹ : ۲۸	یسعیاہ ۵۲ : ۱۲	
۱۰ : ۵ - ۷	زبور ۴۰ : ۶ - ۸	عبرانی ۱۰ : ۸ - ۱۰
۱۰ : ۱۲ - ۱۳	″ ۱۱۰ : ۱	″ ۱ : ۱۳
۱۰ : ۱۶ - ۱۷	یرمیاہ ۳۱ : ۳۱ - ۳۴	″ ۸ : ۱۰، ۱۲
۱۰ : ۲۷	یسعیاہ ۲۶ : ۱۱	
۱۰ : ۲۸	استثنا ۱۷ : ۲	
۱۰ : ۳۰ ا	″ ۳۲ : ۳۵	رومیوں ۱۲ : ۱۹
۱۰ : ۳۰ ب	″ ۳۲ : ۶	زبور ۱۳۵ : ۱۴
۱۰ : ۳۷ - ۳۹	حبقوق ۲ : ۳ - ۴	

Scanned with CamScanner

۱۱ : ۵	پیدائش ۵ : ۲۴	
۱۱ : ۱۲	" ۲۲ : ۱۷	پیدائش ۱۵ : ۵
۱۱ : ۱۸	" ۲۱ : ۱۲	
۱۱ : ۲۱	" ۴۷ : ۳۱	
۱۲ : ۲	زبور ۱۱۰ : ۱	عبرانیوں ۱ : ۱۳
۱۲ : ۵-۶	امثال ۳ : ۱۱-۱۲	
۱۲ : ۱۲-۱۳	یسعیاہ ۳۵ : ۳	امثال ۴ : ۲۶
۱۲ : ۱۵	استثنا ۲۹ : ۱۷	
۱۲ : ۲۰	خروج ۱۹ : ۱۲-۱۳	
۱۲ : ۲۱	استثنا ۹ : ۱۹	
۱۲ : ۲۶	حجی ۲ : ۶	
۱۲ : ۲۹	استثنا ۴ : ۲۴	
۱۳ : ۵	" ۳۱ : ۶،	یشوع ۱ : ۵
	۳۱ : ۸	
۱۳ : ۶	زبور ۱۱۸ : ۶؛	
	احبار ۱۶ : ۲۷	

یعقوب کا عام خط

یعقوب	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۱۰-۱۱	یسعیاہ ۴۰ : ۶-۷	۱پطرس ۱ : ۲۴-۲۵

Scanned with CamScanner

۲ : ۸	احبار ۱۹ : ۸	متی ۱۹ : ۱۹
۲ : ۱۱	خروج ۲۶ : ۱۳- ۱۴	
۲ : ۲۱	پیدائش ۱۵ : ۶	
۲ : ۲۳ و	یسعیاہ ۴۱ : ۸	
۳ : ۹	پیدائش ۱ : ۲۶	
۴ : ۶	امثال ۳ : ۳۴	اپطرس ۵ : ۵
۵ : ۴	یسعیاہ ۵ : ۹	
۵ : ۱۱	زبور ۱۰۳ : ۸	

پہلا پطرس

پہلا پطرس	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۶	احبار ۱۹ : ۲؛ ۱۱ : ۴۴	
۱ : ۲۴-۲۵	یسعیاہ ۴۰ : ۶- ۸	یعقوب ۱ : ۱۰- ۱۱
۲ : ۳	زبور ۳۴ : ۸	
۲ : ۶	یسعیاہ ۲۸ : ۱۶	رومیوں ۹ : ۲۳
۲ : ۷	زبور ۱۱۸ : ۲۲	متی ۲۱ : ۴۲
۲ : ۸	یسعیاہ ۸ : ۱۴	رومیوں ۹ : ۳۳
	خروج ۲۳ : ۲۲؛	

٢ : ٩	خروج ١٩ : ۵-٦	یسعیاہ ۴٣ : ٢٠-٢١
٢ : ١٠	ہوسیع ١ : ۴، ٩؛ ٢ : ١-٢٢	رومیوں ٩ : ٢۵-٢٦
٢ : ٢٢	یسعیاہ ۵٢ : ٩	
٢ : ٢۴-٢۵	″ ۵٢ : ۴-٦ ١٢	
٣ : ٦	پیدائش ١٨ : ١٢	
٣ : ١٠-١٢	زبور ٣۴ : ١٢-١٦	
٣ : ١۴-١۵	یسعیاہ ٨ : ١٢-١٣	
۴ : ٨	امثال ١٠ : ١٢	
۴ : ١۴	یسعیاہ ١٠ : ١٢، ١١ : ١٢	
۴ : ١٨	امثال ١١ : ٢٢	
۵ : ۵	″ ٣ : ٣۴	یعقوب ۴ : ٦
۵ : ٧	زبور ۵۵ : ٢٢	

دوسرا پطرس کا عام خط

دوسرا پطرس	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
١ : ١٧	زبور ۵۵ : ٢٢	متی ١٧ : ۵؛ پیدائش ٢٢ : ٢؛ یسعیاہ ۴٢ : ١
٢ : ٢٢	امثال ٢٦ : ١١	

۳ : ۸	زبور ۹۰ : ۴	
۳ : ۱۳	یسعیاہ ۶۵ : ۱۷؛ ۶۶ : ۲۲	

یہوداہ کا عام خط

یہوداہ	پرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۹ آیت	زکریاہ ۳ : ۲	

یوحنا عارف کا مکاشفہ

مکاشفہ	پرانا عہدنامہ	دیگر حوالجات
۱ : ۷ ا	دانی ایل ۷ : ۱۳	متی ۲۴ : ۳۰ ب
۱ : ۷ ب	زکریاہ ۱۲ : ۱۰	یوحنا ۱۹ : ۳۰
۲ : ۲۶-۲۷	زبور ۲ : ۸-۹	
۳ : ۷	یسعیاہ ۲۲ : ۲۲	
۳ : ۱۹	امثال ۳ : ۱۳	عبرانیوں ۱۲ : ۶
۴ : ۸	یسعیاہ ۶ : ۲	لوقا ۲۳ : ۳۰
۹ : ۱۶	ہوسیع ۱۰ : ۸	لوقا ۲۳ : ۳۰
۹ : ۲۰	دانی ایل ۵ : ۲۳	زبور ۱۱۵ : ۴-۷
۱۰ : ۶	خروج ۲۰ : ۱۱	اعمال ۴ : ۲۴؛ زبور ۱۴۶ : ۶
۱۳ : ۷	دانی ایل ۷ : ۲۱	

مکاشفہ	پُرانا عہد نامہ	دیگر حوالجات
۱۴ : ۷	خروج ۲۰ : ۱۱	مکاشفہ ۱۰ : ۶ زبوُر ۱۴۶ : ۶

اِس نقشے کے تحت آپ نے وحدت بائبل مُقدس دیکھی اور اندازہ کیا کہ صدیوں کی باتیں ہو بہو پُوری ہو رہی ہیں یہ نقشہ ثبوت ہے کہ بائبل مُقدس تحریف و خطا سے مبّرا ہے۔

۲- بائبل مُقدّس کا بیان

بائبل مُقدس میں آیا ہے کہ

"کلام مُقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں" یوُحنا ۱۰ : ۳۵

اِس کے علاوہ اور دیکھیں۔

۲ پطرس ۱ : ۱۹-۲۰؛ استثنا ۶ : ۴-۹؛ عبرانیوں ۴ : ۱۲-۱۳؛ زبور ۱۱۹ : ۸۹؛ متی ۵ : ۱۷، ۲۴ : ۳۵؛ ۱ پطرس ۱ : ۳۵؛ استثنا ۴ : ۲؛ امثال ۳۰ : ۵-۶؛ مکاشفہ ۲۲ : ۱۸-۱۹؛ ۲ تیمتھیس ۳ : ۱۵-۱۷ وغیرہ

۳- خُداوند مسیح کی تصدیق

خُداوند نے فرمایا۔

"یہ نہ سمجھو کہ مَیں بائبل مُقدس

(توریت یا نبیوں کی کتابوں) کو منسوخ کرنے آیا ہوں - منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"۔ بعض اوقات وہ کتب مقدسہ کے الفاظ استعمال کرتا (متی ۱۹: ۵، ۲۲: ۳۷-۳۹) - بعض اوقات اُن کا مطلب متی ۱۰: ۱۱؛ لوقا ۷: ۳۷ واضح کرتے پھر کبھی کبھی کئی مقام پر یسعیاہ ۲۹: ۱۳؛ متی ۱۵: ۱۹، ۳: ۱۴-۱۶ کا استعمال کرتا - انہوں نے کئی بار اہلِ یہود پر ملامت کی - لیکن تحریف کا الزام اُن پر کبھی نہ لگایا - ان کا یہ بیان دنیا میں ڈنکے پر چوٹ مارنے کے مترادف ہے۔

۴ - شاگردوں کی گواہی

اِن شاگردوں نے کبھی یہ الزام نہ لگایا بلکہ اُن کو مسیحی کتب کہہ کر پکارا - عہد جدید میں عہد قدیم کے ۲۹۵ مقامات کے اقتباسات موجود ہیں - جو انجیلِ جلیل کی ۳۵۲ آیات پر مشتمل ہیں۔

۵ - یہودی کُتب خانے

حضرت نحمیاہ اور دیگر معزز فقہائے کتب مقدسہ کی حفاظت اور نقل کرنے میں بے حد کوشش کی اور ایسے کتب خانے قائم کئے - جہاں بائبل مُقدس کی حفاظت کے انتظامات کئے جاتے تھے جو ہر خاص و عام میں تعریف کے موجب ٹھہرا کرتے تھے۔

۶ - یہودی گروہ

یہودیوں میں بہت سارے مذہبی گروہ اور فرقے تھے جو ایک

دوسرے کی ضد تھے۔ مگران گروہوں نے کبھی بھی ایک دوسرے پر کلامِ مُقدس میں تحریف کا الزام نہیں لگایا تھا۔ بلکہ ہر فرقے اور گروہ کا ایمان کامل تھا کہ کلامِ مُقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔

۷۔ آبائے کلیسیا

قدیم آبائے کلیسیا نے اپنی کُتب میں کلامِ مُقدس کے بہت سارے اقتباسات درج کیئے۔ وہ حوالجات اتنے زیادہ ہیں کہ اگر کلامِ مُقدس کھو بھی جائے تو ہم ہمیں آبا کلیسیا کی کتب سے دوبارہ بائبل اکٹھی کر سکتے ہیں۔ کیا یہ تحریف و خطا سے مبرا ہونے کا مسیحی نکتہ نگاہ نہیں ہے؟

۸۔ یہودی مُقدس کتابیں

خداوند مسیح کے صعودِ آسمانی کے بعد یہودی علما نے تین کُتب لکھیں۔ کتابیں ہیں طالمود۔ گمبیرا اور مشنہ میشنی کو کتاب مُقدس کی باڑھ (جنگلہ) کہتے ہیں۔ گمبیرا کتب مُقدسہ اور مشنہ کی حفاظت کیلئے لکھی گئیں۔ پھر مشنہ اور گمبیرا کو جمع کر کے طالمود مرتب کی گئی۔ اِن تینوں کتب میں بائبل مُقدس کی صحت وصداقت درج ہے۔ اور انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فانی ہاتھ کبھی بھی کلام مُقدس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے؟

۹۔ مسوراہی علمادین

طالمودی زمانہ کے بعد روایت کی ابتدا ہوئی۔ جسے عبرانی میں مستورا

اور اِس کے علما کو مسوراہی کہا گیا۔ اِن علما اکرام نے نسخوں کی باریک بینی اور تنقیدی طرز سے تحقیق کی۔ بال کی کھال اُتارنے کے مترادف تحقیق کی۔ عبرانی زبان کے اعراب ایجاد کیئے۔ مستند تلفظ کے مطابق حروف کی حرکات و سکنات کو مقرر کیا۔ کتبِ مُقدسہ کی آیات و الفاظ کی تعداد گنی۔ اور اُن کو زبانی یاد کیا۔ اُن کا ایمان تھا کہ بائبل مُقدس تحریف و خطا سے مبرّا ہے۔

۱۰۔ جمینا کی کونسل

خُداوند مسیح کی پیشینگوئی کے مطابق ۷۰ء میں رومی افواج نے یروشلیم پر یلغار کی۔ اور اِس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ یہودی قوم دنیا کے ہر گوشہ میں منتشر ہو گئی۔ اُن کی قومی زندگی کے ہر شعبہ میں انتشار پیدا ہو گیا اب ان کی تسلی و اطمینان کے لیے صرف ایک چیز باقی رہ گئی تھی یعنی کلامِ مُقدّس اب ان کی زندگی کا واحد مقصد صرف کلامِ مُقدّس کی حفاظت کرنا تھا۔ لہٰذا ۹۰ء میں انہوں نے جمینا کے مقام پر ایک بڑی کونسل منعقد کی۔ ہر اطراف سے علما یہود تشریف فرما ہوئے۔ انہوں نے بائبل مُقدس کی صحت دیکھی اور پھر اِسے نقل کرنے کے قوانین وضع کیے۔ اُن کا فیصلہ یہ تھا کہ کتابِ مُقدس کا ہر لفظ کاتبِ ازل نے محفوظ رکھا ہے۔

۱۱۔ زبان

دانی ایل اور حزقی ایل کے چند ابواب کے سوا باقی ساری بائبل

مُقدس عبرانی میں تحریر کی گئی جبکہ نیا عہد نامہ یُونانی میں قلمبند ہُوا۔ خدا نے عبرانی اور یُونانی کو الہامی زبان کے طور پر چُن لیا۔ دونوں زبانیں شیریں ہیں اور قاری کو اکتانے نہیں دیتی۔ اور اس کا ترجمہ ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ اولادِ انبیّا

قدیم دور میں استثنا ۳۱: ۲۴-۲۶ اور خروج ۴۰: ۲۰ کے مُطابق بائبل مُقدس کے نسخوں کو عزت و تکریم سے ہیکل کے قدس الاقداس میں رکھا جاتا تھا۔ ہر ساتویں سال لفظ بہ لفظ پڑھا جاتا اور شہزادے خود نسخوں کو پڑھتے اور نقل کرتے۔ جو تاجپوشی کے وقت اُن کے ہاتھوں پر رکھے جاتے۔ اولادِ انبیا کو یریحو، جلجال اور بیت ایل میں باقاعدہ تربیت دی جاتی۔ یہ لوگ یہودی قوم کے ممتاز رکن، شاعر، مورخ، زبور نویس اور مصنف ہُوا کرتے تھے۔ اور یہ اللہ کے شاگرد کہلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہیکل میں گانے والوں کی تعداد ۲۸۸ کے قریب تھی۔ یہ انبیا زادے کتبِ مُقدسہ کو نقل کرتے اور اس کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

۱۳۔ حِصص

الہامی مصنف (writers) قدیم کتبِ مُقدسہ کی تلاوت کرتے رہتے تھے۔ اُن کے حوالے اپنی کتب میں درج کیا کرتے تھے۔ مثال کے طور پر ان حوالجات پر غور کریں۔ ۲-سموئیل ۲۲ باب اور ۱۸ زبور پھر زبُور ۱۴ اور ۵۳، یسعیاہ ۱۵-۱۶ ابواب اور یرمیاہ ۴۸ باب پھر تواریخ

۱۶: ۲۳-۳۳ اور زبور ۹۶ کا اس کے بعد ۲ سلاطین ۲۵ باب اور یرمیاؔ ۵۲ باب پر نگاہ کریں - اِن سے بھی بائبل مقدس کے تحریف وخطا سے مبرّا ہونے کا ثبوت ملے گا -

۱۴- سامری توریت

سامری لوگ بابل - کوتہ - عوّا - حمات اور سفر وائم کی نسل سے متعلق تھے - جن کو اسیری کے بعد فاتحین نے ۷۲۲ ق-م میں ملکِ یہود میں لاکر بسایا - اِس کے بعد غیر یہودی پردیسیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا - جو یہودی اسیری میں نہ گئے اِن لوگوں سے بمطابق ۲ سلاطین ۲۳ :۲۰-۲۹ رشتے ناطے کر لئے - یوں یہود اور غیر یہود لوگوں کے جنسی خلط ملط ہونے سے جو نسل پیدا ہوئی سامری لوگ کہلائے - جب یہودی اسیری سے واپس آئے تو انہوں نے اِن مخلوط النسل سامریوں کو حقیر جانا - ۵۲۰ ق-م میں جب نحمیاہ نے یروشلیم کی دیوار بنانی شروع کی تو ان سامریوں نے بھی اِس کارِ نیک میں حصہ لینا چاہا - مگر اُن کی یہ پیشکش ٹھکرادی گئی - یوں یہودیوں اور سامریوں میں عناد کی بنیاد پڑ گئی - ۴۳۲ ق-م میں نحمیاہ نے منشہ کو جو کاہنوں کی نسل سے تھا - اِن سے ناجائز شادی کرنے کی وجہ سے یروشلیم سے نکال دیا وہ سامریوں کے پاس کوہِ گرازیم (نابلس) میں چلا گیا - وہاں اُس نے سکندر اعظم کی مدد سے سامری ہیکل بنا ڈالی - منشہ اپنے ساتھ توریت کا ایک نسخہ بھی لے گیا تھا جو سامری توریت کا جدِ امجد بنا - یہی نسخہ سامریوں میں پشت در پشت نقل ہوتے ہوئے آیا ہے - یہ نسخہ ہو بہو توریت سے ملتا ہے - اور توریت

Scanned with CamScanner

کے تحریف وخطا سے مبّرا ہونے کا محکم قلعہ نما ثبوت پیش کرتا ہے۔

۱۵۔ دُوسری صدی قبل از مسیح کا عبرانی طُومار

یہ یسعیاہ نبی کا قلمی صحیفہ ہے۔ یہ قلمی نسخہ The Dead seascrolls of st mark monastary. کے نام سے موسوم ہے (بحر مردار کے طومار) یہ عبرانی طُومار کیسے اور کس طرح ہم تک پہنچا۔ داستان ملاحظہ فرمائیں۔ (کلامِ حق جنوری ۱۹۸۸ء شمارہ نمبر ا۔ ڈاکٹر کے۔ایل ناصر گوجرانوالہ)۔

یہودیہ کی سطح مرتفع کی مشرقی ڈھلان پر تعمیرہ قبیلے کے چند بدُو ۱۹۴۷ء کے موسمِ بہار کے آوائل میں داخل ہوئے۔ غار کے اندر چند مٹی کے مرتبانوں کے ٹکڑوں میں سے دو مرتبان صحیح وسالم تھے۔ بہت سے چمڑے کے طُومار کپڑے میں لپٹے ہوئے ملے ان بدُوں نے جو اکثر بیت الحم میں خرید و فروخت کرنے جایا کرتے تھے۔ ایک مسلم شیخ کو دکھائے! اور اُس نے اِن طومادوں کے رسم الخط کو سُریانی زبان سمجھتے ہوئے ایک مسیحی تاجر کو بھیج دیئے۔ اِس مسیحی تاجر نے یہ طومار یروشلیم کے سیرین آرتھوڈکس میٹروپولیٹن کو جو سینٹ مارک کے راہب خانے سے متعلق تھا خرد دی۔ انہوں نے کچھ پس وپیش کے بعد ان بدُوں سے یہ سارے طومار خرید لئے۔ جو بعد میں عبرانی یونیورسٹی ۔۔۔۔ میں پروفیسر E.L. Sukenik کے پاس بھیجے۔ ۱۹۴۷ء کے موسمِ گرما میں سیرین آرتھوڈکس جماعت نے اِس غار کا معائنہ کیا اور رپورٹ دی کہ انہوں نے ایک صحیح سالم مرتبان دیکھا ہے اور باقی مرتبانوں کے ٹکڑے بھی دیکھے ہیں اور اِن

نسخوں کے ٹکڑوں کو بھی دیکھا ہے جو ان میں بند پڑے تھے۔ اور اُن کپڑوں کے ٹکڑوں کو بھی دیکھا ہے جن میں یہ طومار لپٹے ہوئے تھے۔ فروری ۱۹۴۸ء میں سینٹ مارک کے راہب خانے کے طومار امریکن سکول آف اورینٹل ریسرچ یروشلیم میں مزید تحقیق کے لیئے لائے گئے۔ مارچ ۱۹۴۸ء میں اِس سکول نے اِس غار کے معائنے کا انتظام کیا۔ لیکن اِس سال غیر مساعد حالات کے تحت اُن کو یہ پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔ نومبر ۱۹۴۸ء کو چند ایک غیر ذمہ دار اور نا اہل لوگوں نے اِس غار کو کھودا۔ آخر کار فروری ۱۹۴۹ء میں مسٹر ہیرلڈ لنکسٹر ہارڈن جیسے ماہر کی زیرِ نگرانی باقاعدہ اور منظم طریقے سے کھدائی کرائی گئی۔ انہوں نے رپورٹ دی کہ یہ بائبل مُقدس کے نسخے ہیں اور اُن کو اِن ناموں سے پکارا جاتا ہے اور یہ سب بائبل کے تحریف و خطا سے مبرّا ہونے کی منہ بولتی تصویریں ہیں۔ مثلاً

1- The sectarian Manual of Discipline
2- The Hobdkuk commentry
3- The st Mark Irian Manuscript
4- The Book of Helesew Isaiah
5- The Aramic 11 Apocalyhse
6- The thanks giving psalms
7- The War of the sons of lignhlaita
8- The Sans of Darkness.

وہ طومار جنہیں بدوں نے غار سے نکالا اور فروخت کیا اُن سے چھ طومار

مع چند اوراق اور بنڈل کے عبرانی یونیورسٹی آف یروشلیم کے پروفیسر مسلنک نے پروفیسر موصوف کے طوماروں میں سے ایک نام تاریکی کے فرزند ہے کا چار نسخوں میں شکرگزاری کے زبور ہیں۔ اور بعد کی رپورٹ کے مطابق نسخہ یسعیاہ کا آخری تیسرا حصّہ ہے۔ جس کا رسم الخط اور متن مسورا ہی ہے۔ سیرین آرتھوڈکس میٹروپولیٹن نے جن پانچ طوماروں کو خریدا تھا اُن میں سے ایک یسعیاہ نبی کا مکمل نسخہ اور حبقوق کی کتاب کی مکمل تفسیر ہے۔ جو اُسی ایک ہی جلد میں عکسی طور پر چھاپی گئی ہے۔ اُن کی مکمل جلد اور عکسی پلیٹیں فینتھ تھیولاجیکل سیمنری سول لائن گوجرانوالہ میں موجود ہیں۔ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں"۔

۱۶۔ سیرین آرتھوڈکس میٹروپولیٹن کا بیان

(ماخوذ کلامِ حق جنوری ۱۹۸۸ء گوجرانوالہ۔ ڈاکٹر کے۔ ایل ناصر)

"مَیں بہت خوش ہُوا جب مجھے موقع ملا کہ مَیں امریکن سکول آف اورینٹل ریسرچ کے استقلال ہنرمندی اور اُس پرجوش امداد کی پُرخلوص تعریف کروں۔ جو انہوں نے اِس صحیفہ کے مطالعہ اور اشاعت سے ظاہر کی ہے۔ جب پہلے پہل ۱۹۴۷ء میں مَیں نے ان طُوماروں کے بارے سنا تو خیال تھا کہ یہ سریانی دستاویزات ہوں گی۔ اور اِس وجہ سے مجھے بہت شوق ہُوا کہ مَیں ان طوُماروں کو حاصل کروں۔ اِس لئے بھی کہ مَیں اُن کو حاصل کرنے کا خواہشمند تھا کہ اِس سے پہلے بھی سریانی زبان میں پُرانی اور نئی بائبلیں اور عہدنامہ جدید اور اُن کی اصلی دستاویزات کا مُطالعہ کر چکا تھا۔ جولائی ۱۹۴۷ء سے پہلے

بھی مَیں اُن بدُوں سے چار طُومار خریدنے میں کامیاب ہوگیا تھا۔ جونہی مجھے پتہ چلا کہ یہ طومار سُریانی نہیں بلکہ عبرانی میں ہیں تو مَیں نے بہت سے عالم دوستوں کی مدد حاصل کی۔ اِس غار کو ۱۹۴۷ء میں فادر یوسف نے بھی دیکھا ہے اور تصدیق کی (اوکاڑہ) بعد ازاں مَیں نے ان طوماروں کو یروشلیم میں ڈاکٹر جان اور ڈاکٹر مسٹر (...) اور ڈاکٹر ولیم ایچ برونلی کے سپُرد کیا کہ وہ ان کو پڑھیں۔ ڈاکٹر ٹریوز نے بھی میری خوب مدد کی۔ الغرض میں یہاں دعوت دیتا ہوں ہر ایک کو کہ مُطالعہ کریں تاکہ آپ کو بائبل مُقدس کے تحریف و خطا سے مبرّا ہونے کا ثبوت مل سکے۔"

۱۷۔ صدوقیوں اور فریسیوں کے بیانات

یہودی مذہب میں صدوقی اور فریسی دو نمایاں فرقے ہیں دونوں فرقے مذہبی لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دونوں فرقے مذہبی نظریات کو ہمیشہ موضوع بحث بناتے رہتے تھے۔ صدوقی لوگ قیامت فرشتوں کی تعلیم اور رُوح القدُس کے قائل نہیں تھے۔ جب کہ فریسی اِن تینوں نظریات کے قائل بھی تھے اور زبانی شریعت پر بھی زور دیا کرتے تھے۔ ایک دوسرے کے نظریات کی حمایت نہ کرنا اُن کا وطیرہ حیات بنا رہتا تھا۔ کئی مرتبہ اُن کی یہ مذہبی سرد جنگ خانہ جنگی کی شکل اختیار کر چکی تھی۔ پھر بھی دونوں فرقے ایک بات پر پختہ یقین رکھتے تھے کہ بائبل مقدس سہو و خطا و تحریف سے بالا تر ہے۔ خداوند یسُوع مسیح نے ان کو بڑی ملامت کی۔ ان دونوں فرقوں کو ریاکار کہا گمراہ کرنے

والے کہا۔ اندھے راہ بتانے والے کہا لیکن کبھی بھی مسیح نے اُن پر تحریف کلامِ مُقدس کا الزام نہیں لگایا۔ دونوں گروہوں میں کبھی بھی کلامِ مُقدس کی لفظی عبارت پر تضاد نظر نہیں آیا۔

۱۸۔ آثارِ قدیمہ کے حوالے سے

1- Face the Facts by M.H. Finlay.
2- The scripture of truth by Sidney callett.
3- How we got our Bible by J. paterson Smyth.
4- The Making of the Bible by W. Barclay.

آثارِ قدیمہ کے علم اور کام نے اِس صدی میں جہاں بڑے بڑے حیرت انگیز انکشافات کیے ہیں وہاں اُس نے اُن اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا ہے جو عام لوگ تحریف بائبل مُقدس کے متعلق اٹھاتے رہتے ہیں۔ دوسری صدی قبل از مسیح کا عبرانی طومار۔ سیبرین آرتھوڈکس کے میٹروپولیٹن کا بیان اور دیگر کھدائیوں نے عبرانی کُتب مُقدسہ اور یونانی اناجیل کی صحت و صداقت پر بڑے دُور رس اثرات چھوڑے ہیں۔ آثارِ قدیمہ کی کھدائیوں کی گوائیاں بڑی عظیم اور معانی خیز ہیں۔ صدیوں سے زیرِ زمین دفن طوماروں نے تختیوں نے اور دوسری دستاویزات نے بائبل مُقدس پر الزام تحریف لگانے والوں کو مُنہ توڑ

جوابات دیئے ہیں مثلاً

ا۔ کلدیوں کے اور کی کھدائی۔ پیدائش ۱۵: ۷

under standing the Bible by

John. R. W. Stott.

اس کھدائی سے جو حال ہی میں ہوئی ہے مسیح خداوند سے قبل تین چار ہزار سال کے واقعات کو جو بائبل میں مندرج ہیں۔ سچ کر دکھایا ہے کہ سمیری سلطنت کے زبردست بادشاہ حکمران تھے جن کو طوفان نوح اور عیزسامی تہذیب نے ملیامیٹ کر دیا۔ اس کھدائی نے پیدائش ۱۵: ۷، ۶: ۳، ۷: ۲۱-۲۴ کے بیانات پر تصدیق و توثیق کی مہر ثبت کر دی ہے۔ مزید شہروں کا تذکرہ دیکھیں (صداقت بائبل از وکلف اے سنگھ صفحات ۲۲۵-۲۳۲) (بائبل مقدس اور آثار قدیمہ از پادری ڈاکٹر کے۔ ایل ناصر گوجرانوالا)

ب۔ قطبی قبرستان کی کھدائی

Scriptua and truth by D.A

Jouson and Jonh. D. Woodle

۱۹۳۱ء میں قطبی (مصر) قبرستان سے کچھ مرتبان ملے تھے۔ جن میں بائبل مقدس کے گیارہ حصص موجود تھے۔ یہ نسخے (حصص) کتاب مقدس کے مشہور زمان مفسر اے چیٹر بیٹی نے خریدے۔ ان میں سے آٹھ حصص پرانے عہدنامے کے اور تین حصے نئے عہدنامے کے تھے۔ جن میں انجیل۔ خط اور مکاشفہ شامل ہیں۔ مثلاً مقدس متی رسول کی معرفت

Scanned with CamScanner

انجیل کے دو ورق۔ مقدس مرقس کی معرفت انجیل کے چھ ورق مقدس لوقا کی معرفت انجیل کے سات ورق اور مقدس یوحنا کی معرفت انجیل کے دو ورق شامل تھے۔ خطوط میں مقدس پولوس رسول کے مختلف خطوط کے ۹۳ اوراق جبکہ صرف گیارہ اوراق غائب تھے یعنی سات شروع کے اور چار آخر کے۔

مکاشفہ کے ضمن میں صرف دس اوراق ملے تھے۔ یہ اوراق ۲۲۰ء میں لکھے گئے اور موجودہ انجیل سے ان کا موازانہ کیا گیا تو سو فیصدی مطابقت پائی گئی۔ اور ثابت ہوا کہ انجیلِ جلیل تحریف وخطا سے مبرّا ہے۔ (ایک اسلام۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق۔ صفحات ۱۱۳-۱۱۴)

ج۔ فرات کی وسطی ماری۔ شمالی مسوپوتامیہ اور نوزو کی سرزمین کی کھدائی

1- Intro- the N.T by A.M Hunter.

2- How came the Bible by Edgan J. goodspeed.

3- The Inspiration and Autharity of Scripture by Reva pache.

۱۹۳۵ء میں ان تینوں مقامات کی کھدائی ہوئی۔ اور کھدائی کے بعد مختلف قسم کی تختیاں ملیں۔ جن پر ابراہام۔ اضحاق۔ یعقوب کے بچوں کے نام ان کا رسم ورواج۔ سدوم عمورہ کے عروج وزوال کی

داستان - ابراہام کے اُور کی طرف جانے اور پھر کال کی وجہ سے واپسی اور مصر میں جانے کا مکمل حال درج ہے - یہ تختیاں پیدائش کی کتاب کے بیشتر حصّوں کی تصدیق فرماتی ہیں - علاوہ ازیں ان تختیوں نے پیدائش کی کتاب کی مرکزی صداقت بیان کی ہے کہ بتوں کا وراثت پر اثر پڑا کرتا تھا اسی لئے راخل اپنے باپ کے بتوں کو چُرا لائی تھی اور یہ تختیاں نوزو کی سرزمین سے برآمد ہوئی ہیں - (پیدائش ۳۱: ۱۹)

ڈ - راس شمرا کی کھدائی

Anahaedagy and the NT By M. F unger.

یہاں کی تختیوں سے پیدائش کی کتاب کے مطابق خدا کے نام پڑھے جا سکتے ہیں - پھر توریت کی قربانیوں اور اُن کے گذراننے کے متعلق تفصیل ملتی ہے - پھر استثنا ۲۵: ۵-۱۰، روت کا ۳-۴ ابواب اور یہودی شادی بیاہ کی رسموں کی تصدیق اِن تختیوں سے عیاں ہے -

ڈ - تعمیرہ قبیلے کے لڑکے محمدؐ کی دریافت

Arch - aedegy and at By Merill F-unger.

۱۹۴۷ء میں تعمیرہ قبیلے کا لڑکا محمدؐ ایک غار کے نزدیک بکریاں چرا رہا تھا اُس کی ایک بکری غار کے اندر تک چلی گئی - اُس نے پتھر مارا اور غار سے برتنوں کے ٹوٹنے کی آواز آئی - وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ

غار میں گیا وہاں انکو چند مرتبان ملتے ہیں - اِن مرتبانوں میں طومار تھے انہوں نے ردّی سمجھ کر فروخت کیئے - امریکن مشن نے خرید لیئے اور اِس وقت یائیل (YALE) یونیورسٹی میں موجود ہیں - سکول آف ریسرچ اور نیٹیل میں ان کا مطالعہ کیا گیا - اِن میں سے یسعیاہ نبی کی پوری کتاب - حبقوق نبی کی کتاب کی پوری تفسیر پھر پیدائش - استثنا - احبار - گنتی - قاضیوں اور دانی ایل کی کتب کے بعض حصص ہیں اور اِس وقت برطانوی عجائب گھر لندن میں محفوظ ہیں -

خُدا کھنڈرات اور آثارِ قدیمہ سے اپنے کلام کو سچ کر کے دکھا رہا ہے -

ذ - سنگِ روزیٹا (Stone Rozieta

(Rediscavering the Bible by Lucas Glollenleeng)

۱۷۹۸ء میں مصر کے شہر روزیٹا سے پتھر کی ایک تختی ملی ہے جس پر تین زبانوں میں لکھا ہُوا تھا -

"یہ تختی ۱۹۶ ق-م کے یونانی بادشاہ بطوی اپفنیس کے تخت پر بیٹھنے کی یاد میں نصب کی جاتی ہے "

اِس سے بائبل مُقدس کی صحّتِ کا ظاہر ہے

ر - سنگِ موآب

۱۸۷۹ء میں دی پون (Diepaian) کے شہر الیشوع

۱۳: ۱۷) سے یہ پتھر ملا ہے جس پر موآب کے بادشاہ ملیا (Malia) کی اسرائیلی بادشاہ یہورام کے خلاف بغاوت کے واقعات درج ہیں۔ یہ پتھر بھی بائبل مُقدس کے تحریف وخطا سے مبرّا ہونے کے ثبوت میں بولتا ہے۔

ڑ۔ سنگ بہستون (Ston Bahyston)

۱۸۳۵ء میں ایران کے پہاڑ بہستون کی چوٹی سے شاہِ فارس دارا کے عہد کا طویل کتبہ ملا ہے۔ دارا وہی بادشاہ ہے جس کے حکم سے عزرا کاہن (نبی) کی کتاب کے مطابق یروشلیم کی ہیکل کو تعمیر کیا گیا تھا۔

ز۔ اوگاریتی تختیاں (og aray ati)

یہ تختیاں شمالی لبنان کے شہر اوگاریت سے ملی ہیں۔ جو بائبل مُقدس کی صداقت پر دلیل ہیں۔

ژ۔ عراقی تختیاں (Iraq)

ملک عراق سے دو تختیاں ملی ہیں پہلی تختی میں مرد اور عورت ایک باغ میں برہنہ کھڑے ہیں۔ عورت کے پیچھے سانپ آدمی کی طرح کھڑا ہے جو عورت کو درخت کا پھل کھانے کی ترغیب دے رہا ہے۔ دوسری تختی میں عورت اور مرد سر جھکائے باغ سے نکل رہے ہیں اور اُن کے پیچھے سانپ رینگتا ہُوا باہر نکل رہا ہے۔ یہ دونوں تختیاں پیدائش کے پہلے

ابواب کے مطابق بنی نوع انسان کے پہلے ماں باپ کے گناہ کی تصویر کشی نہیں کر رہے؟ اور سارے واقعہ کو تحریف و خطا سے مبرا نہیں گردان رہے؟

س - مصر کے ٹیلے

ملکِ مصر کے بہت سارے ٹیلوں کو گرانے سے ایسے اثبات ملے ہیں جن سے کتاب خروج کی پوری تصدیق ہوتی ہے اور اُن کے مصر سے نکلنے سے پہلے کی تمام طرزِ حیات کی نشاندہی ہو رہی ہے۔

ش - شلِم ناصر کا کتبہ

یہ کتبہ اُشور سے ملا ہے اب برطانیہ کے عجائب گھر میں موجود ہے اِس میں شاہِ اسرائیل ہوسیع جُھک کر شاہ اسُور شلم ناصر کو جزیہ دیتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ (۲- سلاطین ۱۷ باب)۔ یہاں تاریخ اور بادشاہوں کی چاروں کتب کی تصدیق موجود ہے۔

ط - سارگون کا کتبہ

یہ کتبہ ۱۸۴۳ء میں سارگون کے محل کے کھنڈرات سے ملا ہے جس پر کندہ تھا۔

"مَیں نے ۲۷۶۲۴ باشندوں کو دُوسرے ملکوں سے اسیر کر کے دوسرے ملکوں میں بھجوایا۔ اور دوسرے ملکوں کے باشندوں کو جو جزیہ نہیں دیتے تھے انہیں سامریہ میں آباد کیا۔"

یہ کتبہ سلاطین کی کتب کی تصدیق بلا تحریف (Informations) کو کھلم کھلا پیش کرتا ہے۔ (Desk. London 1940)

ظ - قرطاس زینو (ZENO)

اس قرطاس پر عموّن کے گورنر طوبیاس کا خط لکھا ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ گورنر طوبیاس شاہ مصر کے لئے گھوڑے اور اونٹ بھیج رہا ہے۔ (Re - Aban) یہ طوبیاس وہی ہے جو نحمیاہ ۲: ۱۰ کے مطابق نحمیاہ کے لئے دردِ سر (BOOK) بنا ہوا تھا یہ کتبہ ۲۵۰ ق-م کا تحریر کردہ ہے۔

ع - رگلی کے کتبے (Cain)

بابل شہر کی ایک گلی کی کھدائی سے یہ چند کتبے ملے ہیں - ان میں سامانِ رسد کے بارے تحریر ہے جو شاہِ بابل نے اسیر بادشاہ یہویاکین کو بھیجی تھی۔

غ - کرناک کا مندر

جنوبی مصر کے مندر کرناک کی دیواروں پر سیسک (SASIAC) کا نام لکھا ہے۔ سیسک وہی مصری بادشاہ تھا جس نے رحبعام کے عہد میں فلسطین پر حملہ کیا تھا - (۱ سلاطین ۱۴: ۱۵)

ف - شاہِ خورس کا بیان۔

آثارِ قدیمہ کے ماہرین نے شاہ خورس کی جلاوطنی سے واپسی کا

فرمان ۵۳۲ ق-م کی لاٹ پر لکھا ہوا کھود نکالا ہے جو عزرا اور نحمیاہ ہر دو کتب کی تصدیق ہے۔

ق - مہر آخز (Stamp)

بابل کے کھنڈرات سے یہ مہر ملی ہے جس پر آخز بن یوتام کا نام ہے۔

ک - قرطاس الفلسطینی

اِس قرطاس سے بنی اسرائیل کی پہلی مصری غلامی کی تصویر کشی ہوتی ہے۔ مزید برآں ایک مسیحی عالم رابرٹ ڈک ولسن کے مطابق عہدِ قدیم کے ۲۶ غیر یہودی بادشاہوں اور دس اسرائیلی بادشاہوں کا ریکارڈ بھی ملا ہے۔

دیکھیں (Howard. F. Vos - Am Introduction to Bible Archalalogy - p-65-67)

گ - موری تختی

یہ تختی راس شمرہ سے ملی ہے جس پر درج ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے باپ کے دیوتاؤں کو اپنے قبضہ میں کرے تو وہی حقیقی اور قانونی وارثِ جائیداد تصوّر ہوگا۔ بو پیدائش ۳۱: ۳۴ کی تصدیق ہے۔ اِسی لئے راخل اپنے باپ کے بُت چرا لائی تھی۔ اِس کے علاوہ اور بھی تازہ کھدائی ہوئی ہے۔ مثلاً تل الیفل کی چوٹی پر جو یروشلیم

سے تین میل شمال کی طرف ہے ۔ اس پر ساؤل بادشاہ کا خط تھا ۔ وہ بھی مل گیا ہے ۔

ل ۔ بھیڑ دروازہ اور حوض کا دریافت ہونا ۔

۱۸۸۸ء میں یروشلیم کا بھیڑ دروازہ اور اُس کے پاس کا حوض بھی دریافت ہو چکا ہے ۔ قلعہ النونیہ (یروشلیم) جہاں پیلاطوس نے مسیح کی مصلوبیت کا حکم دیا تھا دریافت ہو چکا ہے ۔ خُداوند کے کفن کا ملنا جو اس وقت ٹورن میں موجود ہے ۔ گتسمنی میں اُس کی قبر کا دریافت ہونا اور اُس پر یادگار گرجے کا بننا ۔ مقام صعود آسمان کی دریافت ہونا یہ اثبات نہیں ہیں ؟

پھر ماہنامہ قاصد جدید لاہور جولائی ۱۹۹۱ء صفحہ ۱۳ کے مطابق ہارون کا بچھڑے جو سونے کا بنایا گیا تھا جس کی پوجا بنی اسرائیلیوں نے کی دریافت ہو چکا ہے ۔ جو شہر اشیکلاق سے ملا ہے ۔

کیا کھنڈرات نے تحریف و خطا سے مبّرا بائبل مُقدس کی بین گواہی دی ؟

"تو ہمی دان کہ چیست ۔ زبر گردون راز تمکین تو چیست
آن کتاب زندہ بائبل مُقدس ۔ حکمت او لایزال است قدیم"

۱۹ ۔ مختلف نسخوں کی گواہیاں

Carl Hewy, Reveatien And the

P 3230 London.

عبرانی میں کتب مُقدسہ سوائے چند ابواب کے (دانی ایل ۱ور

حزقی ایل) طوماروں پر لکھی جاتی تھی - دیکھیں یرمیاہ ۳۶ : ۱۴ ؛ حزقی ایل ۲ : ۹ ؛ زبور ۴۰ : ۷ ؛ زکریاہ ۵ : ۱ وغیرہ ......

عبرانی لوگ اُن کی بڑی تعظیم کرتے اور باادب طریقے سے اُن کی حفاظت کیا کرتے تھے - استثنا ۳۱ : ۲۴ - ۲۶ - یہ طومار قدس الاقداس میں محفوظ رکھے جاتے تھے - خروج ۴۰ : ۲۰ ؛ استثنا ۳۱ : ۲۴ - ۲۶ ؛ ۲ سلاطین ۲۲ : ۸ یہ کتب مقدسہ ہر دس سال کے بعد لفظ بہ لفظ پڑھی جاتیں - یشوع ۸ : ۳۵ ؛ استثنا ۳۱ : ۱۰ - ۱۳ - ان نسخوں کی وقتاً فوقتاً نقول تیار ہوتی رہتی تھیں - اور بادشاہ اس کی حفاظت کا عہد کرتا اور بعد میں اپنے ہاتھ سے ایک نقل تیار کرتا - استثنا ۱۷ : ۱۸ ؛ ۲ سلاطین ۱۱ : ۱۲ ؛ ۲ تواریخ ۲۳ : ۱۱ وغیرہ ... طرطلیان - ایپفنس - اگسٹین اور یوسبیس اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں جبکہ کلامِ بھی اس کی تصدیق فرماتا ہے -

دیکھیں یشوع ۲۴ : ۲۶ ؛ ۲ سلاطین ۲۲ : ۸ ؛ ۱ سموئیل ۱۰ : ۲۵ وغیرہ ......

یاد رہے کہ ابتدا میں یہ کتب مقدسہ خدا کے خیمے میں رکھی جاتی اور ہر سات سال کے بعد سارے نسخے تلاوت کیے جاتے - یہی وجہ ہے کہ ایک وقت وہ توریت کو بھول گئے اور بوقت مرمت ہیکل کی دیواروں میں سے ملی - پھر یہ نسخے انبیا زادوں کے مدارس میں جو نبوت - یریحو - جلجال اور بیت ایل میں تھے محفوظ کیے جاتے یہاں اُن کی حفاظت کی جاتی اور ان پر نگہبان مقرر کیے جاتے جس کی تصدیق قرآن بھی کرتا ہے کہ اس پر نگہبان مقرر تھے جو اُس کی صحت کے گواہ ہیں -

دیکھیں سورت المائدہ

اُس وقت ایک ہی نسخہ نہیں تھا بلکہ لاکھوں کی تعداد میں نسخے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ تحریف ناممکن ہے پھر بادشاہ اور اولادِ انبیا اُن کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ قوم یہود نے اپنے انبیاؤں سے بادشاہوں سے ہزاروں گلے کئے۔ لیکن انھوں نے اُن سے کبھی تحریف کرنے کا گلہ نہ کیا۔ وہ اِس بات کو تصوّر میں بھی نہیں لا سکتے تھے۔ تاریخ کلیسیا کہیں بھی اِس کا ذکر نہیں کرتی۔

بائبل مُقدس کے تحریف وخطا سے مبّرا ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ بعض الہامی کتب کا دوسرے لوگوں نے اپنی کتابوں (اپوکریفا) میں بڑی عقیدت کے ساتھ ذکر کیا ہے مثلاً

۲ سموئیل باب ۲۲ اور زبور ۱۸ کا۔ زبور ۱۴ اور ۵۳ کا تواریخ ۱۶: ۸-۲۲ اور زبور ۱۰۵: ۱-۱۵ کا۔ پھر تواریخ ۱۶: ۲۳-۳۴ اور زبور ۹۶ کا - ۲ سلاطین ۱۹-۲۰ ابواب اور یسعیاہ ۳۷: ۳۸ کا؛ یسعیاہ ۱۵: ۱۶ ابواب اور یرمیاہ ۴۸ باب کا۔ پھر غیر الہامی کتُب میں الہامی کتب کا کثرت سے استعمال ہُوا ہے۔ یہ بھی ثبوت اور دلیل ہے غیر محرف کتب مقدسہ کا دیکھیں اور معائنہ فرمائیں۔

غیر الہامی کتب میں	الہامی کتب کے اقتباسات
نامہ موسیٰ میں	خروج ۲۴: ۷ آیا ہے۔
جنگ نامہ خداوند میں	گنتی ۲۱: ۱۴ آیا ہے
کتاب الیاشر	۲ سموئیل ۱: ۱۸ آیا ہے۔
کتاب یاسون بن قانی میں	۲ تواریخ ۲۰: ۳۴ آیا ہے
کتاب سمعیاہ نبی میں	۲ تواریخ ۱۳: ۱۵ آیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اخبارِ نبی میں ۲ تواریخ ۹: ۲۹ آیا ہے۔
مشاہدات عیدو غیب بین میں ۲ تواریخ ۹: ۹ آیا ہے۔
اعمال سلیمان میں ا سلاطین ۱۱: ۴۱ آیا ہے۔
سیموئیل غیب بین کی تاریخ میں ا تواریخ ۲۹: ۲۹-۳۰ آیا ہے۔
نغمات سلیمان ایک ہزار پانچ تعداد ا سلاطین ۴: ۳۲-۳۳، آیا ہے۔
جاد غیب بین کے ذکر میں ا تواریخ ۲۹: ۲۹ آیا ہے۔۔۔۔۔۔
اب چند نسخوں کا تذکرہ قلمِ زبان ہوگا۔

ا۔ نسخہ اوریجن

اوریجن ایک مشہور مسیحی عالم تھا۔ جس نے ۲۳۰ء میں کتابِ مُقدس کا عبرانی متن لکھ کر سامنے کئی کالم بنائے۔ پہلے کالم میں ترجمہ۔ دوسرے کالم میں ہفتادی ترجمہ۔ تیسرے کالم میں ایکولا کا ترجمہ اور پھر آگے اُس وقت کے مشہور زمان تراجم کے ترجمے لکھے۔ کیا یہ واضح ثبوت نہیں ہے کہ بائبل مُقدس غیر محرف ہے۔

ب۔ نسخہ سینائی

۱۸۵۹ء میں ایک جرمن عالم تشنڈارف کوہ سینا کی خانقاہ میں گیا۔ ایک راہب نے اُسے ایک قدیم مگر مکمل نسخہ دیا جس میں دونوں عہد نامے محفوظ تھے۔ یہ نسخہ چوتھی صدی مسیحی میں لکھا گیا جو نسخہ سینائی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اِس سے پہلے بھی اِس

جرمن عالم کو خانقاہ کیتھرین سے چند اوراق ملے تھے پھر اور انتالیس اوراق ملے۔ یہ سب کچھ دونوں عہدناموں کے تحریف وخطا سے مبّرا ہونے کے اثبات ہیں۔ یہ نسخہ اور اوراق لندن کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے اس نسخے سینائی کا عکس پیش کیا جو ۱۵″ × ۱۳½″ ہے ہر صفحہ پر چار کالم ہیں۔

ج۔ نسخہ مانچسٹر

یہ نسخہ سنہ ۱۳۲ء میں لکھا گیا۔ جس میں یوحنا کی انجیل کی چند آیات نقل ہیں۔ جو مانچسٹر کی رے لینڈ لائبریری (Ray Land) میں موجود ہے۔

د۔ نسخہ ویٹیکن

اس نسخے کا عکس سنہ ۱۸۹۰ء میں پیش کیا گیا۔ اس کا قرطاس ۱۰½″ × ۱۰½″ ہے۔ سنہ ۳۲۵ء کا لکھا ہوا ہے۔ سنہ ۱۸۷۰ء سے ویٹیکن (روم) میں پڑا ہے۔ یہ نسخہ یونانی میں دونوں عہدناموں کو پیش کرتا ہے۔

ڈ۔ نسخہ بیزائی

یہ نسخہ سنہ ۱۸۹۹ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے عکسی تصاویر کے ساتھ شائع ہوا۔ اس میں عہدِ جدید یونانی اور لاطینی زبانوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس کا قرطاس ۱۰″ × ۸″ ہے۔ اس نسخہ کو سوھویں صدی میں

بس ایک عالم دین بھیوڈر بیزا نے شہر لینز (LYONS) کی خانقاہ سے حاصل کیا۔ اُس وقت کلیسیائے لینز کے پاس عہد جدید کے کئی ہزار یونانی نسخے موجود تھے۔ جن کا تعلق ابتدائی صدیوں سے ہے۔ غور فرمائیں!

(۱) ۵۰ء سے ۳۰۰ء تک ساٹھ یونانی متن

(۲) ۳۰۰ء سے ۵۰۰ء تک دو صد یونانی متن

(۳) ۵۰۰ء سے ۱۴۰۰ء تک تین ہزار یونانی متن

پھر اور بھی مختلف ادوار کے پندرہ سو پنیسٹھ (۱۵۶۵) نسخے تھے۔ جب سو کل تعداد چار ہزار آٹھ سو پچیس تھے۔ ان سب کا مقابلہ کیا گیا تو لفظی مطابقت پائی گئی۔ یہ سب کچھ انجیل جلیل کو تحریف سے مبرا قرار دیتے ہیں۔

ذ۔ نسخہ ایکولا

ایکولا ایک بُت پرست رُومی شہری تھا۔ جو قیصر رُوم کے حکم سے پہلی صدی مسیحی کے آخر میں سرکاری کام کی غرض سے یروشلیم آیا۔ یہاں آکر وہ مسیحی ہوگیا۔ لیکن اُس کی عادات مسیحی نہ تھیں۔ چنانچہ کلیسیائے یروشلیم نے اُسے کلیسیا سے خارج کر دیا۔ کلیسیا سے خارج ہونے کے بعد وہ یہودیت کا سرگرم رُکن بنا اور اُس نے عہد عتیق کا نیا ترجمہ لفظی جو ۱۰۰ء میں مکمل ہوا کیا۔ آج بھی یہ ترجمہ موجودہ الہامی متن سے بالکل لفظی مطابقت رکھتا ہے۔ اور ثبوت فراہم کرتا ہے کہ پرانا عہد نامہ تحریف و خطا سے بالکل مبرا ہے۔

س۔ نسخہ واشنگٹن

یہ نسخہ سنہ ۱۹۰۶ئہ میں ایک امریکن فری نامی شخص نے مصر سے خریدا اب واشنگٹن میں موجود ہے بعض علما کی رائے ہے کہ یہ نسخہ سنہ ۲۲ئہ کا ہے۔ لیکن اور علما کہتے ہیں کہ یہ چوتھی صدی کا ہے نسخہ کسی صدی کا بھی ہو۔ یہ ثبوت ہے کہ بائیبل مقدس محرّف نہیں ہے۔

ٹ۔ نسخہ اسکندریہ

سکندریہ کے پیٹرک سرل لوکرس کے کتب خانہ میں تھا۔ جس نے سنہ ۱۶۲۵ئہ میں جیمز اوّل شاہ انگلستان کو نذر کر دیا اس نسخے کا سن تحریر ۲۵۴ء کا ہے نہایت پتلے چمڑے پر لکھا ہوا ہے اس کی تحریر یونانی کے جلی حروف میں ہے اس کا تقطیع ۵/۸ ۱۲ × ۳/۸ ۱۰ ہے اس کے ۷۷۳ اوراق ہیں۔

ز۔ نسخہ کلڈرومانتانس

یہ نسخہ مقدس پولوس رسول کے خطوط پر مبنی ہے اور اس کا متن تحریر چھٹی صدی مسیحی کا ہے۔ یہ نسخہ مصر کے علاقہ فیوم کے جنوب میں تبتبتی مس کی چٹانی غار سے ملا تھا۔ گرین فیلڈ اور ہنٹ (HENT) نے جب اس مقام کو کھودا تو مگر مچھ کی کھال سے یہ نسخہ ملا۔ اب اس جیسے کئی نسخے اس مقام کے گردو نواح سے مل رہے ہیں۔

ر۔ نسخہ افراہیمی

سولھویں صدی میں یہ نسخہ اطالیہ آیا اور یہاں اسے شاہ کی نذر کیا گیا۔ اُس دن سے آج تک یہ شاہی نسخہ بھی کہلا رہا ہے۔ جب کیتھرین شاہ فرانس کی ملکہ بنی تو وہ اُسے فرانس لے گئی۔ اب یہ نسخہ فرانس میں پڑا ہے۔ اس کے ۲۰۹ اوراق ہیں اور اس کا قرطاس ½۱۲ × ۹ ہے۔ اِس نسخے میں چمڑے پر یکے بعد دیگرے دو تحریریں ایک دوسری کے اوپر لکھی ہوئی ہیں۔ اِس میں عہد عتیق کی چند کتب جبکہ نیا عہد نامہ تمام سوائے تھسلنیکیوں کے دُوسرے خط اور یُوحنا کے دوسرے عام خط کے لکھا ہُوا ہے۔

س۔ نسخہ کھوپڑی

یہ نسخہ کھوپڑی نام خانقاہ سے ملا ہے یہ نسخہ شامی زبان میں تحریر ہے اِس میں عہد جدید کی بعض آیات کی تفسیر بھی رقم ہے اِس نسخہ کو کسی یعقوبی کلیسیا کے بزرگ نے لکھا تھا۔

ش۔ نسخہ کھجوری

یہ نسخہ عثمانیہ یونیورسٹی کی سنسکرت اکیڈمی میں محفوظ ہے۔ اِس پر پیدائش کا ۳۷ واں باب لکھا ہُوا ہے۔ یروشلیم کی عبرانی اکیڈمی اب اِس نسخہ کی پڑتال کر رہی ہے یہ نسخہ کسی یہودی عالم کی تحریر لگتی ہے۔ کھجُور پر لکھے جانے کا اگرچہ رواج نہ تھا تو بھی اِس کی اپنی اہمیت ہے۔ کھجُور

Scanned with CamScanner

پر لکھے جانے کے باعث اسے کھجوری نسخہ کہا جاتا ہے۔ یروشلیم کی تباہی کے بعد اہل یہود جب نقل مکانی کر کے جنوبی ہند آئے تو یہ نسخہ اپنے ساتھ لیتے آئے۔ یہ دنیا میں بائبل کا واحد نسخہ ہے۔ جو کھجور کے پتوں پر لکھا گیا۔

ص۔ نسخہ کوڈکس

یہ نسخہ مصر سے دریافت ہوا تھا۔ یہ جان رے لینڈز کتب خانے میں محفوظ ہے اس میں یوحنا کی انجیل ہے یہ نسخہ ۱۳۰ء سے پہلے کا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس پاپیرس کے دور اوّل کے پچاس اور دور دوم کے ۷۰ نسخے موجود ہیں۔ جن میں سے ۵۷ مکمل عہد جدید کے ہیں۔

ض۔ نسخہ ۵ بیسرس (کیبو)

یہ نسخہ ۱۵ انجیل یوحنا پر محیط ہے۔ ب، نسخہ لندن عجائب گھر میں آج ہزاروں نسخوں کے ساتھ مل کر ببانگ دہل اعلان کر رہا ہے کہ بائبل مقدس بلا تحریف و لاخطا ہے۔

۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کو لندن ٹائمز اخبار نے اس کی دریافت کو منظر عام پر لانے کی جرأت کی۔ جنوری ۱۹۲۴ء میں بائبل ان دی ورلڈ اخبار نے سر فرانس بیسٹرٹی کے حوالہ سے اس کی قدر و قیمت کے بارے میں ایک مضمون شائع کیا۔ اس کے ۴۲ اوراق ہیں جبکہ صفحات ۸۴ ہیں۔ نسخوں کی گواہی کے ضمن میں ہم نے اوراق حجم (سائز) صفحات تک کو بیان کیا ہے۔ کیا یہ اہم نہیں ہے۔ عجائب گھروں اور ان کے علاوہ یہ

جہاں جہاں موجود ہیں سب کچھ بتایا ہے اب کونسی گنجائش باقی ہے کہ کہیں کہ بائبل مُقدس محرّف ہے ہم صرف یونانی۔ قبطی۔ لاطینی۔ سریانی۔ حبشی۔ آرامی عبرانی زبانوں کو سیکھیں اور خود ماضی کے علما کی طرح تحقیق کریں۔ تب ساری تسلّی ہو جائے گی۔ زبانوں کو تو ہم جانتے نہیں۔ اُصول تنقید اور پرکھ سے تو ہماری آشنائی نہیں۔ لیکن رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ رٹ ہماری مُقدس کتاب کو بدل نہیں سکتا۔ اور نہ ہی اِس سے ہماری بائبل کی صحت پر اثر پڑے گا۔ (جان رائے کی ڈائری۔ لندن) (لندن ٹائمز ۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۳ء دسمبر تا جنوری کے ماہ) (بائبل ان دی ورلڈ اخبار جنوری ۱۹۲۴ء بحوالہ سر فرانسس پیٹری بھی دیکھیں)۔

۲۰۔ آبائے کلیسیا کی گواہی

۱۔ بزرگ بردلصیان

جب اُن کی عمر ۲۵ برس کی تھی تو ترکی میں ایڈیسہ (عرفہ) کے گرجا کے قریب سے اِس کا گذر ہُوا۔ بشپ کے وعظ سے متاثر ہو کر حلقہ بگوشِ مسیحیت ہُوئے۔ تاریخ میں پہلے شاعر ہونے کا اعزاز انہی کو حاصل ہُوا۔ ان کی شاعری بائبل مُقدس کے ضمن میں تھی۔ اُن کی شاعری اور گواہی بائبل مُقدس کے تحریف و خطا سے مبرّا ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

۲۔ بشپ پولیکارپ

بشپ پولیکارپ یوحنا رسول کے شاگرد اور سمرنا کی کلیسیا کے بشپ

Scanned with CamScanner

تھے۔ مکاشفہ میں سمرنا کی کلیسیا سے خطاب کے ضمن انہی کو خطاب کیا گیا تھا۔ وہ بزرگ ایرنیس اور لفناطیوس کے ہمعصر تھے۔ ۶۹ء میں پیدا ہوئے۔ اس نے براہ راست رسولوں سے تعلیم پائی تھی۔ انہیں ۱۵۵ء میں قیصر انیٹونس پائیس کے حکم سے آگ میں جلا کر شہید کر دیا گیا۔ انہوں نے اپنی حیات میں بہت ساری کلیسیاؤں کو خط لکھے۔ مگر فلپیوں کی کلیسیا کو جو خط لکھا اس میں انجیل کے حوالے اور حقائق بیان کئے۔ انہوں نے اس خط میں ۱۱۹ اناجیل اربعہ کے اور ۳۶ اقتباسات خطوط سے درج کیے (رسولی بزرگ۔ پی کیول سنگھ) (حقائق بائبل۔ سیموئیل۔ مطبوعہ مصر) ان سے بائبل مقدس کے تحریف و خطا سے مبرا ہونے کے اہم ضروری ثبوت فراہم ہوتے ہیں۔

۳۔ بشپ ایرنیس

مقدس ایرنیس بشپ پولیکارپ کے شاگرد اور کلیسیا لیون کے بشپ تھے۔ انہیں ۲۸ جون ۲۰۲ء میں شہید کر دیا گیا۔ اُن کی کتاب "بدعتوں کی تردید" بہت مشہور تھی۔ (بدعتوں کی تردید از بشپ ایرنیس مطبوعہ لیون۔ ایشیائے کوچک) اس کتاب میں ۱۰۸۸ حوالے اناجیل اربعہ سے ۱۹۴ حوالے رسولوں کے اعمال سے ۵۳۲ حوالے خطوط سے اور ۲۵ حوالے یوحنا عارف کے مکاشفہ سے لئے گئے۔

۴۔ مقدس یوسطین شہید

انکی کتاب (طریفو سے بحث۔ یوسطین شہید نابلس) بہت مشہور

ہے۔ یہاں سے بہت سارے آبا کلیسیا کے حالات ملتے ہیں۔ مقدس یوسطین شہید سامری شہر نابلس کے رہنے والے اور مسیحیت کے پہلے عظیم فلاسفر اور دیسی بزرگ تھے۔ انہوں نے بائبل مقدس کی صداقت و الٰہیات کے بارے کئی مباحثے کیے وہ ۱۴۰ء میں شہید کر دیئے گئے۔ انکی کتاب سے اخذ ہوتا ہے کہ بائبل مقدس کلی طور پر تحریف و خطا سے مبرا ہے۔ (مزید دیکھیں رسولوں کے نقش قدم پر۔ بشپ ینگ۔ لاہور)

۵۔ کلیمنٹ آف رُوم (رومی ۴:۳)

وہ مقدس پطرس اور مقدس پولوس رسول کی وساطت سے رُوم کے بشپ مقرر کیئے گئے۔ (کلیسیائے روما ویٹیکن بشپ آنسر ریکارڈ روم شہر) کلیسیا کے ریکارڈ کے مطابق وہ کلیسیائے رُوم کے چوتھے بشپ ہیں وہ قیصر تراجان کے عہد میں ۱۰۰ء میں فوت ہوئے۔ ۹۶ء میں انہوں نے کرنتھس کی کلیسیا کو جو خط لکھا (رسولی بزرگ پی۔ کیول سنگھ) وہ بائبل کی صداقت پر گواہی ہے۔ جس میں تمام بائبل کے بہت سارے حوالے درج ہیں۔

۶۔ مُقدس طرطلیان

یہ بزرگ ۱۶۰ء میں کارتھیج میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۵ء میں انہوں نے مسیحیت کو قبول کیا۔ وہ بہت بڑے مصنف اور وکیل تھے۔ انہوں نے قیصر سویرس کے حکم پر ۱۹۷ء میں کلیسیائے کارتھیج پر ظلم و ستم کی تاریخی کتاب لکھی موجودہ کتاب (شہیدان کارتھیج) اس کتاب سے ماخوذ

ہے۔ انہوں نے "میری راہبانی زندگی" پر شہرہ آفاق کتاب لکھی جس میں خود کو زیادہ موضوع بحث بنایا۔ انہوں نے اگرچہ ساری انجیل کو اپنی تحریرات میں کثرت سے استعمال کیا تو بھی پطرس کا دُوسرا خط اور یُوحنا کا دوسرا اور تیسرا خط کچھ زیادہ ہی استعمال کیا ہے۔ ان کی کُتب سے اخذ ہوتا ہے کہ انہوں نے ۳۸۸۲ اقتباسات انجیل کے استعمال کئے۔ اناجیل اربعہ کے ۲۰۲ - رسولوں کے اعمال کے ۲۷۹۷ اور خطوط کے اور مکاشفہ کے ۲۰۵ حوالے استعمال کئے گیا یہ بائبل کے تحریف و خطا سے مبرّا ہونے کا ثبوت نہیں ہے۔

۷ - مُقدّس اغناطوُس - (بشپ)

انطاکیہ کے سریانی خاندان سے تعلق تھا ایک روایت ہے کہ جب یہ بچہ ہی تھا تو یسُوع نے انہیں اپنی گود میں اُٹھایا اور برکت دی۔ (مرقس ۱۰: ۱۳) - یہ بشپ پولیکارپ کے شاگرد اور انطاکیہ کی کلیسیا کے بشپ تھے۔ قیصر تراجان کے عہد میں جب وہ شہادت کے لئے جا رہے تھے تو راہ میں انہوں نے افسیوں، مگنیشوں، قرنتس - روم اور فلدلفیہ و سمرنا کی کلیسیاؤں کو خطوط لکھے - اِن کے خطوط تمام انجیلی حوالوں سے پُر ہیں - (رُسولی بزرگ از پی۔ کیول سنگھ)

۸ - بشپ پاپیاس

بشپ پاپیاس ۷۰ء میں پیدا ہُوا اور بعد میں ہیراپلس کا بشپ بنا۔ وہ مُقدّس فلپس (اعمال) کی بیٹیوں سے واقف تھا جو نبوت کیا

کرتی تھیں - وہ اس کی ڈیواسیس میں تھیں - انہوں نے ایک کتاب "کلام کی تشریح" لکھی جس میں کثرت سے بائبل مُقدس کے حوالجات ملتے ہیں انہیں ۱۳۰ء میں شہید کر دیا گیا -

۹ - مُقدس ہرماس

انہوں نے ایک کتاب "ہرماس کا شعبان" لکھی تھی - مُقدس پولوس رسول نے رومیوں کے خط میں اسے سلام لکھا - وہ پوپ پائیس اوّل کے بھائی تھے - ان کے خطوط میں بائبل کی محک صحت کے بارے بہت زیادہ اور مدلّل مواد ملتا ہے -

۱۰ - مُقدس کواڈریٹس (بشپ)

بشپ کواڈریٹس آف ایتھنی قیصر ہیڈریان کے دور میں عین عالمِ شباب میں تھے اور بطور بشپ ایتھنی میں قیام پذیر تھے - انہوں نے معذرت ناموں کی ابتدا کی اور اُن معذرت ناموں میں انجیل جلیل کثرت سے استعمال کی -

۱۱ - مُقدّس ارسطید

یہ اتھینی کے مسیحی فلاسفر اور بشپ کواڈریٹس کے شاگرد رشید تھے - انہوں نے بڑی دلیری کے ساتھ معذرت ناموں کے ذریعے قیصر ہیڈریان کے سامنے انجیل کی سچائی پیش کی - یہ بھی معذرت نامے تحریر کیا کرتے تھے -

Scanned with CamScanner

۱۲- مُقدّس اتھناگورس

یہ شخص اتھینی کا فلاسفر تھا اور مسیحیت کے خلاف کتب لکھنے کے شوق میں مسیحی کتب کا خوب مُطالعہ کیا کرتا تھا۔ اِسی مُطالعے نے اِسے مسیحی بننے اور سکندریہ کے کلیمنٹ کا شاگردِ خاص ہونے کا اعزاز بخشا۔ انہوں نے دو معزرت نامے لکھے۔ جو قیصر مارکس اور ملیتس کے نام تھے۔ جس میں انہوں نے بائبل مُقدس کے بہت زیادہ حوالے دے کر ثابت کیا کہ یہ سچائی ہے اور اس کی صحت بلا شبہ محکّم ہے۔ وہ بائبل مُقدس کو بانسری سے تشبیہ دیا کرتا تھا۔

۱۳- بشپ تھیفلس

بشپ تھیفلس اوائل عمر میں بت پرست تھا۔ بعد میں مسیحی ہوا ۱۶۸ء میں بشپ آف انطاکیہ بنا۔ اُس نے کافی کتب لکھیں۔ اِس بزرگ نے سب سے پہلے لفظ "تثلیث" اِستعمال کیا۔ اور کلام کی سچائی بیان کرنے اور اُس کی صحت پر گواہی دینے میں پیش پیش رہا۔

۱۴- بشپ ملیتو (Millito)

دوسری صدی مسیحی میں یہ بشپ آف سارڈِس تھے۔ انہوں نے ساری زندگی بدعتوں بدعتیوں اور کلامِ مُقدس کی سچائی بیان کرنے میں صرف کر دی۔ ایک درجن کے قریب کتابیں لکھیں۔ بپتسمہ، قیامتِ المسیح اور کلامِ سچا اور صحت مند ہے کے موضوع پر کتابیں لکھیں

Scanned with CamScanner

اس کے علاوہ ۔ خُداوند کا دن (اتوار) مسیحی مہمان نوازی اور مسیح کی پیدائش پر شہرہ آفاق کتب تحریر کیں ۔

۱۵ - مُقدّس پینٹیس

یہ ہستی ۱۵۰ء میں پیدا ہوئی ۔ سکندریہ کی مشہورِ زمانہ یونیورسٹی کے دوسرے پرنسپل تھے ۔ انہوں نے اُس زمانے میں بے شمار کتب بابت صداقت کلامِ مُقدس تحریر فرمائیں ۔ ہمارے ملک پاکستان اور جنوبی ہند میں مُقدس توما کے بعد انجیل کی سچائی بیان کرنے اور لوگوں سے مباحثے کرنے کے لئے آئے ۔ یہاں سے ایک وفد بشپ آف سکندریہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہوں نے کچھ عرصے کے لئے شمالی ہند (موجودہ پاکستان) میں یہ انمول تحفہ بھیجا ۔

۱۶ - بزرگ فیلکس

یہ شخص رُومی کلیسیا کا رکن اور بلند پایہ وکیل تھا ۔ انہوں نے بائبل کی روشنی میں بائبل کی صداقت پر ایک معذرت نامہ لکھا اور اِس معذرت نامے کی دنیا قائل تھی ۔

۱۷ - باسل اعظم (بشپ)

کپدوکیہ کے مسیحی خاندان میں آنکھ کھولی ۔ ایتھینز میں یُونانی فلسفہ پر عبور حاصل کیا ۔ ترقی کرتے کرتے بشپ بنے ۔ انہوں نے کلام کی سچائی اور مسیحی علمِ الٰہی پر بہت کچھ لکھا ۔

۱۸- بزرگ اوریجن

اسکندریہ کے کلیمنٹ کے شاگرد رشید ہونے کے علاوہ اہنی کے مدرسہ الہیات کے اُستاد اعلیٰ بھی تھے۔ اہنوں نے اِس قسم کا ایک سکول قیصریہ میں بھی کھولا۔ بُت پرستوں سے مباحثے بائبل کی صداقت بیان کرنا اُن کی زندگی کا شعار رہا۔ تفاسیر بائبل اور تردید قلبس کے ضمن ایک شہرہ آفاق کتاب لکھی۔

۲۱- قدیم آبآء کی کتابوں سے گواہیاں

ہمارے اِن قدیم آبار نے بائبل مُقدس بلا تحریف و لاخطا کے موضوع پر بہت ساری کتب لکھیں۔ چند ایک کا تذکرہ پیشِ خدمت ہے۔

۱- تعلیم الرُسل

تعلیم الرُسل کتاب خُداوند مسیح کے شاگردوں کے شاگردوں نے جنہیں دیلی یا مناظر لوگ کہا جاتا ہے۔ تصنیف کی۔ اسکندریہ کے کلیمنٹ یوسیفس مورخ نے اِس کتاب کے بہت سارے اقتباسات اپنی کتب میں درج کیئے۔ اِس کتاب کی عبارت مُقدس متی۔ مرقس اور یوحنا رسول سے ہو بہو ملتی ہے اور یہ ثبوت اپنی ذات میں یکتا ہے کہ بائبل مُقدس کی صحت و صداقت کا محک معیار ہے۔

۲- برنباس کا خط

مُقدس برنباس وہی شخصیت ہے جو مُقدس پولوس رسول کا ہمسفر تھا۔ اُس نے کلیسیاؤں کو ایک نادر خط لکھا جو برنباس کے خط سے جانا جاتا ہے۔ یہ خط اگرچہ غیر الہامی ہے۔ تو بھی ایک بلند مقام رکھتا ہے۔ اِس خط کا طرزِ تحریر۔ اسلوب بیان طریقہ استدلال اور طریقہ اقتباس بالکل مُقدس پولوس رسول کی طرح ہے۔ اِس خط میں استعمال ہونے والے اقتباسات خطوط پولوس رسول ہیں۔ اِسی خط سے اسکندریہ کے کلیمنٹ بزرگ اور رغنین اور مُقدس جیروم نے اپنی تحریرات میں کافی اقتباسات لیے اور استعمال کیئے۔ یہ خط کلام مقدس کے بلا تحریف ہونے کی محکم دلیل ہے۔

۳۔ دیاغناطس کے نام یوسطین کا خط

یہ خط عہد جدید کی کتب مثلاً افسیوں کے نام خط۔ رسولوں کے اعمال۔ فلپیوں پہلا باب کرنتھیوں کا دُوسرا خط انجیل یُوحنا طیطس کے نام خط اور تیمتھیس کے نام خطوط پر محیط ہے یعنی یہاں سے اقتباسات لئے گئے ہیں۔

۴۔ نظریات رُسل

اگرچہ اِس کے مصنف کے بارے میں اختلاف رائے ہے اور کوئی بھی وثوق سے نام نہیں جانتا۔ تو بھی یہ کتاب کلیسیا کی قدیم ترین کتاب ہے۔ جو ابتدا کلیسیا میں قلمبند ہوئی۔ جس میں عہد جدید۔ خطوط کو حد سے زیادہ استعمال کر کے کلیسیا کے لئے انجیل کی روشنی میں قوائد وضوابط

Scanned with CamScanner

وضع کیئے گئے۔ یہ کتاب انجیل اور عہد نامہ قدیم کے تحریف سے مبّرا کی صداقت پیش کرتی ہے۔ الغرض اخروج ۲۰ باب اور پہاڑی وعظ بائبل مُقدس میں ایسے مضامین ہیں جن کو سوائے خدا کے اور کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ اِنہی دو باتوں کو بنیاد بنا کر اِس کتاب کے مصنف نے بائبل مُقدس کے متن کو کُلی طور پر الہامی اور خُدائی کہا ہے اور ساتھ ہی یہ بیان کرنے کی بھی سعی کی ہے کہ اِس کو کوئی جسمانی ہاتھ بدلنے کی ناپاک کوشش نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی انسان خُدا سے بڑا ہے کہ وہ زبردستی ایسا کر سکے اور نہ ہی خدا کمزور ہے کہ وہ ایسا ہونے دے۔

۲۲۔ بائبل مُقدّس کا اعداد و شمار

بائبل مُقدس پر الزام تحریف لگانے والے یہ نہیں جانتے کہ محققین نے تو اِس کی گنتی بھی کر رکھی ہے مثلاً

اِس کی کل چھیاسٹھ کتب ہیں۔ اِسے ابواب و آیات میں تقسیم کیا گیا۔

۱۵۶۰ء میں جینوا کے مقام پر گنتی ہوئی۔

بائبل مُقدس کے کل ابواب ۱۱۸۹ ہیں جبکہ کل آیات ۳۱۱۰۲ ہیں۔ اِس کے کل الفاظ ۷۷۵۶۹۳ ہیں۔ پُرانے عہد نامے کے کل ابواب ۹۲۹ اور آیات ۲۳۱۴۵ ہیں۔ جبکہ نئے عہد نامے کے کل ابواب ۲۶۰ ہیں۔ اور آیات ہیں ۷۹۵۷۔

بائبل مُقدس کی درمیانی آیت زبور ۱۰۲: ۲ ہے جو بائبل مُقدّس

کی دسویں آیت ہے۔ بائبل مُقدس کا سب سے چھوٹا زبور ۱۱۷ ہے۔
جس کی صرف دو ہی آیات ہیں۔ سب سے بڑا زبور ۱۱۹ ہے جس کی ۱۷۶
آیات ہیں۔ ایوب کا ۲۹ واں باب عہدِ قدیم کا درمیانی باب ہے۔ رومیوں
کے خط کا تیسرا باب نئے عہد نامے کا ۱۳۰ واں باب ہے جو عہد جدید
کے کل ابواب کا آدھا ہے۔

انگریزی زبان میں عزرا ۷ : ۲۱ میں تمام انگریزی حروف تہجی آتے ہیں
ماسوائے جے (J) کے۔ بائبل مُقدس کی سب سے بڑی آیت آستر ۸ : ۹ ہے۔
جبکہ سب سے چھوٹی آیت یوحنا ۱۱ : ۳۵ ہے۔ یسوع کے آنسو بہنے
لگے۔ (Jesus wept) خداوند مسیح پرانے عہدنامے کی ۲۲ کتب کو
دہراتا ہے جبکہ متی کی انجیل ہی میں ۱۹ مرتبہ پرانے عہد نامے کو دہراتا ہے۔
مرقس میں ۱۵ دفعہ۔ لوقا میں ۲۵ دفعہ یوحنا میں ۱۱ دفعہ۔ عبرانیوں میں
۸۵ دفعہ اور مکاشفہ میں ۲۴۵ دفعہ۔ بائبل مقدس کا دلچسپ Fact
دیکھیں۔

"GOD, MAN, SIN, Redemption, Justification, Sanctication. IN two Words - grace, glary. IN one Word - Jesus."

بائبل مُقدس میں دس ہزار سالوں کے واقعات مندرج ہیں۔
اِسے سولہ سو سالوں میں مکمل کیا گیا۔ الہامی صورت میں اور ۴۰
مصنفین نے یہ کام مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر سرانجام دیا۔
اِن سارے اعداد و شمار کے مطابق آپ اِس کا مُطالعہ کریں۔ اگر یہ
محرّف ہے تو اندازہ کر لیں کہ ہم جھوٹے ہیں اگر نہیں تو آپ الزام تحریف

لگانا چھوڑ دیں۔ (ایک اسلام صفحہ ۱۰۲ ۔ ڈاکٹر غلام جیلانی برق)۔
(قاموس الکتاب ۔ ڈاکٹر ایس ۔ ایف خیر اللہ ۔ (پادری)
(What the Bible is all About - P. 12 By HENRietta. C Mears U.S.A 1953)

بائبل مُقدس میں الف ۲۲۳۷۷ مرتبہ جبکہ ب ۳۵۲۱۸ مرتبہ۔ استعمال ہُوا ہے ۔ اندازہ لگائیں ۔ کیا بدلا؟ کہاں سے بدلا؟ کس نے بدلا؟ کب بدلا؟

۲۳ ۔ بائبل مُقدّس میں مندرج بعض بُری حرکات سے گواہی

بائبل مُقدس میں نسلِ انسانی کی بعض بُری حرکات کا بیان بھی ہُوا ہے۔ اگر ہم نے بدلنا ہوتا تو سب سے پہلے اِن بُری حرکات کے حوالے ضائع کرتے لیکن ایسا نہ ہُوا ۔ خُدا کی یہ مرضی تھی کہ یہ بیان پر ہمارے لیئے عبرت ٹھہریں ۔ تاکہ ثابت ہو کہ خُدا کسی کا طرفدار نہیں ۔ جس جس نے بھی گناہ کیا درج ہُوا ۔ کسی کی کیا مجال جو ایک شوشہ یا نقطہ بدل سکے۔

داؤد نے حتی اوریا کی بیوی سے زنا کیا ۔ ۲ سیموئیل ۱۱ : ۲ سے باب کے آخر تک ۔

پھر لوط کی بیٹیوں کا باپ سے زنا کرنا ۔ پیدائش

بھائی کا بہن سے زنا کرنا (ابی سلوم ۔ تمر وغیرہ)

سُسر کا بہو سے زنا کرنا ۔

بیٹے کا ماں سے زنا کرنا۔
یہ سب کچھ درج ہے اگرچہ انسانی عقل نہیں مانتی لیکن بائبل کہتی ہے۔ اور آج بھی ایسا ہوتا ہے۔ ایسی بُری حرکات کا جب تذکرہ ہے۔ تو پھر ہم نے اور کیا بدلنا تھا حالانکہ بدلنے والی تو یہی باتیں تھیں کیا اس نقطے سے بائبل مُقدس کے تحریف و خطا سے مبرّا ہونے کا ثبوت نہیں ملتا؟ سوچنے کا امکان ہے!

۲۴- مختلف ادوار میں بائبل کا غالب اثر

(اقتباس The History of England
P 367 By. G.M - Trevelyan)
(ہماری کتب مُقدسہ - پادری جی - ٹی مینلی - لاہور)
(مضمون - کتب مُقدسہ کی صداقت از پروفیسر ایس - جے امام الدین - سابقہ پروفیسر گارڈن کالج راولپنڈی
(The New Bible Hand Book I.V.P. London)

یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ بائبل مُقدس کا مختلف زمانوں میں غالب اثر رہا کیونکہ یہ صداقت پر مبنی ہے۔ اِسے خدا کے کلام کے طور پر قبول کیا گیا۔ (اتھسل ۱: ۱۳)۔ کیونکہ اِس پر پُرانے عہدنامے کے نوشتوں (اعمال ۲: ۱۶۔ ۱۷، ۲ : ۳، ۱۱) اور اُس کے بعد کے "نشانات" (مرقس ۱۶ : ۲۰، اعمال ۵ : ۱۲، ۱۹ : ۱۸۔۲۰ کی مہر تھی۔ نشانات بند ہو گئے۔ لیکن رُوح القدس اور پیش گوئیوں کے پُورا ہونے کی شہادتیں تاحال باقی ہیں۔

خدا کے کلام کو مسیح اور اُس کے شاگردوں نے مستند کتاب سمجھا (توریت وصحائف) اِسی لئے دوسری صدی میں نومریدوں نے اِس الہامی کلام کو قبول کیا۔ اِسی طرح نیا عہدنامہ بھی قبولیت پکڑتا گیا۔ آئیرنیس اِسے کلمۃ اللہ اور رُوح اللہ کے الفاظ کہتا ہے۔ اوریجن کہتا ہے کہ رُوح القدس کی مدد سے شاگردوں کے لئے غلطی کرنا اور کسی چیز کو فراموش کرنا ناممکن تھا۔ ڈیوکلیشن اور دوسرے بدسگاں ایذارسانوں کا بائبل کو جلانا پاک نوشتوں کے اثر اور گرفت کو نہ روک سکا۔ مشرقی اور مغربی ممالک کے زوال کے باوجود بھی لوگ بائبل کے نسخوں کو اپنے لئے ہاتھوں سے نقل کرتے رہے اور دُور و نزدیک اِس کے تراجم ہوتے رہے۔ اگر جو مصائب بائبل پر ٹوٹے کسی اور کتاب پر ٹوٹتے تو پھر اندازہ ہوتا کہ اتنی مشکلات کے باوجود اِس کا قائم رہنا اور ہر ایک جگہ پر اثر انداز ہونا ہی اِس کی صداقت اور غیر محرّف ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ کلام کی یہ صفت ہوا کرتی ہے کہ وہ بے انجام واپس نہیں آتا (یسعیاہ)

پندرھویں صدی میں جب تعلیم و تربیّت عام ہوئی سکولز کالجز اور یونیورسیٹوں کا قیام عمل میں آیا تو ہنری ہشتم نے حکم جاری کیا کہ ہر گرجا گھر میں ایک انگریزی بائبل رکھی جائے۔ اُس وقت اصلاح کلیسیا کی تحریک بھی پھیل رہی تھی۔ مسٹر جے۔ آر گرین اپنی کتاب "انگریزوں کی مختصر تاریخ میں" اِس کے بعد کے حالات کو یوں تحریر کرتا ہے۔

بائبل گرجوں اور گھروں میں پڑھی جاتی تھی۔ اور ہر جگہ جب اُس

کے الفاظ کانوں میں پڑتے تھے - جن کو رُسومات نے بیکار نہ کیا تھا تو مذہبی جوش کی تحریک ہوتی تھی -

کسی قوم میں اس سے زیادہ کبھی تبدیلی نہیں ہوتی کہ وہ کلامِ خُدا کے سایہ میں ایک جگہ جمع ہوں - اہلِ انگلستان ایک کتاب کے پیرو ہو گئے اور وہ کتاب بائبل مُقدس تھی " ۱۶۱۱ء کے مصدقہ ترجمہ بائبل کے بارے میں جی - ایم ٹریویلین کہتا ہے " کہ اِس کے مُطالعہ کا اثر ہماری قوم کے چال چلن تصورات اور ذہن پر آئندہ تین صدیوں تک اتنا زیادہ پڑا کہ اگسٹین کے زمانے سے آج تک اِس کی مثال نہیں ملتی - (جی - آر - ٹریویلین - دی ہسٹری آف انگلینڈ صفحہ ۳۶۷) اور نا ہی ہماری کل تاریخ میں کسی علمی اور ادبی تحریک کا اتنا اثر ہُوا ہے - موجودہ زمانے کے مصنفین اور واعظین کے الفاظ کو اس شہادت کے ساتھ ملانا نہایت ضروری ہے -

پچھلی صدی میں مشنری خدمت نہایت وسیع پیمانہ پر ہوئی - علاوہ ازیں بائبل کے تراجم مختلف ممالک میں پہنچ گئے - اور اس کے الفاظ تعلیم یافتہ مسلم اور ہندو اشخاص کے ہونٹوں پر رہتے ہیں - جنہوں نے کبھی قرآن اور ویدوں کا مُطالعہ نہیں کیا - یوگنڈا میں یہ تعلیم یافتہ لوگوں کی بنیادی کتاب ہے - صرف اِس کی وجہ سے ہی بنتو لوگوں میں بگنڈا فرقے کا درجہ بہت بلند ہو گیا ہے - چین میں بھی بہت سے لوگ جو کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے اسے (بائبل) خزانے کی طرح عزیز سمجھتے تھے - جب ۱۹۳۷ء میں ڈاکوؤں نے چینی حاکم چیانگ کائی شیک کو گھیر لیا - تو اُس نے یہ الفاظ کہے - " اب بیس سال سے چینی ہوں اِس تمام عرصے میں بلاناغہ بائبل کا مُطالعہ کرتا رہا ہوں - اور یہ مقدس

کتاب مجھے کبھی اتنی زیادہ دلچسپ معلوم نہ ہوئی تھی جتنی کہ سب ان دو ہفتے کے ایام میں جو میری اسیری کے ایام ہیں میں نے اپنے اسیر کرنے والوں سے سوائے ایک جلد بائبل کے اور کچھ نہ مانگا تھا۔"

(ہماری کتب مقدسہ۔ جی۔ ٹی منیلی صفحہ ۳۹)۔

سچ مچ ہم کہہ سکتے ہیں کہ تیرے فرمان برحق ہیں تیری سب شہادتوں سے مجھے قدیم سے معلوم ہوا کہ تو نے اُن کو ہمیشہ کے لئے قائم کیا ہے۔"

زبور ۱۱۹: ۱۵۱-۱۵۲ بائبل مقدس)

صدیاں گزر چکی ہیں۔ جب حقیقت شناس خدا دوست زبور نویس نے الہام سے معمور ہو کر کہا تھا۔

"تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ
اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔"

زبور ۱۱۹: ۱۰۵

پھر زبور ۱۱۹: ۹-۱۲ میں آیا ہے۔

جوان اپنی روش کس طرح پاک رکھے۔
تیرے کلام کے مطابق اُس پر نگاہ رکھنے
سے ...... مجھے اپنے آئین سکھا۔"

جب سائنس کو عروج ہوا جب دہریت نے اپنے علم پر فخر کیا تو نتیجہ یہ نکلا کہ بائبل مقدس عقلی غلطیوں سے پُر ہے۔ ماڈرن ازم نے لوگوں کو متزلزل کرنے کی کوشش کی۔ غیر مسیحیوں نے اس پر حملات کئے۔ لیکن یہ سب کچھ اس پر غیر موثر رہا کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر تھی۔" (متی ۷: ۲۴-۲۵) اس کا غالب ہونا مسیح کی زندگی اور اُس کی زندگی کے اُصولات کی

ترجمانی ہے۔ محدود انسانی عقل اِن تک رسائی حاصل نہیں کرسکتی۔

۲۵ - بائبل کی صداقت پر چشم دید شہادت۔

ایک اور وجہ جس کی بنا پر بائبل کو برحق مانتے ہیں یہ ہے کہ اِس میں چشم دید گواہوں کی شہادت ملتی ہے۔ یہ واقعات کسی پوشیدہ کونے میں رُونما نہ ہوئے بلکہ تمام یہودی گواہ تھے۔ اگر پولوس نے جھوٹ سے کام لیا ہوتا تو تمام اسرائیلی اُس کے خلاف ہوجاتے۔

اگرپا بادشاہ کے حضور پولوس کا دفاع دیکھیں۔ اعمال ۲۶ : ۲۵ - ۲۶ - پھر مسیح کے صلیب دیئے جانے کے تھوڑے دنوں بعد پطرس رسول نے یہودیوں کے بڑے ہجوم سے مخاطب ہو کر کہا دیکھیں۔ اعمال ۲: ۲۲ - ۲۴ -

یہودیوں نے مسیح کی صلیبی موت کا تو کبھی انکار نہیں کیا بلکہ اُن کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے پر بھی گواہ ہیں۔ پھر تین ہزار کا مسیحی ہونا مُقدس پطرس کی چیلنج دینے والی تقریر تصلیب ہے۔ اِس کے علاوہ اور بھی شہادتیں موجود ہیں۔ جو رسولوں نے کہا اور لوگوں کے درمیان کہا۔ لیکن انہوں نے جھٹلائیں نہیں یعنی یہودیوں نے۔ دیکھیں۔ اکرنتھیوں ۱۵: ۳-۷؛ اعمال ۵: ۳۰-۳۲؛ ۲ پطرس ۱: ۱۶-۲۱؛ ا یُوحنا ۱: ۱-۴ وغیرہ ......

۲۶ - مُورخین بائبل کی تصدیق

بائبل مُقدس کے سچا ہونے کے ثبوت میں ایک وجہ یہ بھی پیش کرتے

ہیں۔ تاریخ کی کتابوں میں عموماً جنگ ناموں، سُورماؤں اور ہمعصروں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ اِس لئے اِس بات کی توقع نہیں کی جا سکتی کہ گلیل اور یہودیہ جیسے دُور افتادہ اور چھوٹے علاقوں کے واقعات کا تاریخی کتب میں ذکر ہو۔ اور اگر ہو بھی تو یہی توقع ہوگی کہ سپہ سالاروں کے کارناموں ہی کا بیان ہو۔ لیکن اِس کے برعکس ہمیں ایسے واقعات ملتے ہیں جو بائبل مُقدس کے بیانات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کرنلیس (۵۴-۱۱۷) رومی سلطنت کا سب سے بڑا مورخ تھا۔ وہ لکھتا ہے "مسیحی نام مسیح سے نکلا ہے جسے قیصر تبریاس کے عہد حکومت میں رُومی حاکم پیلاطوس نے قتل کروایا تھا اور یہ خطرناک اوہام پرستی جو تھوڑی مدت کے لئے دب گئی تھی پھر پھوٹ پڑی۔ اور نہ صرف یہودیہ میں پھیل گئی جو اِس بیماری کا سرچشمہ ہے بلکہ خود رُومہ (Roma) میں بھی جہاں ہر شرمناک بات پہنچ جاتی ہے جو اُس کی خُوب آؤ بھگت ہوتی ہے۔ (الکتاب معتبر کلام۔ ایم۔ آئی۔ کے لاہور صفحہ ۵۵)۔ ظاہر ہے کہ کرنلیس کو مسیحیت سے کوئی ہمدردی نہ تھی اِس لئے اِس کی گواہی اور بھی معتبر ہے۔

یہودی جرنیل یوسفیس جو ۷۰ء میں رومیوں کے ہاتھوں یروشلیم کی تباہی کے دوران بچ گیا۔ اسرائیل کے لئے رومی تاریخ دان بن گیا اُس نے ۹۳ء میں لکھا۔ "اِس وقت ایک دانا آدمی یسُوع تھا۔ معلوم نہیں کہ اُس کو آدمی کہنا واجب بھی ہے کیونکہ اُس سے بہت عجیب و غریب کام ہوئے اور لوگوں کو اِس طرح سے سچائی کی تعلیم دی کہ انہوں نے اِسے بخوشی قبول کرلیا۔ اور نہ صرف بہت سے یہودی بلکہ غیر اقوام بھی اِس کی طرف راغب ہوگئے وہ المسیح تھا۔ اور جب پیلاطس نے ہمارے سرداروں کے کہنے پر

Scanned with CamScanner

اُسے صلیبی موت سنائی تو جو اُس سے محبت رکھتے تھے اُس سے کنارہ کش نہ ہوئے اور وہ تیسرے دن زندہ ہُوا۔ جیسا کہ انبیا اکرام نے اُس کے بارے میں پیشن گوئی کی تھی۔ انہوں نے اِس کے علاوہ اُس کے بارے میں ہزارہا عجیب و غریب باتوں کی پیشن گوئی کی۔ چنانچہ مسیحی قبیلہ جو اُس کے نام سے نامزد ہے آج کے دن تک موجود ہے (الکتاب معتبر کلام۔ صفحات ۵۵-۵۶ ایم۔ آئی۔ کے لاہور) بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ یہودیوں اور مسیحیوں نے اپنی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ قرآن شریف میں آیا ہے کہ پہلے یہودی رسول اکرم سے سچ کو چھپانے کی کوشش کرتے تھے (سورہ ۲: ۷۵-۷۹ و ۱۴۶) پھر سورہ ۲: ۱۵۹-۱۶۰۔ پھر نفع کے لئے اپنی بنائی ہوئی کُتب کو فروخت کرتے (سورہ ۲: ۷۹) لیکن الزام تحریف نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو ان پر ایمان لانے کے لئے نہ کہتا سورہ ۴۲: ۱۴-۱۵، سورہ ۲۹: ۴۶ سورہ ۱۰: ۹۴ وغیرہ۔ سورہ ۶: ۱۱۶

خدا کو موقع دیں کہ وہ آپ کو سچائی کی تلاش کی طاقت دے اور یہ کہ یہ محرّف ہے۔ اِس الزام سے پھرنے کی ہمت دے۔ آمین۔۔۔۔

۲۷- آیاتِ قرآنی کی مطابقت

قرآن مجید میں بعض ایسی آیات بھی ہیں جن کی عبارت ہو بہو بائبل مُقدّس سے ملتی ہے۔ تو بھی چند ایک کا تذکرہ کرنا مناسب ہو گا۔ مثلاً (دیکھیں اِس کتاب کا پہلا باب نمبر ۵۴) نیز مزید آیاتی مطابقت۔ اِس کتاب کا پہلا باب نمبر ا سے ۵۳ تک)۔

Scanned with CamScanner

۲۸ - دس احکام قرآنِ پاک میں

دیکھیں اسی کتاب کا پہلا باب نمبر ۵۵

۲۹ - چند احادیث کی بائبل مُقدّس سے مطابقت

دیکھیں اسی کتاب کا پہلا باب نمبر ۵۵

۳۰ - قرآنِ پاک اور بائبل مُقدّس میں مسیح کی یکتائی

قرآنِ پاک اور بائبل مُقدس دونوں کے مُطابق خُداوند مسیح افضل الناس اور افضل العالمین ہیں - اس حقیقت کا مُطالعہ چند ذیل کے نکات کے تحت ہو گا مثلاً

(۱) وہ دونوں کتب سماوی کے مطابق المسیح ہے۔

(۲) وہ دونوں کتب سماوی کے مطابق قیامت کا پہلوٹھا ہے۔

(۳) اُس کی قوم کی فضیلت دونوں کتب کے مطابق قرار پائی ہے۔

قرآنِ پاک میں آیا ہے۔

"آؤ ایک کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مسلّم ہے"

یاد رہے کہ

قرآنِ پاک بائبل مُقدس کو بہمہ جہت و من کُل الوجوہ خُدا پرستی و دینداری و ایمانداری اور ہدایت و شرائع میں کامل اور جامع بتاتا ہے۔ پچھلا مُطالعہ (باب اوّل) اس بات میں مددگار ثابت ہو گیا ہو گا۔

Scanned with CamScanner

قرآن پاک کے مطابق کسی ایماندار مسلمان کو بائبل سے متعلق بحث یا حجت کرنے کی گنجائش نہیں دی گئی

اور قرآن پاک کے مطابق جملہ مسلمانوں کو تمام وکمال بائبل مُقدس پر یکساں ایمان یا عمل رکھنا فرض ہے ایسا نہ کرنے کی بنا پر وہ دائرہ اسلام سے باہر تصوّر بھی ہو سکتے ہیں۔

بائبل مقدس میں درج ہے کہ

"بیٹے کی بابت کہتا ہے کہ۔۔۔ اسی
سبب سے خدا یعنی تیرے خُدا نے
خوشی کے تیل سے تیرے ساتھیوں
کی نسبت تجھے زیادہ مسح کیا۔"
"تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔"

(عبرانی ۱: ۸-۹؛ متی ۱۶: ۱۷؛ زبور ۴۵: ۷)

قرآن پاک میں آیا ہے۔ یعنی اے مریم تجھ کو خدا اپنے کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام المسیح ہے۔ اعیسیٰ ابن مریم وہ دنیا میں اور آخرت میں وجیہہ اور مقرب الہیٰ ہے۔"

(سورت آل عمران ۴۰) یہاں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خُداوند مسیح نہ صرف بائبل اور قرآن کے مطابق نبیوں سے بالا ہے۔ بلکہ وہ دنیا بھر کے مذہبی ہادیوں سے افضل ٹھہرتا ہے۔

لکھا ہے۔ ایوحنا ۵: ۴-۵؛ متی ۱۶: ۱۸ میں کہ

"مَیں اس پتھر پر (یعنی اس ایمان پر

کہ میں زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہوں) اپنی
کلیسیا بناؤں گا جس پر عالم ارواح کے
دروازے غالب نہ آئیں گے۔"

پھر سورت آل عمران ۴۸ - یعنی اور تیرے متبعین کو تا یوم
قیامت اوپر رکھنے والا ہوں۔

وہ اپنی نرالی پیدائش کے اعتبار سے بھی یکتا ہے المسیح ہے
فوق البشر ہے - دیکھیں

خداوند نے زمین کی مٹی سے آدم کو
بنایا پھر اُس کے نتھنوں میں زندگی
کا دم پھونکا تو وہ جیتی جان ہوا
اور اُس کی پسلی سے حوّا کو بنایا۔
اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں
کی ہر ایک قوم کو تمام رُوئے زمین پر رہنے
کے لئے پیدا کیا - (پیدائش ۲ : ۷، ۳ :
۳۰ ؛ اعمال ۱۷ : ۲۶

سورہ سجدہ ۶ سورہ دہر ۲ - المحامل مسیح ایسے نہیں تھا جس کی
گواہی یہ ہے کہ رُوح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت تجھ
سایہ ڈالے گی۔ اور اِس سبب سے وہ مولودِ مُقدس خدا کا بیٹا کہلائے
گا - (لوقا ۱ : ۳۴ - ۳۵ ؛ اگرنتھی ۱۵ : ۴۵ - ۴۷) -

پھر دیکھیں قرآنِ پاک اِس طرح اور اِس ضمن میں ہے۔ سورہ
مریم ۲۱ - انعام ۱۰۱ - المایدہ ۱۱۶ وغیرہ ....

خداوند مسیح کا انسانیت میں ظہور خدا کے اکلوتے کا اطلاق بطور مثال ہے جیسے کہ وجہ اللہ اور ید اللہ اور سمیع و بصیر وغیرہ کے الفاظ کا بے مثل خدا پر مثالی اطلاق ہے۔

چنانچہ کلامِ مُقدس میں مرقوم ہے۔

"کلام مجسّم ہُوا۔۔۔۔۔ جیسا کہ باپ کے
اکلوتے کا جلال "۔

یعنی کلامِ مجسم کا جلال باپ کے اکلوتے کے جلال جیسا ہے اور الفاظ "ایسا۔ جیسا" اس کے مثالی اطلاق پر دلالت کرتے ہیں۔

پس ابن اللہ سے مُراد خُدا کا جسمانی بیٹا نہیں بلکہ ازلی ذات سے بطور ظہور تجلی کے اس کا ازلی قیام ہے۔

دیکھیں عبرانی ۱ : ۳، یُوحنا ۱۶ : ۱۸، میکاہ ۵ : ۲، یُوحنا ۵:۱۷

اگر قرآنِ پاک کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا کہ ابن کا لفظ یہاں مثالی معانوں میں آیا ہے۔ مثلاً مسافر کے لئے ابن السبیل کا لفظ پس لفظ ابن اللہ سے ولد اللہ اور جسمانی بیٹا مُراد نہیں بلکہ از روئے اِنجیل ابن اللہ۔ کلمۃ اللہ دونوں کا واحد مفہوم ہے۔ خُداوند مسیح کلمۃ من اللہ ہونے کی وجہ سے بھی واسطہ تخلیق کائنات ہے دیکھیں یُوحنا ۱ : ۱، ۳، یُوحنا ۱ : ۱۴، ۱ یُوحنا ۱ : ۱-۲ - قرآنِ پاک آلِ عمران ۴۰ وغیرہ۔ یہاں اللہ اپنے کلمہ کی بشارت دیتا ہے۔ اِس آیت پاک میں اللہ کی طرف" کلمہ کی اضافت (مِنْ) کے ساتھ ہے۔ جو اضاف تجنیسی پر دال ہے جیسے کہ سونے کی انگشتری۔

کلمۃ من اللہ قرآن شریف میں خُداوند مسیح کے سوا کسی اور کے

لئے نہیں ہے۔ دونوں کتب آسمانی اِس پر متفق الرائے ہیں۔

کلامِ خدا کے دو ہی مفہوم ہیں۔

(۱) کلام لفظی یا کلام تکلیفی یعنی خدا کی طرف سے الہامی کلام کا افادہ جو انسانی بول کے ظروف میں نبیوں اور رسولوں کی معرفت بخشا گیا۔

(۲) کلام تکوینی جس کے بارے بائبل مُقدس میں آیا ہے کہ اُس نے فرمایا اور ہو گیا۔ پس خداوند مسیح کلام لفظی یا تکلیفی کے مفہوم میں نہیں بلکہ کلام تکوینی کے مفہوم میں کلمتہ من اللہ ہو سکتا ہے جیسے کہ انجیل میں آیا ہے کہ سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔ وہ کلام مجسّم ہے۔ عبرانی ۱۰: ۳ کے مطابق عالم خدا کے کہنے سے بنے۔ یہ عالم خدا کے بیٹے کے وسیلے پیدا ہوئے۔ نیز کلسیوں ۱: ۱۶، اکرنتھی ۸: ۶ میں بھی یہی ذکر ہے۔

قرآن شریف سورت صبح ۷۲ میں کہتا ہے کہ اللہ کے سوا اور کوئی غیر اللہ ایک مکھی بھی خلق نہیں کر سکتا۔ یاد رہے کہ کلمہ کُن جو واسطہ تخلیق کائنات ہے۔ اس سے مراد کوئی لفظی و وصفی امر نہیں ہے۔ اور نہ ہی حادث اور مخلوق ہو سکتا ہے۔ ورنہ اُس کی تخلیق کے لئے کسی اور واسطہ کی ضرورت ہوگی۔ کلام مجسم ہُوا۔ یُوحنا ۱: ۱۴؛ فلپیوں ۲: ۷۔ ۸؛ اتمیتھیس ۳: ۱۶۔ عبرانی ۱: ۶۔ ۲: ۱۴۔ ایوحنا ۴: ۲۔ سورت النسا ۱۶۹ وغیرہ......

پھر وہ افضل العالمین ہیں۔ مثلاً پ ۲۶: ۱۴ کہ زمین کی سب قومیں تیری نسل کے وسیلے سے برکت پائیں گی۔ پ ۲۸: ۱۴، خروج ۴: ۲۳۔ میں بھی یہی بات ہے۔

سورت جاثیہ ۱۵ کے مطابق بھی اس قوم کو کتاب حکومت۔ نبوت اور سارے عالموں پر فضیلت حاصل ہے۔ سورت اعراف ۱۳۶ کا بھی یہی مفہوم ہے۔

پھر یہ دونوں کتب آسمانی کے مطابق پہلو ٹھا ہے۔

(دیکھیں مکاشفہ ۱ : ۵، سورت مائدہ ۱۱۰ میں آیا ہے کہ "یعنی اور تو جنم کے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتا اور جب تو میرے حکم سے مردے نکال کھڑا کرتا ہے"۔

سورت آل عمران ۴۳ میں آیا ہے یعنی اور میں اللہ کے حکم سے جنم کے اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرتے اور مردے زندہ کرتا ہوں۔"

پس جو فنا اور موت پر غالب ہے اور جی اٹھا وہی لافانی ہے۔ اور باعث قیامت اور واسطہ وصال الٰہی ہے۔ کلسیوں ۱ : ۱۵-۲۰ ۲ کر ۵ : ۱۹ - ۱ کر ۱۵ : ۲۱ - ۲۲ میں بھی یہی ہے۔

سورت زخرف میں یہی ہے۔ سورت حاقہ ۱۷ میں آیا ہے کہ اس دن تیرے رب کا تخت آٹھ شخص اپنے اوپر اٹھائیں گے۔ پھر وہی اول و آخر ہے۔ یسعیاہ ۴۴ : ۶؛ مکاشفہ ۱ : ۱۷-۱۸، ۲۲ : ۱۳- از روئے قرآن پاک یعنی وہ اوّل آخر اور ظاہر و باطن ہے۔

" یعنی اس کی آنکھیں نہیں پا سکتیں اور وہ آنکھوں کو پا سکتا ہے وہ لطیف اور سب چیزوں سے آگاہ ہے"۔

" یعنی کہا تو مجھ کو ہرگز نہ دیکھے گا"۔ سورت حدید ۳، انعام ۱۰۳ اعراف ۱۳۹ وغیرہ

اس سارے نکتے کے تحت بائبل مقدس تحریف وخطا دونوں سے مبرّا

قرار پاتی ہے۔

۳۱- قرآنِ پاک اور بائبل مُقدس کے مُطابق مسیح کی تین۳ صفتیں

مسیح کی تین صفتیں بائبل مُقدس کو بلا تحریف و خطا قرار دیتی ہیں مثلاً

(۱) بن باپ مسیح کی پیدائش۔

(۲) مسیح سے معجزات کا سرزد ہونا۔

(۳) مسیح کا رُوح اللہ اور کلام اللہ ہونا۔

جب دونوں کتب آسمانی کی مرکزی صفتیں مسیح کے بارے میں ملتی ہیں تو کونسی کسر باقی رہ جاتی ہے۔

تین تار کا ڈورا مشکل سے ہی ٹوٹتا ہے۔

پختہ سازد صرف اور ہر خام
تازہ غوغائے دہد آنام را
از نم او آتش اندر شام
در کف خاک از دم او جان پاک
بحر و بر از روز خوف نعش خراب
در پیام او شرار انقلاب
(اقبال بہ ترمیم)

۳۲- بائبل مُقدّس میں مذکور ناموں کا قرآنِ پاک میں ذکر

قرآن مجید میں انبیا کے تذکروں میں بائبل مُقدس کے مذکورہ ناموں کا اندراج بائبل مقدس کو تحریف وخطا سے مبرّا قرار دیتا ہے۔ مثلاً
(معلومات قرآن - مرتبہ عثمان غنی طاہر - کراچی صفحات ۵۸-۶۸) -

(۱) حضرت آدم کا ذکر ۲۵ بار آیا ہے مثلاً

سورہ البقر آیات - ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۷ وغیرہ
" آل عمران آیات - ۳۳، ۵۹
" المائدہ آیت - ۲۷
" الاعراف آیات - ۱۱، ۱۹، ۲۶، ۲۷، ۳۱، ۳۵، ۱۷۲
" وغیرہ -
" الاسرا - آیات - ۶۱-۷۰
" الکہف آیت ۵۰
" مریم آیت ۵۸
" طٰہٰ آیات ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۱
" یٰسٓ آیت ۶۰

(۲) حضرت نوح کا ذکر تینتالیس بار آیا ہے ؎

سورتیں ہیں - لسنا - الاعراف آل عمران - الانعام - الانبیا
توبہ - یونس - ابراہیم - الاسراء - الحج - الفرقان - اشعرا - المومنوی
السقوری - الحدید - نوح - الاحزاب - العافات - حمٓ
غافر (مومن) - قٓ - اندازیات - النجم - القمر - التحریم وغیرہ -

(۳) حضرت ابراہیم کا ذکر ۶۹ بار آیا ہے۔
سورتیں ہیں۔ البقر۔ آل عمران۔ الانعام۔ توبہ۔ ہود۔ یوسف
النسا۔ مریم۔ الانبیا۔ الحج۔ الشعرا۔ العنکبوت۔ الاحزاب۔ الصافات۔

(۴) حضرت اسماعیل کا ذکر بارہ مرتبہ آیا ہے۔
البقر۔ آل عمران۔ النسا۔ الانعام۔ ابراہیم۔ مریم۔ الانبیا
ص۔

(۵) حضرت یعقوب کا نام سولہ دفعہ آیا ہے۔
سورتیں ہیں۔ البقر۔ الانعام۔ ہود۔ یوسف۔ مریم۔ آل
عمران۔ النسا۔ الانبیا۔ العنکبوت۔ ص

(۶) حضرت یوسف کا ذکر ۲۷ مرتبہ آیا ہے۔
سورتیں ہیں۔ انعام۔ یوسف۔ مومن

(۷) حضرت موسیٰ کا نام ۱۳۶ مرتبہ آیا ہے۔
سورتیں ہیں۔ البقر۔ آل عمران۔ لنسا۔ المائدہ۔ الاعراف
یونس۔ ہود۔ ابراہیم۔ الاسرٰا۔ طٰہٰ۔ الانبیا۔ الحج۔ المومنون
الفرقان۔ الشعرا۔ النمل۔ القصص۔ العنکبوت۔ الکہف
مریم۔ الصفت۔ غافر۔ فصلت۔ الشوریٰ۔ الزخرف۔
السجدہ۔ الاحزاب۔ الاحقاف۔ الذاریات۔ النجم۔ الصف
النازعات۔ الاعلیٰ۔

(۸) حضرت ہارون کا نام ۲۰ مرتبہ آیا ہے
سورتیں ہیں۔ البقر۔ النسا۔ الانعام۔ الاعراف۔ یونس۔ مریم
طٰہٰ۔ الانبیا۔ المومنون۔ الفرقان۔ الشعرا۔ القصص۔

Scanned with CamScanner

الصافات۔

(۹) حضرت داؤد کا نام سولہ مرتبہ آیا ہے۔

مثلاً۔ بقر۔ نسا۔ مائدہ۔ انعام۔ اسرا۔ انبیا۔ نمل۔ سبا۔ ص۔

(۱۰) حضرت سلیمان کا نام سترہ جگہ آیا ہے۔

بقر۔ نسا۔ انعام۔ نحل۔ سبا۔ انبیا۔ ص

(۱۱) حضرت ایوب کا نام چار جگہ آیا ہے۔

النسا۔ انعام۔ انبیا۔ ص۔

(۱۲) حضرت زکریاہ کا نام سات مرتبہ آیا ہے۔

آل عمران۔ انعام۔ مریم۔ انبیا۔

(۱۳) حضرت یحییٰؑ (یوحنا) کا نام پانچ بار آیا ہے۔

آل عمران۔ انعام۔ مریم۔ الانبیاّ

(۱۴) حضرت عیسیٰؑ (خداوند مسیح) کا نام ۹۹ جگہ آیا ہے۔ اور ۹۹ نام ہی قرآن نے خدا کے بتائے ہیں۔

سورتیں ہیں۔ بقر۔ النسا۔ المائدہ۔ یہاں عیسیٰؑ آیا ہے۔ مسیح آیا ہے۔ ابنِ مریم آیا ہے۔

پھر انعام۔ توبہ۔ مریم۔ مومنون۔ الاحزاب۔ الشوریٰ۔ الزخرف الحدید۔ الصّف وغیرہ ....

یہ نام ثبوت ہیں کہ بائبل مقدس تحریف و خطا سے مبرّا ہے۔

رہے گا ناں سدا تیکر مسیح دا
رہے گا جد تائیں سورج رہے گا۔ (زبور ۷۲: ۱۷)

(۲) اثبات اسلامی نکتہ نگاہ سے

قرآنِ پاک میں کامل شہادتیں موجود ہیں کہ بائبل مقدس بلا تحریف ولاخطا ہے۔ اور درج ذیل چند آیات کی تلاوت ہم پر یہ امر واضح کر دیتی ہیں۔

مثلاً۔ سورہ مائدہ ۴۸۔ سورہ بقرہ ۸۴ انعام ۹۰۔ سورۂ سبا ۱۵۔ مومن ۶۹۔۷۰۔ سورت نسا ۱۳۵۔ اعراف ۱۷۰ وغیرہ۔ یہ مندرجہ بالا تمام آیات صرف مسلمانوں ہی سے خطاب ہیں دیکھیں۔ تفسیر مظہری انہی آیات کے سلسلے میں۔

سورت انعام اور سورت یونس میں آیا ہے۔ کلامِ مقدس نہ تو بدل سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے کوئی بدلنے والا ہے۔ یہ تحریف کا مسئلہ کافی سالوں سے چلا آرہا ہے۔ جو بات کسی کے قلم (مسلماں) سے نکل گئی وہی چلی آرہی ہے۔ حالانکہ قرآن پاک۔ رسول اکرم۔ احادیث اور مشہور زمان علما سلف وجدید سب بائبل مقدس کو تحریف وخطا سے مبرّا قرار دیتے ہیں۔ کسی اسلامی بادشاہ کے دور میں کسی مولوی صاحب نے یہ مسئلہ کھڑا اور یہ عرصہ دراز سے چلا آرہا ہے۔ اب ہم اسلامی نکتہ نگاہ سے اثبات بلا تحریف ولاخطا بائبل مقدس دیکھیں گے۔

(۱) قرآن پاک مصدّق بائبل مقدّس ہے

دیکھیں اس کتاب کا دوسرا باب اور نمبر ۲۔ قرآن پاک مصدق بائبل مقدّس۔

(۲) قرآن پاک نے اِسے اللہ کا کلام کہا ہے۔

اللہ کا کلام بدلتا نہیں۔ کوئی نہیں اِسے بدلنے والا۔ سورت یونس اور سورت انعام۔ دیکھیں یہ اللہ کا کلام ہے۔ لنسا ۱۶۱-۱ بنیا۔ ۱۰۵ المایدہ ۴۷، ۶۸۔ بقرہ ۱۳۶-۱ الاعراف ۱۵۶-۱۵۷-۱ الحدید ۱۲۵ اور ۲۸- آل عمران ۲، ۸، ۶۴، ۴۸، ۴۴، ۶۴- ۶۵- ۸۵، المایدہ ۷، ۱۱۰- ۱۱۱- التوبہ ۱۱۱ آیات وغیرہ......

(۳) قرآن پاک کے نام جو بائبل مُقدس کو دیئے گئے وہ

بدلنے والے نہیں ہیں

دیکھیں۔ اِس کتاب کا دوسرا باب نمبر ۳ (بائبل مُقدس کے لئے نام اور القاب)۔

(۴) چند سورتوں کی مُطابقت

(۱) سورت عبس۔ حاشیہ سورت۔ القرآن الحکیم ممتاز کمپنی ۱۳۴۶ ترجمہ شاہ رفیع الدین: پہلی آیات۔ بمقابلہ یعقوب کا خط ۲: ۱-۶۔ حضور ایک شخص کو درس اسلام دے رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی آیا اور بات کاٹکر بولے حضور کو بُرا لگا۔ آیات نازل ہوئیں کہ دیکھ پاک ہاتھ اوراق ہیں وہ ہے۔ یعقوب کا خط۔ مطابقت سورت عبس کی دیکھیں۔ کتنی مطابقت اور سچائی ہے۔ اور بائبل کے اور بلا تحریف و لاخطا ہونے کی بڑی بھاری

دلیل ہے ۔

(۴) سورت فاتحہ کے لئے دیکھیں تصدیق الکتاب از پادری ڈاکٹر کے ایل ناصر صاحب گوجرانوالہ ۔

(۵) رسُول اکرم کے عہد میں بائبل مُقدّس مروج اور موجود تھی

بائبل نہ صرف موجود تھی بلکہ بغیر شک و شبہ کے مروج بھی تھی دیکھیں سورۃ یونس ۹۴ - آل عمران ۱۱۲ - ۱۱۳ - نسا ۱۳۵ - البقر ۱۴۷، ۱۱۲، ۲۹ - ۴۵ -

پھر اس سورت کی ۹ آیت - المائدہ ۶۸ وغیرہ......

اسی ضمن میں چند اسلامی شخصیات کی شہادتیں بھی موجود ہیں ۔

۱ - ابوہریرہ سے مشکواۃ المصابیح جلد اول حدیث ۳۵

۲ - مظاہر حق جلد اوّل کتاب الایمان ص ۴۷

۳ - ابن ماجہ - احمد - ترندی داری نے بھی روایت کی ہے ۔

مشکواۃ المصابیح جلد اوّل کتاب العلم حدیث نمبر ۲۵۵ ص ۱۰۴ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع آرام باغ کراچی ۔

۴ - جابر سے روایت - مندرجہ بالا کتاب - حدیث نمبر ۱۸۱ - ص ۹۳ -

الغرض بائبل مُقدس اپنی صداقت وصحت ۔ حقانیت ولاخطائیت اور پاکیزگی میں ابتدا سے آج تک کامل ہے ۔ اس کا تقدس جوں کا توں قائم ہے ۔

حاصِل کلام!

صفحات گذشتہ میں ہر طریقے سے بائبل مقدس کی صداقت

پر غور کیا گیا۔ بال کی کھال اُتارنے کے مترادف اس کو پرکھا گیا۔ لیکن یہ اپنی صداقت پر قائم و دائم ہے۔ اگر پھر بھی کوئی اسے محرف کہتا ہے۔ تو وہ چند عاجزانہ سوالات کا جواب دے مثلاً

۱۔ بائبل مُقدس کس سن میں کس جگہ پر کس کے ذریعے مُحرّف ہوئی؟

۲۔ کیا کیا تبدیل کیا گیا اور یہ تبدیلی ایک جگہ پہ یا کل دُنیا کے نسخوں پر واقع ہوئی؟

۳۔ تحریف کرنے کا کیا مقصد تھا اور بوقت تحریف تمہارے گواہ کون ہیں؟

۴۔ جو کچھ محرف ہوا ہے وہ ہمیں دکھایا جائے۔؟

۵۔ اگر یہ محرف تھی تو قرآن پاک نے اس کی تصدیق کیوں فرمائی؟

۶۔ اگر یہ محرّف تھی تو اہل کتاب کو اس پر ایمان لانے کی خدا نے کیوں ہدایت فرمائی۔؟

۷۔ اگر یہ محرّف تھی تو قرآن پاک نے اسے کیوں اعلیٰ ناموں اور القابوں سے نوازا۔؟

۸۔ اگر یہ محرف تھی تو قرآن پاک نے اسے اللہ کا کلام اور اللہ کی باتیں کیوں کہا۔؟

۹۔ اگر یہ نزول قرآن پاک کے بعد محرّف ہوئی تو مُصدق نے ایسی گھنونی حرکت کیوں کرنے دی۔ اور اس گھنونی حرکت کرنے والے کو سزا کیوں نہ دی۔؟

Scanned with CamScanner

۱۰۔ اگر یہ محرّف ہے تو قرآن پاک نے یہ کیوں کہا کہ وہ پہلی تمام کتب سماوی میں موجود ہے۔؟

الغرض ہمارا ایمان ہے کہ کلامِ مُقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں اور ہم ببانگِ دہل اعلان کرتے ہیں کہ بائبل مُقدس تحریف و خطا سے مبّرا ہے۔!

"روئے نکو معالجہ کوتاہ آست
ایں نسخہ از بیاضِ مسیحا نوشتہ ایم"

تمام باشد

کتابیات

۱- بائبل مُقدّس -

۲- قرآنِ پاک -

۳- سینٹری نمبر نامہ بھیولاجیکل ۱۹۸۱ء گوجرانوالہ -

۴- دعوتِ نجات از بی-ایم وکٹر۔ لسبیلہ ہاؤس۔ کراچی -

THe Bible in christ time By -۵
Sir F. George P. 1921

History of christianity in the -۶
Light of Modern Age By Kenyon.

۷- بائبل کس طرح ہم تک پہنچی — بائبل سوسائٹی لاہور

۸- ہماری کُتبِ مُقدسہ - پادری جی-ٹی مینلی لاہور

۹- خُدا کی زبان - علامہ پال ارنسٹ - کراچی

۱۰- قاموس الکتاب - پادری ڈاکٹر ایس-ایف خیراللہ - لاہور

New Bible Dictionry By J. I. -۱۱
Peaker. London.

۱۲- ایک اسلام - ڈاکٹر غلام جیلانی برق - لاہور

۱۳- مشکواہ المصابیع (احادیث)

۱۴- حدیث تفسیر طبرّی جلد ۱۴ طبرّی

۱۵- شرح طبرّی چہارم جلد - طبرّی

۱۶- احادیث صحیح بخاری - مطبوعہ کرزن گزٹ حاشیہ -

۱۷- دیوان سیموئیل بیموئیل بیروت

۱۸- المفضلیات بنی طیؒ "

۱۹- کتاب الحیوان للجاحظ مصر

۲۰- مصبحم ما امصبحم الکبریٰ رؤبہ "

۲۱- دیوان رؤبہ روبہ "

۲۲- کنوز الحقاق علامہ جلال الدین سیوطی "

۲۳- جامع الصغیر " " " "

۲۴- جامع الصغیر کی تفسیر (شرح) مناوی - علامہ جلال الدین "

۲۵- کتاب حیاۃ الحیوان جاحظ "

۲۶- لبسط النجوم الصوال فی انبا الدوائل والتوال - عصامی "

۲۷- مکتبہ اشرفیہ نسخہ عصامی "

۲۸- شعر النصرانیہ مرقسی "

۲۹- البد للمحدّسی "

۳۰- معجم البلدان یاقوت - اُمیّہ بن ابی صلت "

۳۱- کتاب البدا - ابن ہشام "

۳۲- Face the Facts by M-H- Finlay London.

۳۳- The Scripture of truth by Sidney Collett.

How We got our Bible by -۳۴
J. Paterson

۳۵- احادیث مسلم الایمان باب بدالوحی

۳۶- اُخوت اندر بابسہ (تجریدہ) لاہور

۳۷- اُصول تنزیل الکتب - پادری برکت اے خاں سیالکوٹ

۳۸- آیات الکتاب ڈاکٹر یُوسف جلیل راولپنڈی

۳۹- الرازی جلد دوئم امام فخرالدین رازی

۴۰- آرٹیکل تحریف مولوی امام محمد اسماعیل بخاری

۴۱- احیاعلوم الدین جلد سوئم الغزالی

۴۲- المستطرف فی کُل مستطرف جلد اوّل

۴۳- اصلیت قدامت اناجیل اربعہ پادری برکت اللہ لاہور

۴۴- اظہار الحق پادری ڈاکٹر کے ایل ناصر گوجرانوالہ

۴۵- اردو ادبی سیمینار (مضمون) کاتھولک ادارہ ادبیات پاکستان

۴۶- بائبل مُقدس اور آثار قدیمہ پادری ڈاکٹر کے ایل ناصر گوجرانوالہ

۴۷- بائبل مُقدس کے دستور ورسوم " " " "

۴۸- تحریف انجیل وصحت انجیل پادری ڈبلیو میچن لاہور

۴۹- تصدیق الکتاب پادری ڈاکٹر کے ایل ناصر گوجرانوالہ

۵۰- تفسیر کبیر جلد دوم امام فخرالدین رازی

۵۱- تحقیق الاسلام پادری غلام مسیح لاہور

۵۲- خُدا کی بات علامہ پال ارنسٹ کراچی

The Making of the Bible By -۵۳

Scanned with CamScanner

W. Barclay.

Under standing the Bible -۵۴
By J. R. W. Stott.

Scripture and truth By -۵۵
D. A. garson, John D. Woodbright

۵۶- صداقت بائبل از وکلف اے سنگھ لاہور

Introduction the N. T By -۵۷
A. M. Hunter.

How came the Bible by -۵۸
E. J good speed

The Inspiration and Authority -۵۹
of Scripture By Rene Pache.

Arachaeology and the N. T -۶۰
By M. F. unger.

Arachaeology and the ot By -۶۱
Merrill F unger

Rediscovring the Bible by. J -۶۲
Grollenberg.

An Introduction to -۶۳
the Bible By H. F VOS.

Revelation and the Bible -۶۴

C. Henry London

Diay By John Ray. London -۶۵

London times. (News Paper) -۶۶
London

Bible in the Words. (News -۶۷
Papere) London.

۶۸- رُسولی بزرگ پی کیبول سنگھ لاہور

۶۹- خُدا کی کتاب علامہ پال ارنسٹ کراچی

۷۰- خُدا کا کلام انسان کی زبان میں
ریورنڈ فادر ایورسٹ پنٹو لاہور

۷۱- کلامِ حق (جریدہ) ڈاکٹر کے۔ ایل ناصر گوجرانوالہ

۷۲- ستونِ حق " حزقی ایل سروش لاہور

۷۳- شاداب " کنول فیروز "

۷۴- کاتھولک نقیب (جریدہ) گلزار چوہان "

۷۵- فیروز اللغات اردو جدید فیروز اینڈ سنز "

۷۶- عظمتِ الکتاب یُوسف مسیح یاد پشاور

۷۷- رُوحانی پتھر " " " "

۷۸- کلید الکتاب بشپ چندُو رے لاہور

۷۹- صحتِ کُتبِ مُقدسہ پادری برکت اللہ "

۸۰- دوا اسلام ڈاکٹر غلام جیلانی برق "

۸۱- فوز الکبیر (ماخذ) کلامِ حق گوجرانوالہ- شاہ ولی اللہ)-

Scanned with CamScanner

۸۲ - زادِ راہ پادری صدیق بھٹی لاہور

۸۳ - رسولوں کے نقشِ قدم پر بشپ ڈبلیو جی ینگ سیالکوٹ

۸۴ - علامہ اقبال اور مسیحی اصطلاحات -

ڈاکٹر پادری نذیر یوسف لاہور

۸۵ - عربستان میں مسیحیت پادری سلطان محمد پال "

۸۶ - مطالعہ کتب مقدسہ آنسہ ایچ کڈالی

۸۷ - حقائق بائبل یسموئیل مصر

۸۸ - بدعتوں کی تردید بشپ ایرینس لیون

۸۹ - طریفو سے بحث یوسطین شہید نابلس

۹۰ - شہیدان کا دبستان لاہور

۹۱ - کلام کی تشریح بشپ پاپیاس

۹۲ - ہرماس کا شبان ہرماس

۹۳ - What the Bible is all about

By H. C Mears U.S.A

۹۴ - The History of England by

G. M. Trevelyon.

۹۵ - کُتبِ مُقدسہ کی صداقت از پروفیسر ایس - جے امام الدین

راولپنڈی

۹۶ - The New Bible Hand Book

(۱۰۷۰ P) London

۹۷ - انگریزوں کی مختصر تاریخ جے - آر گرین لندن

Scanned with CamScanner

The N.B.D. (I.V.P) England -۹۸

The N.B.C (I.V.P) " -۹۹

The N.T In the original -۱۰۰
greek vol 2 (London)

Textual cuticisms of the -۱۰۱
N.T By sir F Kenyon

Introduction of the Book of to -۱۰۲
By oesterley and Robinson.

our Bible and Ancient -۱۰۳
Manuscript By. sir F
Kenyon.

۱۰۴- مسیحیت کے دعوؤں کی تحقیق وکلف اے سنگھ لاہور

۱۰۵- سیالکوٹ کنونشن گیت کی کتاب "

۱۰۶- قاصد جدید (جریدہ) "

۱۰۷- دعائے عام کی کتاب ایس-پی-سی-کے "

۱۰۸ یسوع کے حواری فادر رفیق رفائیل کراچی

۱۰۹- تفسیر کبیر شاہ ولی اللہ (ترجمہ) "

۱۱۰- معلومات قرآن عثمان غنی طاہر "

۱۱۱- نوائے وقت اخبار لاہور

۱۱۲- روزنامہ مشرق "

۱۱۳- کوہستان اخبار "

Scanned with CamScanner

۱۱۴ - اسلامی مذاہب — ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری — فیصل آباد

۱۱۵ - منارۃ المسیح — مولوی چراغ الدین — لاہور

۱۱۶ - مسلمات دین — مولوی محمد امام الدین — "

۱۱۷ - دیوان سیموئیل — سموئیل — بیروت

Apostolic Fathers BY Bishop-۱۱۸
Light of-oot

N.T IN Apostolic Fathers BY-۱۱۹
Bishop Light Foot.

NT IN original greek VOL2-۱۲۰
BY PRO- Hort

پادری اسلم برکت مسیح ورکر اینڈ
ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کلارک آباد
ایم۔ اے۔ ایم۔ ڈبلیو

تصانیف

(۱) سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹس۔
(جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ اتوار ہی
حقیقی عبادت کا دن ہے نا کہ سنیچر)
(۲) یہواہ کے خط کی تفسیر:۔ جسمیں برگشتگی کی راہوں پر روشنی
ڈالی گئی ہے۔ (۳) یہوّاہ کے گواہ:۔ جسمیں یہوّاہ کے گواہوں کی ازروئے
انجیل تعلیم کا اپریشن کیا گیا ہے (۴) بائبل مقدس تحریف و خطا
سے مبرا:۔ (قرآن پاک واحادیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ
بائبل مقدس کلام خدا ہے جو لاتبدیل ہے)

زیر طبع

(۱) تاریخ کلیسیائے پاکستان۔ جو کتابت کے آخری مراحل میں ہے۔
(۲) قاموس الوعظ۔ (وعظوں کا سمندر) کتابت شروع ہو چکی ہے

ملنے کا پتہ

لاہور ڈیواسین بک شاپ (پی۔ آر۔ بی۔ ایس) انارکلی لاہور
پاکستان

Scanned with CamScanner